ما شاء الله لا قوة الا بالله

بتائید مالک الملک حق و توفیق پادشاه خداوند مطلق دیرینه داستان صاحبقران دفتر دوم موسوم به

[illegible]

باهتمام ... محمد عبد الرحمن خان ابن حاجی محمد روشن خان مغفور ... محمد ... خان ...

در مطبع نظامی واقع کانپور ۱۲۹۰ مطبوع گردید

فہرست ہرسہ دفتر اردو تاج الاقبال تاریخ ریاست بھوپال

دفتر اول
حکام بھوپال کا حال نواب نظیر الدولہ نظیر محمد خان بہادر کے زمانے تک

دفتر ثانی
نواب خلد نشین سکندر بیگم صاحبہ کا حال

دفتر ثالث ذکر حکومت نواب شاہجہان بیگم صاحبہ دام ظلہا کا اوائل ۱۲۸۹ھ ہجری تک +

إن في ذلك لآيات لقوم يعقلون

بتوفیق مالک الملک برحق و تایید پادشاه مطلق اثر خجسته شرافت و تالیف لطیف

تاج الاقبال تاریخ ریاست بهوپال

[illegible]

باهتمام اخی الکرام محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور و تصحیح ... محمد مصطفی خان ...

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۸۹ه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سربسجود ہونا خامۂ بلاغت طراز کا آستانۂ حمد اوس سلطان حقیقی پر زیبا ہے جسنے ہبوب نسیم دلکشای عدل
و داد سلاطین نیکنہاد سے چمنزار دنیا کو سرسبز و شاداب پایا اور حدیقۂ عالم میں کیا خوب شجر بیچیران نصفت
لگایا جسکا ثمرۂ سنجات ارین حکام حق شناس کے ہاتھ آیا آور صفیر انگیزی عندلیب قلم اعجاز رقم گلزار نعت
سرور انبیا میں بجا ہے کہ جسنے بارگاہ قرب ذاتی میں مرتبۂ قاب قوسین او ادنی کا پایا اور غایت ترحم ذاتی سے اپنی
امت گنہگار کو مژدہ اپنی شفاعت کاملہ کا سنایا صلی اللہ وسلم علیہ علی آلہ الطاہرین و اصحابہ الراشدین
اما بعد سنہ ۱۲۸۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۶۶ع میں میجر ڈیویڈسن صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ بھوپال نے نواب
سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین سے کہا کہ جسطرح کتاب واقعات بابری بابر بادشاہ دہلی نے اپنے احوال میں
لکھی ہے اسیطرح اگر آپ ایک کتاب تاریخ جس سے احوال وسوانح سابق و حال و حقیقت بنیاد ریاست بھوپال معلوم ہو
تالیف کریں تو آپکی نیکنامی ہند سے ولایت انگلسیہ تک ہوگی انھوں نے اس مشورے کو پسند کیا او دفتر تاریخ
ریاست سے مواد تاریخ نویسی بکوشش تمام فراہم کرکے ستّرہ برس میں ایک چھوٹی سی کتاب لکھی
ہنوز وہ کتاب اتمام کو نہ پہنچی تھی کہ جناب موصوفہ نے جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی اور کارخانۂ
تالیف برہم ہوگیا جو کہ تاریخ ایسا فن ہے کہ ہر عہد کے حکام کو اوسکی طرف توجہ و احتیاج ہے اور ہر مذہب
و مشرب والا اوسکے دیکھنے سننے کا محتاج ہے خصوصاً حکام دولت انگلسیہ کو اوسکے جمع و دریافت کرنے میں بڑا

اہتمام ہے اور ضبط وقائع ہر ملک و سوانح ہر ملت پر توجہ تام ہے کیونکہ حوادث عالم اور تفاوت مراتب بنی آدم
اوس سے بخوبی ظاہر ہوتے ہین اور تاریخ جاننے والے اسباب صلاح و فساد امارت کے ماہر ہوتے ہین اسلیے اس
نیازمند بارگاہ خداوند عالم نواب شاہجہان بیگم نے غرہ محرم سنہ ۱۲۹۹ ہجری مین اس کتاب کو بطور خود از سر نو
لکھا اور تین دفتر مختصر پر مرتب کیا اور نام اوسکا تاج الاقبال تاریخ بھوپال رکھا یہ کتاب زبان فارسی
و انگریزی و اردو مین لکھی ہے تاکہ ہر شخص اس سے نفع اوٹھاوے اور اسکے مضامین و احوال پر اطلاع پاوے

پہلا دفتر ہے مشتمل آٹھ فصل پر

فصل اول بیان مین آنے سردار دوست محمد خان بہادر میرازی خیل کے کشور افغانستان
سے ملک ہندوستان مین اور حاصل کرنا ملک و دولت کا بہ تردوات نمایان دم انتقال تک
فصل دوسری بیان مین عہد ریاست نواب یار محمد خان بہادر کے اونکی رحلت تک
فصل تیسری بیان مین عہد حکومت نواب فیض محمد خان بہادر کے اونکے انتقال تک
فصل چوتھی وقائع عہد فرمانروائی نواب حیات محمد خان بہادر مین اور دیوانی چھوٹے خان
اور نیابت مرید محمد خان کے اور آنا میان وزیر محمد خان بہادر کا بھوپال مین تا انتقال نواب ممدوح
فصل پانچوین حال مین نواب غوث محمد خان کے اور کیفیت لڑائی کی فوج راجہ ناگپور
و گوالیار سے اور محاصرہ کرنا اونکا شہر بھوپال کو بہت فوج کے ساتھہ اور ذکر بہادری سرکار
میان وزیر محمد خان بہادر کا اور صاحب اختیار ہونا اونکا ریاست پر تا واقعہ انتقال
فصل چھٹی ذکر حکومت نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان بہادر مین اور ہونا عہد و پیمان کا ساتھہ اہالی دولت انگلشیہ تا سانحہ انتقال
فصل ساتوین بیان مین عہد حکومت نواب گوہر بیگم صاحبہ قدسیہ کے
فصل آٹھوین بیان مین احوال حکومت نواب جہانگیر محمد خان بہادر شمشیر جنگ کے اور اونکے سانحہ وفات تک

دفتر اول مشتمل بر ہشت فصل

فصل پہلی سردار دوست محمد خان بن نور محمد خان بن جان محمد خان بن خان محمد خان

میرازی خیل سنہ ۱۱۲۰ گیارہ سو بیس ہجری آغاز سلطنت بہادر شاہ پسر عالمگیر مین تیراہ
سے جو متصل درۂ خیبر واقع ملک افغانستان ہے ہندوستان مین آکر لوہاری جلال آباد مین
مقیم ہوئے اور وہان ایک پٹھان سے لڑے اور اوسکو قتل کرکے بخیال بازپرس
جلال خان حاکم جلال آباد شاہجہان آباد مین وارد ہوئے اور ہمراہ اوس فوج شاہی کے
جو صوبہ مالوہ پر مامور ہوئی تھی روانہ ہوئے اور مالوہ مین آکر پہلے سیتامئو کے راجہ پاس
نوکری کی پھر وہان سے نوکری چھوڑکر محمد فاروق حاکم شہر بھیلسہ کے پاس آئے اور اپنا
اسباب بھیلسہ مین رکھکر تنہا کسی سردار مالوہ کے پاس جاکر نوکری کی اور اوس سردار
کے حکم سے زمیندار بانس برلہ سے لڑے اور زخمی ہوئے محمد فاروق سے کسی نے
غلط کہدیا کہ دوست محمد خان مارے گئے اوسنے خان موصوف کا اسباب جو بھیلسہ مین تھا
ضبط کرلیا دوست محمد خان یہہ خبر سنکر غضبناک بھیلسہ مین حاکم مذکور کے پاس آئے
حاکم نے کچھہ اسباب واپس دیا اور باقی سے انکار کیا خان موصوف رنجیدہ ہوئے اور
منگل گڈھ متصل بیرسیہ مین وارد ہوکر نوکری والدہ ٹھاکر انند سنگہ راجپوت سولنکھی کی
اختیار کی انکی خیرخواہی و جانفشانی سے رانی خان موصوف کو اپنا بیٹا کہنے لگی جب
رانی مرگئی کسیقدر زیور و اسباب اوسکا جو انکی تحویل مین تھا اوسکو لے لیا ورثۂ رانی کو
ندیا اور قصبہ بیرسیہ کی راہ لی بیرسیہ اوسوقت تاج محمد خان ایک امیر پادشاہ دہلی کی جاگیر مین
تھا اور بسبب ضعف سلطنت تیموریہ بیشتر ہندوستان مین بدانتظامی تھی ڈاکو مسافرون کو لوٹتے
تھے راجپوتان مالوہ مثل ٹھاکر پاراسون وغیرہ مالوہ سے تا سرحد خاندیس و برار تاراج کرتے تھے
اسلیے پرگنہ بیرسیہ بھی انکے ہاتھہ سے برباد تھا یار خان عامل تلوک چند کھتری متصدی ملازمان
جاگیردار ڈکیتون کے ہاتھہ سے عاجز تھے معرفت قاضی محمد صالح و سبدل رائے و عالم چند قانونگوی
کے بیرسیہ کا اجارہ تیس ہزار روپیہ سالانہ پر دوست محمد خان نے جاگیردار سے لیا اور اپنی برادری
و ہمقوم پٹھانون کو افغانستان سے بلاکر ارادہ ملک گیری کا کیا اور ایک فہمیدہ جاسوس

کو فقیر کے بھیس مین حال دریافت کرنے کے لیے پاراسون کو بھیجا جاسوس نے مخفی لکھ بھیجا
کہ آج کل موسم ہولی کا ہے رئیس پاراسون اور سپاہ اوسکی ناچ رنگ کھیل کود مین نہایت غافل
ہین دوست محمد خان سپاہ آزمودہ کار اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے آدھی رات کو پاراسون مین
پہونچے رئیس اور اوسکے نوکر اور تمام برادری نشے مین سرشار بزم ہولی مین بیٹھے ہوئے ناچ دیکھتے
تھے ناگاہ سردار مذکور اپنی سپاہ کے ساتھ اوس محفل مین آئے اور شبخون کیا بہت لوگ تہ تیغ
مارے گئے زنان و فرزندان و عیال کشتگان سردار موصوف کے ہاتھ آیا پیچھے انھون نے کمر
ہمت چست باندھی اور تسخیر ملک کیطرف توجہ کی کھیچیواڑہ اور اوٹھواڑہ کے سرکشون کو خوب تنبیہ
کیا راجہ خان اور شمسی خان جو محمد فاروق حاکم بھیلسہ کیطرف سے ناظم شمس آباد تھے مقابلہ مین
آئے اور مارے گئے راجپوت قوم دیوڑہ مالک جگدیس پور بڑے ڈاکو تھے پٹیل موضع بکھیرہ پرگنہ
دلودہ طالب خراج ہوئے پٹیل نے کہنے انکی حمایت کے کچھ نہ دیا راجپوتون نے اوسکو لوٹ لیا پٹیل نے فریاد کی دوست محمد خان نے
اوسکی تسلی و تشفی کی اور مخفی فکر انتقام مین مصروف ہوئے چند روز نگذرے تھے کہ ٹھاکر موضع اودیر
پرگنہ دلودہ نے خبر دی کہ جگدیس پور کے راجپوت قافلہ لوٹنے کو دور گئے ہین فقط افسر
گھرون مین موجود ہین دوست محمد خان یہ خبر سنکر منتخب سپاہی ہمراہ لیکر بحیلہ شکار قصبہ بیرسیہ
کنارہ ندی متصل باغ خیمہ زن ہوئے اور وکیل اپنا ٹھاکران جگدیسپور کے پاس بھیجا اور اشتیاق
ملاقات کا ظاہر کیا سرداران راجپوت نے سامان دعوت کا بھیجا اور دوسرے دن خود ملاقات
کو آئے دوست محمد خان نے استقبال کرکے بڑے تپاک سے اپنے خیمے مین لاکر بٹھایا اور رسم تواضع
و مدارات ظاہری سے اونکو غافل کرکے بحیلہ تقسیم عطر و پان اوٹھ کھڑے ہوئے اور پہلے
سے مشورہ کرکے اپنی سپاہ کو گرداگرد خیمہ بطور خدم و حشم کھڑا کر دیا تھا اور کہدیا تھا کہ جب
مین خیمے سے باہر آکر عطر پان طلب کرون اوسیوقت رسیان خیمے کی کاٹ دینا اور خیمے کو
گرا کر اونکے سر کاٹ لینا پس جب دوست محمد خان خیمے سے باہر نکلے سپاہ نے حکم بجا لاکر
سب راجپوتون کو قتل کرکے ندی مین ڈال دیا اوسدن سے اوس ندی کا نام حلالی مشہور

ہوگیا اور جگدیس پور مع زنان و اموال راجپوتان دوست محمد خان اور اوسکے برادرون کے ہاتھ آیا
دوست محمد خان نے اوسکا نام اسلام نگر رکھا اور قلعہ و عمارت مضبوط بنا کر اوسمین سکونت
اختیار کی اور گرد نواح کے علاقون پر قبضہ کرنا شروع کیا تھوڑی مدت مین بہت قوت و شوکت
حاصل ہوئی اور محمد فاروق حاکم بھیلسہ سے لڑنا چاہا قریب بھیلسہ سواد موضع جمال باگڑی کے
باہم لڑائی ہوئی محمد فاروق نے اپنی فوج کو مقابلے مین بھیجا اور خود فیل سوار ہ ایک طرف
کھڑے ہو کر لڑائی کا تماشا دیکھنے لگا دوست محمد خان نے اپنی فوج بسرکردگی شیر محمد خان
اپنے چھوٹے بھائی کے مقابلے مین بھیجی اور کچھ سپاہ ہمراہ لیکر جمال باگڑی کے ٹیکرے کی
آڑ مین جا چھپے لڑائی شروع ہوئی عین معرکہ مین راجہ خان میواتی ساکن دوراہہ نے شیر محمد خان
کو نیزہ مارا جو سینہ توڑ کر پشت سے نکل آیا شیر محمد خان نے بھی زخم تلوار سے دو ٹکڑے کیا اور
دونون ایک جا ہلاک ہوئے فوج بھوپال بھاگی فوج بھیلسہ نے تعاقب کیا اور محمد فاروق نے
نقارہ فتح بجوایا دوست محمد خان نے حریف کو غافل و تنہا پا کر جا گھیرا اور بڑی سرعت و دلاوری
سے سر محمد فاروق کا کاٹ لیا اور ہمراہیان سواری اوسکے کو گرفتار کر لیا اور اپنے منہ پر ڈھاٹہ
باندھکر محمد فاروق کے ہاتھی پر سوار ہو کر اوسکی نعش کو اپنی گود مین لے لیا اور نوبت بجانے
والون کو جو گرفتار ہو گئے تھے حکم دیا کہ نوبت بجائے جاؤ سپاہ بھیلسہ دور سے آواز نوبت
کی سنکر اور اپنے آقا کو کھڑا دیکھکر سرگرم تعاقب فوج بھوپال ہی یہ واقعہ قریب غروب آفتاب
ہوا دوست محمد خان قلعہ بھیلسہ کیطرف گئے قلعہ کے سپاہیون نے دوست محمد خان کو
اپنا حاکم جانکر دروازہ قلعہ کا کھولدیا دوست محمد خان مع اپنی سپاہ کے قلعہ مین داخل ہوے
اور محمد فاروق کی نعش اہل قلعہ کے سامنے ڈالدی اور قلعہ مین اپنا بندوبست کر لیا اس فتح
سے اقتدار دوست محمد خان کا بہت بڑھ گیا اور تھوڑے عرصے مین مچھلپور گلگانوہ اونٹ کھیڑہ
غیاث پور اٹیا پانی ساچیت چوراسی چھانوہ کلیام کھیڑہ احمد پور باگرود دوراہہ سیہور اچھاور
دیبی پورہ وغیرہ بہت پرگنات مالوہ پر قابض و متصرف ہو گئے یا مہا دیلوت مالوہ سے جمال

دیکھکر اوجین سے لشکر کشی کی دوست محمد خان نے مقابلہ کیا امداد غیبی شامل حال تھی صوبہ نے شکست
پائی توپخانہ اور بہت سا سامان لشکر اوجین ہاتھ آیا بجی رام عامل شجاعلپور نے انکی ترقی
اقبال دیکھکر علاقہ کو نذر کرکے نوکری اختیار کی نواب دلیل خان رئیس کوروائی نے سیرسیہ
مین آکر دوستانہ دوست محمد خان سے ملاقات کی اور کہا کہ ہم تم باہم ملک گیری کرین اور جو
ملک و مال ملے آدھا آدھا بانٹ لین اس اثنا مین باہم تکرار ہوگئی نواب دلیل خان مارے گئے
اونکے ہمراہی کوروائی کو بھاگ گئے گنور کا ایک نامی قلعہ قوم گونڈ کا تھا اور نظام شاہ گونڈ والی گنور
کو اسکی برادری والون نے جو حاکم چین پور باڑی کے تھے زہر دیکر مار ڈالا تھا رانی کملاپتی زوجہ
نظام شاہ اور اوسکا بیٹا نول شاہ قلعہ گنور مین رہتے تھے رانی نے بہادری دوست محمد خان کی سنکر
خفیہ باتچیت ہوئی کہ نظام شاہ کا بدلا رئیسان باڑی سے لو دوست محمد خان اور لشکر کشی کے سبب
لئے اور علاقہ باڑی کو اپنے ملک کے شامل کر لیا اور مختار کار رانی کملاپتی کے ٹھہرے جب
رانی مر گئی دوست محمد خان نے قلعہ گنور بھی لے لیا اور سرکش گونڈون کو مار ڈالا اور باقی کو
حسب لیاقت جاگیر دیکر اپنا ممنون کیا سنہ ذی الحجہ ۱۱۴۰ گیارہ سو چالیس ہجری روز جمعہ
بھوپال کو جو اسلام نگر سے بفاصلہ سہ کروہ لب تالاب بزرگ سر کوہ پیش موضع آباد تھا
پسند کر کے بنیاد قلعہ شہر پناہ کی ڈالی اور اوسکی آبادی مین کوشش کی بعد جنگ نادر شاہ
با محمد شاہ ۱۱۵۲ گیارہ سو باون ہجری مین نواب قمر الدین خان بہادر نظام الملک دلی سے
حیدر آباد کو روانہ ہوئے متصل قلعہ اسلام نگر ایک پہاڑ کے قریب جسکا نام نظام ٹیکری
مشہور ہے بالشکر کثیر فروکش ہوئے اور اسوجہ سے کہ سنہ ۱۱۳۲ گیارہ سو بتیس ہجری مین قریب
برہانپور جب سید دلاور علیخان سپہ سالار لشکر امیر الامرا سید حسین علیخان بہادر اور نظام الملک
سے لڑائی ہوئی تھی میر احمد خان بھائی دوست محمد خان کے پانسو سوار اور دو سو پچاس ۲۵۰ شامل
لیکر برفاقت دلاور علیخان مارے گئے تھے دوست محمد خان کو بھی بدخواہ اپنا جانکر [illegible]
کرنا چاہا دوست محمد خان نے جو گنجایش لڑائی کی نہ پائی صلح کر کے یار محمد خان اپنے بیٹے کو

ہمراہ نظام الملک کر دیا غرضکه دوست محمد خان نے تیس برس سے زائد اپنی ترقی مین کوشش
کی اور تیس زخم سے زیادہ لڑائیون مین بدن پر کھائے پینسٹھ یا چھیاسٹھ برس کی عمر مین
گیارہ سو ترپن ہجری مین رحلت کی اور قلعه فتح گڈھ واقع بھوپال مین دفن ہوئے مقبرہ اونکی قبر کا
آج تک موجود ہے اور نور محمد خان اونکے والد کی قبر بیرسیه مین ہے یه پانچ بھائی تھے شیر محمد خان
مجی فاروق کی لڑائی مین مارے گئے الف محمد خان بابو راو مرہٹه کی لڑائی مین مارے گئے
شاہ محمد خان دیوا بھاؤ افسر راجه دھار کی لڑائی مین مارے گئے میر احمد خان دلاور علیخان کی
لڑائی مین مارے گئے عاقل محمد خان جو دیوان بھوپال تھے اپنی موت سے مر گئے دوست محمد خان کے چھه فرزند تھے یار محمد خان
سلطان محمد خان صدر محمد خان فاضل محمد خان واصل محمد خان خان بہادر خان اور پانچ لڑکیان تھین

فصل دوسری حال مین نواب یار محمد خان کے

جب خبر انتقال دوست محمد خان نظام الملک نے سنی یار محمد خان سے کہا که باپ تمہارا مر گیا انھون نے کہا که آپ بجاے
والد میرے سر پر سایه گستر ہین اگر ایک پٹھان ولایتی مر گیا مر گیا نظام الملک اس
بات سے خوش ہوئے اور خلعت ماہی مراتب و نقارہ و نشان و فیل و اسپ و پالکی و چتر
و آفتابی وغیرہ سامان ترک و امارت و خطاب نوابی دیکر اور ایک لشکر جرار ہمراہ کرکے بھوپال
کو رخصت کیا نواب یار محمد خان وارد بھوپال ہوئے وقت انتقال دوست محمد خان افسران
سپاہ و اہلکاران ریاست نے سلطان محمد خان کو که ہفت ہشت ساله تھے مسند نشین کر دیا تھا
نواب یار محمد خان نے که ہژدہ ساله تھے اونکو جاگیر دیکر مسند ریاست سے علیحدہ کر دیا اور
خود مسند نشین ہوئے بعد چند روز کے دیوان عاقل محمد خان مر گئے نواب نے بجی رام کو
خلعت نیابت عنایت کی اور اسلام نگر کو پسند کرکے عمدہ مکانات بنا کر اپنا رہنا وہان
ٹھہرایا اور عزم ملک گیری کا کیا چند سال مین سیونس ٹھپارے اودی پورہ وغیرہ پرگنات
لے لیے اور کوٹہ اور بوندی کے راجه سے لڑکر اور غالب آکر بہت نذرانے حاصل کیے
اور جنگ رسیورہ مین کھیمان اور گڑھ مین بہت زن و مرد طفل و جوان وغیرہ اسیر ہوئے منجمله

اونکے ایک لڑکی جمیلہ حسینہ کسی راجپوت یا برہمن کی منظور نظر ٹھہری نواب نے اوسکو اپنی بی بی بنایا اور مرتبہ اوسکا بڑھایا قریب بھوپال موضع بورن بنیہ کی میدان مین پیشوا کی فوج سے لڑے اور مرہٹون کو شکست دیکر بھگادیا غرضکہ پندرہ سال تک زندہ رہے اور سنہ ۱۱۶۷ یکہزار یکصد و شصت و ہفت ہجری مین جاں بحق ہو گئے اسلام نگر مین مدفون ہوئے مقبرہ اونکا اب تک موجود ہے اونکی اولاد چار یا دو لڑکیاں اور پانچ بیٹے تھے لڑکونکا نام یہ ہے فیض محمد خان حیات محمد خان سعید محمد خان حسین محمد خان یسین محمد خان

فصل تیسری حال مین نواب فیض محمد خان کے

جب نواب یار محمد خان کا انتقال ہوا دیوان بجی رام نے اسلام نگر مین نواب فیض محمد خان کو جنکا سن گیارہ سال کا تھا مسند پر بٹھایا اور امید رای ونیکا رام و ابراہیم خان چیلہ وغیرہ ارکان ریاست نے سلطان محمد خان کو بھوپال مین رئیس ٹھہرایا بجی رام پانچ ہزار فوج لیکر لڑنے کو اسلام نگر سے بھوپال آیا دونون طرف سے توپ و بندوق چلی بلاس راے عامل چین پور باڑی یہ خبر سنکر مع اپنی فوج بھوپال آیا اور سلطان محمد خان کو کہلا بھیجا کہ مجھکو آپ قلعے کے اندر بلا لیجیے مین بجی رام کے قبضے کو دم بھر مین مٹا دونگا سلطان محمد خان اوسکو سچا جانکر فریب مین آگئے اور مع سپاہ اوسکو شہر پناہ کے اندر بلا لیا نامبردہ جس وقت شہر مین داخل ہوا قلعہ اور شہر پناہ کے برجون پر اپنی فوج مامور کردی اور دروازون شہر پر قبضہ کر لیا اور اوسی دم سلطان محمد خان کو شہر سے نکالکر نواب فیض محمد خان کے روبرو عزت اور آبرو حاصل کی سلطان محمد خان باہر نکلکر فراہمی سامان جنگ مین مصروف ہوئے اور تھوڑے دنون مین ایک لشکر جمع کرکے مقابلے مین آئے بیرون شہر جانب شمال عیدگاہ کے میدان مین دونون طرف سے لڑائی کا سامان ہوا نواب بھی باہر شہر کے فوج لیکر کھڑے ہوے اور سید ابراہیم قلعہ دار کو ہاتھی پر سوار کراکے ہمراہ فوج سلطان محمد خان کے مقابلے کو بھیجا توپ بندوق تلوار چلنے لگی دونون طرف کے سپاہی دل کھولکر خوب لڑے سلطان محمد خان فیل قلعہ دار کو نواب کی سواری تصور کرکے قریب گئے اور گھوڑے کی باگ اوٹھاکر قلعہ دار کو ہلاک کیا فوج تمنا

ہل چل پڑگئی تب نواب نے خود اپنی فوج خاص کے ساتھ حملہ کیا یہان تک کہ سلطان محمد خان مع صدر محمد خان
میدان سے بھاگے اور فوج اونکی متفرق ہوگئی پھر سلطان محمد خان نواب عزت خان والی
کوروائی کے پاس گئے جب وہان سے کام نہ نکلا تب موضع جہلہ جاگیر اپنی مین جاکر قلعہ دار
راحت گڈہ ہزاری نام کو اپنے ساتھ ملا لیا اور قلعہ مذکور مین جا بیٹھے اور سامان لڑائی کا جمع
کرنا شروع کیا نواب فیض محمد خان اونکے تعاقب مین سیواس تک گئے پھر آخر کو مصلحتاً
راحت گڈہ جاگیر اونکی مین دے کر نوشتہ لے لیا کہ پھر وہ اور بھائی اونکے صدر محمد خان
کبھی ریاست بھوپال مین دخل نہ دین جب یہ قصہ طے ہوا نواب سیر و شکار کرتے ہوے
بھوپال مین داخل ہوئے اور زمام بندوبست ملک کو کارپردازان خیرخواہ اور ممولا بی بی اپنی
سوتیلی مان کے سپرد کردیا کہتے ہین سلطان محمد خان کی لڑائی کے دن کالو رام مشعلچی نواب
فیض محمد خان کا مارا گیا اور نالہ اسلام نگر کے کنارے پر قریب عیدگاہ جلایا گیا اوس جگہہ
ہندوون نے ایک چبوترہ بنا کر پوجنا شروع کیا اور نالے کا نام کالہ بھیرون رکھا کہ اب تک
مشہور ہے اور قلعہ رایسین جو بھوپال سے سمت مشرق بفاصلہ دوازدہ کروہ ایک بلند پہاڑ کی
چوٹی پر واقع ہے نوید علیخان خواجہ سرا عالمگیر ثانی کیطرف سے وہان کا قلعہ دار تھا ہندوستان
مین بسبب ضعف سلطنت تیموریہ کے بدعملی تھی نواب نے قلعہ دار کو غافل پاکر قلعہ کو لے لیا
اور حضور بادشاہ مین عرضداشت لکھی کہ اوباش و بدمعاش قلعہ دار رایسین کو غافل پاکر چاہتے
تھے کہ اس قلعہ کو چھین لین اور اوسمین بیٹھکر فساد برپا کرین بیٹے قلعہ دار کو اپنے پاس بلا کر قلعہ کا
اچھا بندوبست کیا ہے بادشاہ نے اوسکے جواب مین فرمان مع سند قلعہ داری بھیجکر نواب کا
مرتبہ بڑھایا پیشوا والی پونا کو کہ دکن سے دریاے اٹک تک اکثر ملکون پر غالب آگیا تھا
اور پہلے اوسنے نواب یار محمد خان کی فوج سے شکست کھائی تھی بدلا لینے کا خیال ہمیشہ
بھوپال سے دل مین تھا اور نیز واصل محمد خان برادر نواب یار محمد خان اوسکی فوج مین نوکر تھے
اونھون نے بھی اوسکو آمادہ فساد کیا پیشوا کی فوج سرحد بھوپال پر آن پڑی اہالی بھوپال نے

طاقت مقابلہ نہ پاکر بصلاح باجی مولا بھیلسہ شجاعلپور اشٹہ سیہور اچھاور دوراہہ دیبی پورہ
وغیرہ پرگنات پیشوا کو دیدیے اور غنیم زبردست سے نجات پائی پھر سنہ ١١٧٤ گیارہ سو چوہتر
ہجری مین جسوقت سداشیوراؤ عرف بھاؤ جھنکو اور بسواس راؤ دکن سے احمد شاہ ابدالی
کے مقابلے کو جاتے تھے متصل بھوپال پہونچکر نواب کو طلب کیا نواب ملاقات کو نہ گئے
بھاؤ نے کہا جب سری کرشن کی مدد سے دہلی کے تخت کو ترکون سے چھینکر پھرونگا اس
پٹھان کو سمجھ لونگا نواب نے کہا انشاء اللہ ہرگز بھاؤ اپنی مراد کو نہ پہونچیگا آخر ایسا ہی ہوا
کہ بھاؤ مع تمام لشکر احمد شاہ کی فوج کے ہاتھ سے بمقام پانی پت تباہ ہوا اور ایسی شکست
ہوئی کہ بائیس ہزار اطفال و مستورات نامی ہندوؤن کی اور پچاس ہزار گھوڑے اور دو لاکھ
بیل و پانسو ہاتھی اور بیس ہزار اونٹ مع نقد و جنس خارج از حساب لوٹ مین لشکر ابدالی
کے ہاتھ لگے جسوقت دکنیون کی شکست ہوئی مہاجی سیندھیہ والی گوالیار گھوڑے پر
سوار ہوکر بھاگا اور ایک درانی سوار نے اوسکا پیچھا کیا ساٹھ کوس پر جاکر گھوڑے لنگڑے
ہوگئے درانی نے برابر پہونچکر ایک تیر مہاجی سیندھیہ کے گھٹنے مین مارا کہ اوسکا گھٹنا
ٹوٹ گیا اور تمام سامان اسپ و ہتیار و لباس وغیرہ چھینکر پھر ساٹھ کوس پھر گیا بھوپال
کے لوگ فتح اسلام اور شکست دکنیان مذکور کو برکت دعای نواب فیض محمد خان سے
جانتے ہین اونکو صاحب کرامت سمجھتے ہین نواب عابد زاہد درانی قد دراز دست کم سخن کشیدہ پیشانی
متواضع حلیم سلیم تھے بھوپال سے باہر کبھی نہین گئے دیوان بیجا رام اونکا اچھا آدمی
تھا قوم کونڈ کو اوسنے تاراج رکھا تھا جب وہ مرگیا اوسکا بیٹا گھاسی رام دیوان ہوا اوسنے
بڑے بڑے عہدون پر ہندوؤن کو مامور کیا اور گاؤ قصابون کی ناک کٹوا ڈالی اور اپنے
مذہب مین متعصب تھا اس سبب سے دو پٹھانون نے اتفاق کرکے اوسکو مار ڈالا پھر عزت خان
دیوان ہوئے ایک کسبی نے اونکو زہر دیا پھر لالا کیسری سنگھ کو خلعت دیوانی پہونچی محمد خان
نواب کے چھوٹے بھائی نے خبر پائی کہ منا لال پسر کیسری سنگھ ایک پٹھانی سے آشنائی

رکھتا ہی اوسپر چچاؤن کے اتفاق سے کیسری سنگھ اور منا لال کو مار ڈالا انکی عورتون نے اس صدمے سے باروت گھر مین بچھا کر آگ لگا دی مکان باروت سے اوڑ گیا عورتون کی نعش کا پتا نہ لگا نواب کو بہت افسوس ہوا یسین محمد خان دیوان ریاست ہوئے نواب نے بعارضہ استسقا گیارھوین ماہ ذی القعدہ جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ سنہ یکہزار و یکصد و نود و یک ہجری مین انتقال کیا قلعہ کہنہ مین مدفون ہوئے ایک بڑا گنبد اونکی قبر پر بنا ہی

فصل چوتھی حال نواب حیات محمد خان وغیرہ مین

جب نواب فیض محمد خان لاولد مر گئے تو اونکے چھوٹے بھائی نواب حیات محمد خان غرہ محرم سنہ یکہزار و یکصد و نود و دو ہجری روز چارشنبہ بمشورہ ممولا بی بی وغیرہ ارکان ریاست کے مسند نشین ہوئے خدیو کشور بھوپال مادہ تاریخ ہوا اور ایک پرانے کاغذ مین جو دفتر ریاست سے ملا یون لکھا تھا کہ بعد انتقال نواب فیض محمد خان صالحہ بی بی عرف بہو بیگم زوجہ نواب مرحوم کہتی تھین کہ مختار ریاست مین رہون اور دربار کا سلام حسب قاعدہ نواب صاحب کی قبر پر ہوا کرے اودھر نواب حیات محمد خان مدعی ریاست تھے اودھر شریف محمد خان آمادہ فساد ہوئے دیوان یسین محمد خان جو پندرہ دن بعد انتقال نواب فیض محمد خان سے مر گئے تھے اونکے بیٹے بجائے خود فساد پر کمر بستہ تھے ہمراہ بہو بیگم صاحبہ ایک فوج مسلح جدا طیار تھی اور اہلکارون کا سلام صبح و شام بقاعدہ دربار نواب فیض محمد خان بہادر کی قبر پر ہوتا تھا ماجی ممولا نے یہ حال دیکھکر بہو بیگم صاحبہ کو کہا کہ ریاست بے مرد کے نہین ہوتی برادران نواب مرحوم سے جو تمہارے پسند آوے اوسکو مسند ریاست پر بٹھا دو آخر کار بعد فہمایش بسیار یہ ٹھہرا کہ نواب حیات محمد خان حسب مرضی بہو بیگم صاحبہ بطریق نیابت کام ریاست کا کیا کرین چنانچہ اونھون نے خلعت نیابت پہنی اور تین چار مہینے کے بعد دیوان چھوٹے خان کو خلعت دیوانی دیکر خود نواب ہو گئے تاریخ میجر ولیم ہاف صاحب بہادر مین ہی کہ اوسوقت مین کرنیل گاڈرڈ صاحب بہادر باسپاہ انگریزی وارد سواد بھوپال ہوئے نواب حیات محمد خان صاحب بہادر مع جمیع

دوستانہ پیش آئے اور بہت مدارات کی اس سبب سے ریاست بھوپال کی دوستی صاحبان
انگریز بہادر مین یادگار ہو گئی تاریخ مذکور مین لکھا ہے کہ ہرچند اہل بھوپال نے جنگ فساد کرنا چاہا
لیکن نواب بھوپال نے ہمارے ساتھ دوستی و محبت کی اوسپر مرہٹون نے بہت علاقہ
بھوپال کا ویران کردیا کرنیل گدرڈ صاحب بہادر کا گذر بھوپال پر دوسری ستمبر سنہ ۱۷۷۸ع
مطابق ہشتم رمضان سنہ ۱۱۹۲ ہجری کو ہوا تھا وہ بہت شکر گزار اخلاق نواب بھوپال کے ہوئے
اور یہ لکھکر دے گئے کہ فیمابین سرکار کمپنی اور تمھارے دوستی رہنے کی اور جب تم پر یا تمھاری
اولاد پر کوئی وقت پڑیگا مدد کیجاوے گی اوسوقت مین حاصل ملک بھوپال کا بیس لاکھ
روپیہ تھا اوسمین سے پانچ لاکھ روپیہ واسطے جیب خاص رئیس کے مقرر تھا کہ نائب ریاست کو
اوسمین کچھ دخل نہ تھا باقی سپاہ اور ملازمان ریاست مین باختیار نائب صرف ہوتا تھا جب
یہ نواب مرد گوشہ نشین باایمان تھے ریاست کے کامون مین دخل کم دیتے تھے بہو بیجا
حاکمانہ امور ریاست مین دخیل تھین اور اونکے ظلم سے خلق اللہ شاکی تھی نواب کے چار
غلام تھے ایک فولاد خان کسی گونڈ کا لڑکا دوسرا جمشید خان کسی اہیر کا لڑکا تیسرا اسلام خان
چوتھا چھوٹے خان یہہ دونون کسی برہمن کے لڑکے تھے اور چارون مسلمان ہو گئے تھے
پہلے فولاد خان باتفاق لالہ بھولاناتھ و درجن سنگہ دیوانی کا کام کرنے لگا اخوان ریاست
نے اوسکو مار ڈالا پھر چھوٹے خان بمشورہ ممولا بی بی بندہ مین ماہ ذی القعدہ سنہ ۱۱۹۴ یکہزار
و یکصد و نود و چار ہجری روز پنجشنبہ دیوان ریاست ہوا یہ بی بی ماجی صاحبہ مشہور تھین چونکہ
حاکم تھین بوجہ بزرگی سب ارکان دولت اور خود رئیس اونکا کہنا مانتے تھے ہشتاد سالکی
عمر مین انکا انتقال ہوا یہہ بی بی بڑی عاقل اور منصف مزاج تھی چھوٹے خان سباق و سیاق
مین کسیقدر مہارت رکھتا تھا اوسکو قرب و جوار کے سردارون سے جیسے سیندھیہ اور
ہولکر مین راہ و رسم تھی ایک بار پھیرا جو مرہٹہ نے باتفاق پنڈارہ پرگنات بھوپال کو لوٹا
اور جلادیا چھوٹے خان نے فوج کشی کی پھیرا جو بھاگ گیا اور چار سو پنڈارے اسیر ہوئے

جب چھوٹے خان کے سامنے آئے ہر ایک کو ایک ایک پگڑی اور کچھہ روپیہ دیکر چھوڑ دیا اور کہا
کہ اگر پھر ہمارے ملک مین آؤگے تو پھر تمہاری مہمانی کرینگے سب کو اس بات سے تعجب ہوا
چھوٹے خان نے کہا یہہ لوگ بدلا لینے اور سزا دینے کے قابل نہین ہین مرہٹون کی
حمایت سے دلیری کرتے ہین اور مرہٹے آج زبردست ہین اونکا تدارک کچھہ ہمسے نہین
ہوسکتا اس سبب سے ہمنے انکو اپنا احسانمند کیا تو پھر اس طرف رخ نکرین چنانچہ ایسا ہی ہوا
کہ دیوان چھوٹے خان کی زندگی مین پھر پنڈارون نے ملک بھوپال سے مزاحمت نکی ہو بیگم
چھوٹے خان کی دیوانی سے ناخوش تھین شریف محمد خان پسر فاضل محمد خان نبیرہ دوست محمد خان
سے بیگم نے کہا کہ نواب حیات محمد خان نے اپنے غلام کو مالک کردیا ہے اور سب عزیز اقارب
کو اوسکا تابع بنایا ہے تمکو غیرت نہین آتی کہ اوسکے آگے سر جھکاتے ہو اگر مین مرد ہوتی تو اس
غلام سے سمجھہ لیتی شریف محمد خان نے کہا ہم کیا کرین نواب صاحب مالک ہین جسکو چاہین
سرفراز کرین بیگم نے کہا کہ میرے پاس روپیہ بہت ہے اگر تمکو حوصلہ ہو تو کچھہ کرو شریف محمد خان
اونکی باتون مین آگئے اور پوشیدہ اپنے بھائیون کو متفق کرکے فوج جمع کی جب روپیہ
دینے کا وقت آیا بیگم نے ایک پیسا نہ دیا شریف محمد خان ناخوش ہوکر سیہور چلے گئے اور
بطور خود فوج کو آراستہ کیا اور قصبہ آشٹہ مین جو مرہٹون کے قبضے مین تھا بجاعہ
میر عبدالرسول و میر عبدالباقی اپنے اہل و عیال اور وزیر محمد خان کو چھوڑکر قلعہ گنور کے
لینے کا قصد کیا اور گولیخان قلعدار کو بلاکر فوج بھیجی نواب حیات محمد خان نے یہہ خبر پاکر
سید کاظم علی کو کچھہ سوار اور پیادے دیکر واسطے حفاظت گنور کے روانہ کیا قلعہ کے نیچے
دونون گروہ سے سخت لڑائی ہوئی شریف محمد خان کی فوج بھاگی میر کاظم علی مارے گئے
نواب صاحب نے اور فوج مع افسر کنور کو بھیجی اور گولی خان کو بلاکر قید کیا شریف محمد خان
سات سو آدمی اور سپاہ عامل آشٹہ اور سوار پنڈارہ ہمراہ لیکر مع برادران خود ممتاز محمد خان
کامل محمد خان مشرف محمد خان عاشق محمد خان حافظ محمد خان مرحمت محمد خان گشتہ سے

سیہور مین آئے پھر وہان سے بھوپال کو کوچ کیا چھوٹے خان دیوان نے حسین محمد خان میرزائی
اور نور خان کمال زئی کو بھوپال سے فوج دیکر مقابلے کو بھیجا موضع پنڈارہ پر جو بھوپال سے
پانچ کوس پر سمت مغرب ہے سولھوین جمادی الاولی سنہ یکہزار و دو صد و یک ہجری و پنجشنبہ
مقابلہ ہوا پنڈارہ کے سوار اور تشنہ کی فوج بھاگ گئی اور ادھر سے آواز توپ و بندوق اور
بان بلند ہوئی فوج شریف محمد خان نے بھی کوتاہی کی یہ اکیلے مع بھائی بندون کے میدان مین
رہگئے بڑی جرأت کے ساتھ تلوارین کھینچکر گھوڑون کی باگین اوٹھا دین اور فوج بھوپال مین تہلکہ
ڈالدی اور نامی سواران بھوپال کو مارا لیکن بھوپالی بہت تھے اس سبب سے کامل ہو چکا
کہ وہ گھیرا ڈالکر نکل گئے شریف محمد خان اور سب اونکے بھائی مارے گئے سر کشتگان
کو بھوپال مین لائے نواب صاحب نے اس واقعے سے بہت غم کیا اور سرون کے دفن کرنے کا
حکم دیا بعد اسکے چھوٹے خان بیدغدغہ ہوگیا اوسکے مزاج مین غرور آگیا پٹھانون کو اوسنے دبا
دبایا برادران نواب دل مین بہت رنجیدہ ہوئے اور چاہا کسی حیلے سے نواب کو مار کر ملک
تقسیم کرلین یا کسیکو اپنی پسند سے تجویز کرین چنانچہ عید الفطر کے دن جس وقت نواب حیات محمد خان وغیرہ
عیدگاہ سے پھرے اور حسب دستور واسطے سلام مولا بی بی کے اپنے قلعے مین گئے نجابت
پسر یسین محمد خان کو مرد جسیم زور آور تند مزاج تھا ایک گروہ پٹھانون کا لیکے اپنے قلعے مین آیا اور
کولی خان کو تھوڑے سپاہیون کے ساتھ قلعے کے دروازے پر بٹھایا اور کریا خان اور
میان خان کو اپنے ساتھ لیکر محل کے اندر گیا اور بعد ادائے تسلیم و نذر عید نواب کے نزدیک جا بیٹھا
اودھر اودھر کی باتین ہونے لگین اثنائی کلام مین کہا غلام کو آپ نے پٹھانون پر حاکم بنایا ہے
اوسکو موقوف کردو یا اجازت دو کہ اوسکو ہم مار ڈالین اور اوسکے شر کو اپنے سر سے دور کرین
نواب نے کہا وہ میرا غلام زر خرید نہین ہے اوسکو بیٹے بیٹیون کیطرح پالا ہے دیانت و حقیقت اور
کے سبب سے اوسکو دیوان ریاست کیا ہے ابھی تک اوس سے کوئی نمک حرامی نہین ہوئی کہ اوسکو
سزا دون تمسے اگر کوئی گستاخی کی ہو تو کہو مین تدارک کرون نجابت محمد خان نے کہا

پیش قبض نکالکر نواب پر حملہ کیا پرس رام چوبدار پردے کی اوٹ مین کھڑا سنتا تھا پردے
کے اندر گھس کر چاندی کا عصا نجابت محمد خان کے سر پر مارا محل کی عورتون نے شور و غل مچایا
علی خان ذوالفقار خان شیخ مقیم حاجی میان ناجی میان مصاحبان نواب صاحب بے تحاشا
دوڑکر محل مین گھس پڑے اور نجابت محمد خان وغیرہ کو جان سے مارا کولی خان یہ خبر سنکر
دروازہ قلعہ سے آنبا پانی اپنی جاگیر کو چلدیے راجہ بھولانا تھہ جو عید کے سلام کو دربار مین آیا تھا
وہ بھی اس معرکے مین مارا گیا چھوٹے خان نے دیکھا کہ بچنا میرا پٹھانون کے ہاتھہ سے دشوار ہی
اوسنے بہت پٹھانون کو مارا اور شہر سے نکالا اور بعض کو عہد و پیمان لیکر چھوڑدیا اور بھوپال کے
آس پاس چوکیان مقرر کین اگرچہ اس انتظام سے فساد کلی دفع نہوا لیکن پہلے کی نسبت کچھہ
بندوبست ہوا پھر چھوٹے خان نے سمت مشرق شہر بھوپال کے ندی بان گنگا کا ایک سنگین
بند بنایا کہ پکا پل مشہور ہی میر عابد و عبدالنبی اس تعمیر کے داروغہ تھے شہر کے گرد خندق کھودا
مگر بسبب انتقال اوسکے خندق کا کام ناتمام رہگیا اور قلعہ فتح گڈھ کی تعمیر اور مرمت کی اور
اپنی بود و باش کے لیے اوسمین محل بنایا اسی اثنا مین ممولا بی بی کا انتقال ہوا دو مسجدین
مستحکم و کلان اونکی تعمیر سے اب تک موجود ہین چھوٹے خان میانہ قد تھا موٹا نہ دبلا
بات چیت بہت عاجزی کے ساتھہ کرتا تھا وضع اوسکی ہندوون کی سی تھی بیست و ششم
ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۰۹ ہجری روز شنبہ آخر شب چالیس برس کی عمر مین مرگیا قلعہ فتح گڈھ
مین مدفون ہوا امیر محمد خان اوسکا بیٹا نواب خان داراب خان محمود خان داود خان ایام خان
وزیر خان میر تجمل میر اسد اللہ میر حاتم وغیرہ کی حمایت سے دیوان ریاست ہوا اونھون نے
اوسکو اپنا فرمانبردار کرکے رعیت پر ظلم کرنا شروع کیا نواب حیات محمد خان نے اوسکو مع
مصاحبون کے موقوف کردیا اور حکم دیا کہ بھوپال سے چلے جاؤ اونھون نے باغی ہوکر قلعہ
فتح گڈھ مین بیٹھکر لڑنا شروع کیا اور توپون کے گولون سے بہت مکان شہر کے گرادیے جب
ادھر سے مقابلہ شروع ہوا تو عاجز ہوکر کچھہ لاکھہ روپیہ کا مال تخمیناً شہر سے لوٹ کر آدھی رات کو

قلعہ کی گڑھی سے ناگ پور کو چلدیے اور رگھوجی بھونسلیا راجہ ناگپور کے یہان نوکر ہوئے اور
راجہ کو ہوشنگ آباد کے لینے پر آمادہ کیا اوسنے سکھارام باپو اور پاندو رنگ پنڈت اور نور خان
سفید پوش کے ہمراہ چالیس ہزار فوج ہوشنگ آباد بھیجی فوج ناگپور نے قلعہ کا محاصرہ کیا شیخ مقیم
قلعہ دار محصور ہوکر لڑنے لگا اور دو ہزار فوج جو اوسکے پاس تھی اوسکو کم پاکر مدد طلب کی نوابصاحب
نے بخشی خیراتی لال اور محراب خان کے ساتھ دس ہزار فوج بھیجی چند روز تک لڑائی رہی پھر مولوی
محمد خان کابلی سو ولایتی ہمراہ لیکر قلعے سے باہر نکلے اور ناگپور کی فوج مین گھسکر دشمنون کو تیغ
کرنے لگے اونکے حملے سے ناگپور کی فوج تہ و بالا ہو گئی اور چند سردار مارے گئے اور ہمراہی بھی کام آئے
مولوی صاحب قلعے کو پھرے نصیب سے کسی شخص نے بندوق چلائی گولی اوسکی انکی پیشانی پر لگی
شہید ہوئے غنیم کی فوج نے قلعے کو گھیر لیا فوج بھوپال کی قلعہ چھوڑکر نربدا پار ہوکر بھوپال کو
واپس آئی ناگپوریون نے قلعہ لے لیا یہ واقعہ شروع سنہ ۱۲۱۲ ہجری مین ہوا پھر مہت رام منصبدار
نے راجگی کا خطاب پایا اور دیوان ریاست ہوا اور زوجہ دیوان چھوٹے خان بعد شہر بدر ہونے
اپنے بیٹے کے بھوپال سے سرونج کو چلی گئی نواب امیر خان والی ٹونک نے اوسکا کچھ ماہیہ کردیا
اور امیر محمد خان بیٹا اوسکا نواب غفور خان رئیس جاؤرہ کے پاس نوکر ہوگیا جب ریاست بھوپال
کا یہ حال ہوا تب ایک دن ایک شخص چند سوارون کے ساتھ شہر پناہ کے دروازے پر آیا
دربانون نے اوسکو روکا اور اندر جانے نہ دیا اوسنے کہا کہ مین وزیر محمد خان بیٹا شریف محمد خان
کا ہون میرے آنے کی خبر نواب صاحب تک کردو دربانون نے کہلا بھیجا نوابصاحب نے
طلب فرمایا وزیر محمد خان بہادر نواب صاحب کے پاس آئے نواب شفقت سے ملے اور پوچھا
بھوپال سے جاکر تمنے کسطرح زندگی بسر کی وزیر محمد خان نے کہا دیوان چھوٹے خان کے
ظلم سے ہم نکلے اور مدت تک سردار ٹی سنگہ راجپوت او سٹوارہ کے پاس رہے قزاقی کیا کیے
پھر حیدرآباد دکن کو گئے وہان سپاہ مین نوکر ہو گئے اب اس ملک مین باراده جان نثاری
آئے ہین بھوپال کی ویرانی کا حال سنکر بہت افسوس ہوا نواب نے انکو گلے لگایا اور کہا تم

سجاب سے بیٹے کے ہوا اور ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ تم اس ریاست کے نگہبان ہوگے پھر بعد چند ماہ
کے راجہ ہمت رام کو دیوانی سے معزول کرکے وزیر محمد خان کو دیوان کرنا چاہا لیکن نواب
غوث محمد خان فرزند نواب نے منع کیا اور عصمت بیگم زوجہ نواب نے کہا اس شخص کو اختیار
نہ دو جو ظلم اسکے بزرگون پر ہوئے ہین یہ اسکا عوض لیگا نواب چپ ہو رہے اور بمشورہ حکیم
سیف الدین راحت گڈھ سے مرید محمد خان پسر سلطان محمد خان کو بلایا مرید محمد خان ہزار آدمی
لیکر روز شنبہ بارھوین ذی القعدہ سنہ ۱۲۱۰ ہجری کو بھوپال آیا اور شہر کے باہر اپنے باپ کے
باغ مین اوترا اور تمام دن غمگین رہا اپنے بزرگون کو یاد کرتا اور ہر ایک درخت سے لپٹ کر
روتا تھا اسکی وضع ساہوکارون کی سی تھی دوسرے دن نواب سے ملاقات کی خوشامد کی
باتین کرکے اونکو ایسا راضی کیا کہ غوث محمد خان سے زیادہ اونکے دل مین اوسکی جگہہ
ہوگئی پھر عصمت بی بی کے سلام کو محل کے اندر گیا اور تسلیمات بجا لاکر دو زانو سرنگون جھکر
بہت ادب سے ایسی فریب آمیز باتین کین کہ بیگم صاحبہ کا دل خوش ہوگیا اور سب سپاہ اور
ارکان دولت اور رعیت کے ساتھہ کمال اخلاق سے ملا لوگ اوس سے بہت راضی ہوگئے
دور اندیش پٹھانون نے کہا اس شخص کا آنا اس شہر مین بہت برا ہوا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی
نواب صاحب نے بمشورہ حکیم سیف الدین و گھاسی میان عہدہ نیابت اوسکے لیے تجویز کیا
مرید محمد خان نے کہا اول غلبہ و دخل مرہٹون کا بھوپال سے دور ہو جاوے پھر مجکو نائب
کیجیے نواب صاحب نے بصرف زر کثیر ایسا ہی کیا پھر اوسکو یازدہم جمادی الاولی سنہ ۱۲۱۱ یکہزار و دو صد
و یازدہ ہجری کو خلعت نیابت دیا مرید محمد خان نے غریبونکو انعام دیا اور اہلکارون کو خلعتین
دیکر راضی کیا بعد ایک مہینے کے مزاج اوسکا بدل گیا بجی رام کی بی بی کو ستایا راجہ ہمت رام اور
اوسکے بھانجے منشی خیالی رام کو بوجہہ ڈیڑھ مہینے قید رکھکر دس ہزار روپیہ جرمانہ لیکر چھوڑ دیا
جو غلبہ پنڈارونکا بہت تھا فوج مین کمی نکر سکا لیکن ماہوار دینے مین دیر کی چند ماہ فوج کی
تنخواہ چڑھ گئی سپاہ نے بلوا کیا مرید محمد خان نے جبر و ہر ایک گھر سے بقدر مقدور روپیہ لیا

اور سختی شروع کی اسپر بھی فیصلہ فوج کا منوا ریاست قرضدار ہو گئی گیارھوین رجب سنہ مذکور روز شنبہ وقت عصر مرید محمد خان عصمت بیگم کے پاس گیا اور کہا چچی صاحبہ خرچ بہت ہی اور آمدنی تھوڑی ہی اگر فوج کم کرتا ہون تو دشمنون کے ہاتھ سے جان بچانا دشوار ہوتا ہی نقد روپیہ چاہیئے آپ چند لاکھ روپیہ اگر مجکو دین تو سپاہ کو تقسیم کرون بیگمصاحبہ نے کہا تم دیوان ریاست ہو کچھہ تدبیر کرو اور فوج کی تنخواہ دو میرے پاس روپیہ کہان ہی جو تمکو دون یہ گفتگو پردے سے ہوتی تھی نامبردہ نے شجاعت خان کرم خان عمر خان اپنے رفیقون کو اشارہ کیا وہ لپک کر پردے کے اندر گھسے اور بیگم کو مع گلاب خواجہ سرا اور محمد علی لوہرہ وغیرہ کے مارڈالا اور مرید محمد خان نے نقد وجنس محل کو لوٹ کر راحت گڈہ بھیجدیا اور اپنی بدنامی دور کرنے کو نام نواب غوث محمد خان کا لیا کہ انکے کہنے سے مینے یہ کام کیا ہی پھر باغی ہو کر قلعہ فتح گڈہ مین جا بیٹھا اور رعایا کو خوب ستایا لوگ اوسکے ہاتھ سے سر پیٹتے آدھی رات کو بددعا کیا کرتے اور زوال اوسکا چاہتے تھے ایکدن قلعہ فتح گڈہ سے کشتی پر سوار ہو کر براہ تالاب قلعہ کہنہ مین آیا اور نواب فیض محمد خان کے مقبرے مین جا کر ایک غریب آدمی کی لڑکی سے نکاح کیا اور مقبرے مین سویا وہان ایک خواب ہولناک دیکھکر اوٹھا اور منکوحہ کو اپنے ساتھ لیکر کشتی مین بیٹھکر فتحگڈہ مین آیا کہتے ہین جسوقت بارادہ زفاف اوس عورت کے پاس جاتا دیوانون کیطرح گھبرا جاتا تھا اور کہتا میرے تمام بدن مین آگ لگی ہی جب تک جاگتا ہون تب تک خیر ہی جسوقت سوتا ہون شکلین ہیبتناک شیر اور سانپ اور جن اور بھوت وغیرہ کی دیکھتا ہون لپٹ جانے کا ارادہ کرتی ہین اور ہمیشہ غوث محمد خان اور وزیر محمد خان کے مارنے کی فکر مین تھا مار نہ سکتا تھا وزیر محمد خان تھوڑے آدمیون کے ساتھہ پنڈارون کے دور کرنے کو بھوپال سے باہر گئے تھے مرید محمد خان نے رحیم خان عامل باڑی کو خط لکھا کہ جب وزیر محمد خان وہان آوین اونکو مارڈالنا وہ خط وزیر محمد خان کے ہاتھہ لگ گیا وزیر محمد خان نے غفلت مین رحیم خان پر حملہ کیا وہ بھاگ گیا وزیر محمد خان نے توپخانہ اور مال اوسکا چھین لیا اور قلعہ گنور وچوکی گڈہ کو بھی لے لیا

اس اثنا میں نواب حیات محمد خان نے کولیخان کو آنبا پانی سے بوعدہ نیابت اپنی مدد کو بلایا
کولیخان آنبا پانی سے چلے اور وزیر محمد خان باڑی سے محل پور میں دونوں سے ملاقات ہوئی
پر ابھی بھوپال میں داخل ہوئے وزیر محمد خان پہلے پل پر اوترے کولیخان مع فوج چھولہ پر ٹھہرے مرید محمد خان نے
یہ خبر سنکر بالاراؤ انگلیہ صوبہ سرونج علاقہ گوالیار کو اپنی مدد کے لیے بلایا صوبہ بیس ہزار فوج لیکر
عیدگاہ کے میدان میں اوترا اور پیغام بھیجا کہ پہلے کوئی قلعہ ریاست بھوپال سے مجکو دو
پھر میں تمھاری مدد کرونگا مرید محمد خان نے قلعہ اسلام نگر دیا اور نواب امیر خان والی ٹونک کو
جو اوس زمانے میں ایک سپاہی نوکر ریاست بھوپال کے تھے قلعہ فتح گڈھ اور نگہبانی نواب
غوث محمد خان پر مامور کرکے خود بالاراؤ کے ساتھ اسلام نگر کو گیا قادر محمد خان قلعہ دار نے
بحکم موتی بیگم خواہر نواب حیات محمد خان مقابلہ کیا اور توپوں سے گولوں کا مینہ برسا دیا
مرید محمد خان بھاگ کر صوبہ کو رائسین لیگیا اور قلعہ رائسین کا اوسکو دیدیا صوبہ نے اپنی طرف سے
مسمی بھان بل کو قلعہ دار مقرر کرکے خود رستہ سرونج کا لیا اور بعد ایک مہینے کے تیس
چالیس ہزار فوج اور توپخانہ لیکر بھوپال آیا اور گوندپورہ کے میدان میں ٹھہرا دوسرے دن
نواب غوث محمد خان مع وزیر محمد خان شہر کے باہر جہاں اب عیش باغ اور فرحت افزا اور دلکشا
بنا ہوا ہے صف آرا ہوئے آواز توپ و تفنگ سے زلزلہ پڑگیا باروت کے دھوئیں سے آفتاب
چھپ گیا پھر تلوار چلی کشتوں کے خون سے زمین لالہ زار ہوگئی صوبہ کو شکست ہوئی مرید محمد خان
مع صوبہ سرونج کو بھاگ گئے اور نواب میر خان نوکری چھوڑ کر جسونت راؤ ہولکر کے پاس چلے گئے
بعد چندے قسمت کی یاوری سے خود نواب ہوگئے بالاراؤ نے مرید محمد خان کو قید کرکے روپیہ
مانگا اوسنے کہا میرے پاس کچھ نہیں اور تشدد قید سے الماس کھاکر مرگیا بالاراؤ نے جانا
کہ اوسنے مکر کیا ہے دو دن تک دفن ہونے نہ دیا جب نعش سڑ گئی دفن کرنے کا حکم دیا بھوپالی
مرید محمد خان کو برائی سے یاد کرتے ہیں اور جب کوئی سرونج کو جاتا ہے اوسکی قبر پر عوض فاتحہ
پانچ جوتی مارتا ہے اسکے بعد نواب حیات محمد خان نے وزیر محمد خان بہادر کو خطاب وزیر الدولہ دیکر

مختار ریاست کیا انکی مہر کا یہہ سجع تھا خدا ہست سلطان محمد وزیر حسب وزیر محمد خان صاحب بہادر
مختار ریاست ہوئے سرفراز محمد خان عرف کولیخان رنجیدہ ہوکر آشٹا پانی کو چلے گئے وزیر محمد خان
نے ولایت محمد خان کو رایسین پر بھیجکر محاصرہ قلعہ کیا یہہ قلعہ بلندی کوہ پر ہے توپ کا گولہ وہان
نہین پہونچتا ہے اسلیے راستے روک کر رسد قلعہ کی بند کردی پھر وزیر محمد خان بھی وہان پہونچے
بھان بل قلعہ سے باہر آکر کچھ لڑا پھر قلعے مین جا بیٹھا تمام رعیت ایسین کی قلعے کے اندر
تھی جب غلہ ہو چکا قلعہ دار نے رعیت کو باہر نکال دیا بھوپال کی فوج مین ولایتی بہت تھے
انھون نے رعایا کو لوٹ لیا اور عورتون کے ساتھ جو چاہا سو کیا بھان بل نے محاصرے سے
تنگ ہوکر قائم خان گل خان سلطان خان ساکنہ سرونج کی زبانی وزیر محمد خان بہادر کو پیغام
صلح بھیجا اور تیس ہزار روپیہ لیکر قلعہ خالی کردینے کا اقرار کیا وزیر محمد خان نے روپیہ
بھیجدیا اوسنے توپین برجون پر سے نیچے گرادین باروت پانی مین ڈالدی قلعہ خالی کرکے
سرونج چلا گیا یہہ واقعہ سنہ بارہ سو بارہ ہجری مین ہوا ۱۲۱۲ شد فتح رایسین ز امداد ایزدی
اسکی تاریخ ہے پھر وزیر محمد خان نے آشٹا پانی پر لشکر کشی کی اور سرفراز محمد خان عرف کولیخان کو
پکڑکر قلعہ رایسین مین قید کردیا لیکن نواب حیات محمد خان نے بعد عفو تقصیر قید سے رہا کرکے
جاگیر بحال کردی پھر وزیر محمد خان بہادر نے ہوشنگ آباد کے قلعہ دار کو ملاکر ہوشنگ آباد
لے لیا والی ناگپور نے یہہ خبر سنکر نور خان سفیدپوش اور پانڈو تانک اور سدوا پنڈت کو بڑی
فوج کے ساتھ ہوشنگ آباد بھیجا جب یہہ فوج آئی صبح سے دو گھنٹے تک لڑائی ہوئی فوج
بھوپال قریب پانچ ہزار کے تھی اور فوج ناگپور قریب چالیس ہزار کے عین معرکہ مین وزیر محمد خان
بہادر نے پھر کر جو دیکھا سواے علی صاحب کمی کے اپنے ساتھ کسیکو نہ پایا چار طرف کی
جانب گھوڑا پھیرا دشمنون نے تنہا پاکر پیچھا کیا انکا گھوڑا بڑا چالاک تھا قلعے کا خندق بارہ گز
چوڑا پھاند گیا اور یہہ شہسوار اوس جست سے فوج ناگپور کے گھوڑے اور سوار کا تماشا دیکھکر حیران
ہوئی اور خندق کے کنارے سے پھرکر قلعے کو گھیر لیا وزیر محمد خان چار پانچ روز تک قلعے کے

اندر سے لڑے اور مع اپنے ہمراہیوں کے کشتیوں پر نربدا پار ہو کر گنور کے جنگل میں پناہ گیر ہوئے ناگپور کی فوج نے ہوشنگ آباد کا قلعہ لے لیا یہ قلعہ لب دریاے نربدا ہی پتھر اور چونے سے بہت مضبوط بنا ہوا تھا سنہ یکہزار و دو صد و پنجاہ و دو ہجری میں انگریزوں نے اوسکو توڑ ڈالا اب ایک دیوار جانب دریا باقی ہی نواب حیات محمد خان نے وزیر محمد خان بہادر کو جنگجو پاکر چاہا کہ تنبیہ کریں لیکن نکر سکے کیونکہ دوسرا کوئی شخص قابل انتظام اور انتقام لینے کے لائق نہ تھا اور جسطرح میاں وزیر محمد خان بہادر کی فطرت و جبلت میں شجاعت و مردانگی تھی ویسی ہی نواب حیات محمد خان کی طینت و خلقت میں تن آسانی اور ہر امر میں سہل انگاری تھی اس سبب سے اونھوں نے انکی ہمت و جرأت سے اندیشہ مند ہو کر بصلاح نواب غوث محمد خان بیٹے اپنے کے کار نیابت اکبر خان کو دیا انسے کچھ انتظام نہو سکا اوسپر وزیر محمد خان بہادر اور غوث محمد خان سے کئی بار لڑائی ہوئی چوتھی لڑائی جو ملک ضلع بشن کھیڑہ پرگنہ تال میں ہوئی اوسمیں مرزا اسد بیگ وغیرہ عمدہ ملازم نواب حیات محمد خان کے مارے گئے غوث محمد خان نے محمد شاہ خان کو سرونج سے اور کریم خان پنڈارے کو شجاع لپور سے اپنی مدد کو بلایا دونوں بھوپال آئے وزیر محمد خان بہادر قلعہ اسلام نگر سے چلکر قریب بھوپال میدان باغ نوبہار میں لڑے اوسدن پانی برسا ہر شخص اپنی فرودگاہ کو پھر گیا پھر محمد شاہ خان اور کریم خان سے آپسمیں نا اتفاقی ہوئی ادھر محمد شاہ خان اکبر خان کو اپنے ساتھ لیکر سرونج کو چلے گئے اودھر کریم خان نے بھی کوچ کیا نواب غوث محمد خان دولت راو سیندھیہ کے پاس طالب مدد کے گئے تاکہ وزیر محمد خان بہادر کو بھوپال سے نکالدین سیندھیہ نے اسلام نگر کے قلعے کو لیکر حکیم اسد علی کو واسطے بند و بست بھوپال کے بھیجا فضل علی برادر حکیم مذکور پہلے نواب حیات محمد خان کے یہاں نوکر تھا اور کسی سبب سے اوسکو شہر بدر کیا تھا حکیم اسد علی کے دل میں وہ بغض بھرا ہوا تھا حکیم مذکور کے آنے سے وزیر محمد خان بہادر تاڑ گئے لیکن مہمانی اور خاطر داری اونکی اچھی طرح کی حکیم مذکور نے دیکھا کہ نواب حیات محمد خان اور غوث محمد خان سے کچھ انتظام ریاست کا

نہین بنتا اور وزیر محمد خان بہادر عاقل لائق امارت ہین اسلیے نواب سے اونکا میل کرادیا
اور خود گوالیار کو پھر گئے پھر تو وزیر محمد خان بہادر نے بھوپال کا انتظام اپنے طور پر بہت خوب
کیا نواب حیات محمد خان آرام سے اپنی محلسرا مین رہے سولھوین ماہ رمضان ۱۲۲۳ ہجری
بدھ کے روز ہفتاد و سہ سال کی عمر مین باجل طبیعی مرگئے

فصل پانچوین حال مین نواب غوث محمد خان کے

چوتھی ماہ شوال ۱۲۲۳ بارہ سو تئیس ہجری کو نواب غوث محمد خان برائے نام مسند نشین ہوئے وزیر محمد خان بہادر نے
کہ شجاع بے بدل تھے اوس وقت مین بہت آدمی اپنی وضع کے جمع کرکے گرد و پیش کی ریاستون سے نذرانہ لینا
چاہا جسوقت بیٹھا کہ جی سنگھ کے پاس سواری مین تھے انکے گھوڑے کی دم کسی لڑائی مین کٹ گئی تھی
وہ گھوڑا دکھنی سبزہ رنگ خوبصورت بے عیب چالاک پنچھی نام تھا وزیر محمد خان بہادر او
گھوڑے بے دم کو ایک دم جدا نہین کرتے تھے اسلیے نام انکا بانڈے گھوڑے والا مشہور
ہوگیا تھا پنڈارون مین اور گرد و پیش کی ریاستون مین اسقدر رعب اونکا پڑگیا تھا کہ اگر کوئی
کہتا وہ بانڈے گھوڑے والا آیا لوگ بدحواس ہوکر بھاگ جاتے تھے چونکہ وزیر محمد خان بہادر
نے ناگپور اور گوالیار کے راجہ کے ملک مین بارہا دست اندازی کی تھی اسلیے صدیق علیخان
ناگپور سے اور تاتیا ٹوپہ گوالیار سے سنہ بارہ سو چوبیس ہجری مین فوج چڑہ آئی لیکن بھوپال پر آ
وزیر محمد خان بہادر قلعہ گنور مین جا بیٹھے صدیق علیخان نے نواب غوث محمد خان سے کہا
وزیر محمد خان نے اپنے بزرگون کا طریقہ چھوڑ دیا اور راجہ رگھوجی اور سیندھیہ بہادر کی رعایا
کو بہت تکلیف دی ہم تنبیہ دینے کے لیے آئے ہین اگر آپ دینگے تو پکڑ کر لیجا دینگے ورنہ آپکے
عیال و اطفال کو ہمین دے دو نواب نے بخیال برادری وزیر محمد خان بہادر کی عورتون کو اپنے
محل مین بلا لیا اور کہلا بھیجا کہ وزیر محمد خان اگر تمکو ملین تو لیجاؤ عورتین اور لڑکے اونکے بیگناہ
ہین اونسے تمکو کچھ سروکار نہین صدیق علیخان نے جب دیکھا کہ نواب بھوپال حمایت اونکی
کرتے ہین کہلا بھیجا کہ تم اپنے بڑے لڑکے کو ہمارے ساتھ کردو تاکہ یہ فساد رفع ہوجاوے

اور تمہاری دوستی راجہ کھوجی کے ساتھ بڑھ جاوے وہ تمہارے لڑکے کو دیکھکر خوش ہوویںگے
نواب نے بمصلحت وقت صدیق علیخان کا کہنا مانا نواب معز محمد خان کو اونکے ساتھ کر دیا
وہ تھوڑی فوج بھوپال مین چھوڑکر ناگپور چلا گیا وزیر محمد خان بہادر نے چند روز کا وقفہ
دیکر گنور سے یکبارگی بھوپال مین آکر قلعہ و شہر سے فوج ناگپور کو نکال دیا اور نواب کو بہت
ملامت کی نواب نے کہا مینے جو کیا مشورے سے کیا لالجی مستوفی اور لالہ روپ چند اہل مشورہ
ہاتھی کے پانون سے بندھوا کر مارے گئے لالہ نوبت راے اور بخشی بینی لال و منشی سورج مل
توپ سے اوڑائے گئے نواب معز محمد خان ناگپور پہنچے بسعی صدیق علیخان راجہ کھوجی
نے خود نواب معز محمد خان سے آکر ملاقات کی اور ایک سال تک آرام سے مہمان رکھا پھر خلعت
دیکر رخصت کیا تین کوس تک پہنچانے کو بھی آئے نواب نے جب خبر آنے کی سنی بہت
خوش ہوئے اور بڑے جلوس سے موضع نور کھنڈیرہ تک جو بھوپال سے اٹھارہ کوس ہی
جاکر اپنے فرزند سے ملے اور بہت دھوم کے ساتھ بھوپال لائے اسی ایام مین نواب امیر خان
والی ٹونک بعزم جنگ والی ناگپور قریب بھوپال آئے اور وزیر محمد خان بہادر سے مدد چاہی
یہ خود ہمراہ اونکے ہوئے قریب سالگر ناگپور کی فوج سے مقابلہ ہوا وزیر محمد خان بہادر نے
امیر خان سے کہا آج لڑنا مناسب نہین ہی فوج منزل چلی ہوئی تھکی ماندی ہی کل مقابلہ کرنا
اونھون نے نہ مانا مقابلہ کیا ناگپور کی فوج غالب آئی تب وزیر محمد خان سے کہا ڈھنگ
لڑائی کا بگڑ گیا اب چلدینا مصلحت ہی وزیر محمد خان نے کہا تم جاو مین جب تک زندہ ہون
میدان سے منہ پھیرونگا نواب امیر خان چلدیے وزیر محمد خان نے اپنی فوج کو دل دے کر
باوجود قلت سپاہ حملہ کیا اور بڑی مردانگی اور جرأت کے ساتھ دشمن کو میدان سے ہٹا دیا
سر ہنری کلوز صاحب بہادر دریاے نربدا کے قریب بافوج انگریزی مقیم تھے ناگپور کی فوج مین
شریک ہوکر نواب امیر خان کا مقابلہ کیا وزیر محمد خان نے یہ خبر پاکر بھوپال کیطرف کوچ کیا
اور امیر خان کو کہلا بھیجا کہ جب ہمارے بزرگون نے کرنل گاڈرڈ صاحب بہادر کی

مدد کی ہی سرکار کمپنی سے اور ہمسے دوستی ہی ہم فوج انگریزی سے نہ لڑینگے راہ مین جو زمیندار
عاجزی سے ملا وہ وزیر محمد خان بہادر کے ہاتھ سے محفوظ رہا جسنے سرزنش کیا وہ دبے سر
ہوا وزیر محمد خان ✓ بھوپال مین برسات بھر رہکر آغاز سرما مین نواب غوث محمد خان کو زراعین لیکے
لیگئے اور کانسنگہ سکھہ کو چارسو سوار سے نوکر رکھکر موضع احمد پور سے بھیلسہ تک لوٹ لیا
بجی بہادر حاکم بھیلسہ علاقہ سیندھیہ بہادر چار پلٹن اور بہت سے سوار مرہٹون کے ساتھہ
مقابل ہوا دوپہر تک لڑائی ہوئی نواب نے فتح پائی دوسرے روز نواب و وزیر نے کوچ کیا
سر سواری باگرود کا قلعہ فتح کرتے ہوئے جانب بھوپال روانہ ہوئے راہ مین نواب امیر خان
والی ٹونک سے ملاقات ہوئی دوسرے روز اونکو رخصت کیا نواب غوث محمد خان آشٹا باقی مین
آئے سرفراز محمد خان عرف کولنجان جاگیردار نے استقبال کیا نواب صاحب کو اپنے گھر لائے
مہمانی کی وزیر محمد خان بہادر نے وہان گوہر محمد خان کو نظربند کرکے واجد محمد خان کو آشٹا باقی
مین مقرر کیا اور کولنجان سے کہا ہمنے گوہر محمد خان کے شر کو دور کرکے تمھاری جگہہ تمھارے
بیٹے کو دی اور گوہر محمد خان اور واجد محمد خان برادران علاتی تھے پھر وہان سے کوچ کرکے
براہ رائسین کنارہ نربدا موضع چوپراس مین جاکر ٹھہرے وہان خبر ملی کہ غوث صاحب صدر دار
فوج ناگپور تمھارے ساتھہ لڑنے کو آیا ہی وزیر محمد خان بہادر نے بھی میدان جنگ تھاما
لب پایاب نربدا لڑائی ہوئی سیکڑون ہندو مسلمان مارے گئے غوث صاحب میدان سے
علیحدہ گوشے مین چند آدمیون کے ساتھہ لڑائی کا تماشا دیکھتے تھے چند سوار سکھہ سپاہ بھوپال
سے اوس طرف گئے ناگپور کی فوج مین بھی سکھہ نوکر تھے غوث صاحب نے جانا کہ یہ سوار ہماری
فوج کے ہین اطمینان سے اپنی جگہہ پر کھڑے رہے سواران بھوپال نے غوث صاحب کو
پہچانکر حملہ کیا سر اونکا کاٹ کر روبرو سے میان وزیر محمد خان لاکر رکھا ناگپور کی فوج بھاگی
نواب فتحیاب ہوکر بھوپال آگئے یہان معلوم ہوا کہ رام بول رسالدار راجہ رگھوجی نے چھلپور کا
قلعہ لے لیا ہی وزیر محمد خان نے فی الفور راہ محل چوپکی لی رام بول ہمیشہ لڑکر بھاگ گیا

ان لڑائیون سے والی ناگپور و گوالیار دشمن وزیر محمد خان بہادر کے ہوگئے سنہ ۱۲۱۹ فصلی مین
دونون راجون نے باہم متفق ہوکر بھوپال پر فوج کشی کی جگوا باپو سردار سیندھیہ اور صدیق علیخان
سردار ناگپور نے چار مہینے تک بھوپال کو گھیرا پھر برسات مین فوج ناگپور کی ہوشنگ آباد کیطرف
اور سیندھیہ کی فوج چندیری کیطرف کوچ کر گئی بعد برسات دسہرے کی صبح کو جگوا باپو اور
رام لال اور کرشنا بھاؤ اور وردان سنگہ باون ہزار فوج لیکر اور صدیق علیخان تیس ہزار فوج کے
ساتھ بھوپال پر آئے چار طرف سے شہر کو گھیرا اور چھ مہینے تک گھیرے رہے اس گھیرے مین
بھوپالیون کو بڑی تکلیف ہوئی رعیت شہر چھوڑ کر نکل گئی بہت لوگ فاقے سے مر گئے تھوڑے
آدمی رہگئے توپون کے گولون سے شہر تباہ ہوگیا دشمنون کے مورچے پاس آلگے وزیر محمد خان
بہادر نے نواب غوث محمد خان سے کہا اگر حکم ہو تو مین رایسین کے قلعے کو چلا جاؤن اور وہان
بیٹھکر لڑائی کا سامان جمع کر کے دشمن سے لڑون نواب نے کہا ناگپور اور گوالیار کے ملک کو
تمنے لوٹا اوس سے یہ بلا تمپر آئی خدا پر بھروسا کر کے یہین رہو جب تک جان بدن مین ہی لڑو
میجر سر جان مالکم صاحب بہادر نے اپنی تاریخ مین لکھا ہی کہ مہاراجہ دولت راو سیندھیہ اور
رگھوجی بھونسلیا نے باہم مشورہ کر کے چاہا کہ بھوپال لیکر باہم آدھا آدھا بانٹ لین اس لیے
سنہ ۱۸۱۳ء مین دونون نے حملہ کیا جگوا باپو کے ساتھ پچیس ہزار فوج تھی اور وردان سنگہ کے ساتھ
بارہ پلٹن اور تیس ضرب توپ اور رام لال اور کرشنا بھاؤ کے ہمراہ پندرہ ہزار فوج جملہ باون ہزار
سپاہ تھی اور صدیق علیخان کے ساتھ تیس ہزار فوج جملہ بیاسی ہزار سپاہ نے بھوپال کا
محاصرہ کیا بھوپال مین سب گیارہ ہزار فوج تھی نوکران ریاست چھ ہزار ہمراہیان نواب
نامدار خان پنڈارہ سہ ہزار ہمراہیان زمیندار ان رتن سنگہ وغیرہ دو ہزار پندرہ روز تک
یہ فوج قلعے کے اندر سے لڑی سولھوین دن پنڈارے کی فوج نکل گئی پھر غلہ نہونے کی
وجہ سے تین ہزار ایک سو سپاہ رہگئی اوسکو میان وزیر محمد خان بہادر نے یون مامور کیا
ڈونگر سنگہ کے ہمراہ قلعہ کہنہ مین ۲۰۰ سو نفر ہمراہ جی سنگہ دروازہ گنوری پر دو سو نفر ہمراہ باقر علی

دروازہ بہوارہ پر دو سو نفر سید بہنگ کے ساتھ دو سو نفر ہمراہ ملا پیرخان دروازہ اتوارہ پر
دو سو نفر ہمراہ خواجہ بخش چیلہ دروازہ جمعراتی پر دو سو نفر ہمراہ نواب عز محمد خان بہادر دروازہ
پیر پر چار سو نفر ہمراہ کرم محمد خان دروازہ امامی پر دو سو نفر ہمراہ لالہ گلشن رائے کھڑکی میان پیر
پر پانسو نفر ہمراہ ولی محمد خان قلعہ فتح گڑھ مین دو سو نفر ہمراہ ظالم سنگہ بالا قلعہ مین سو نفر
ہمراہ سو جنیان دروازہ فتحگڈھ پر سو نفر ہمراہ میان وزیر محمد خان جو تمام شہر مین پہرتے تھے اور
ہر ایک شخص کی مدد کو پہونچتے تھے پانسو نفر وزیر محمد خان بہادر ہر روز چالیس ضرب غنیم کے
لشکر پر سر کرتے تھے اور وقت حملہ دشمن زیادہ توپ چلاتے اور بندوق کو منع کیا تھا کیونکہ گولی
دشمن کے لشکر مین نہین پہونچتی تھی کشتی پر تالاب کی راہ سے غلہ آتا تھا اور روپیہ کا دو سیر
بکتا تھا داننگا نے اتوارہ کی فصیل کیطرف اور صدیق علیخان نے گنوری کی فصیل کیطرف
حملہ کیا ناگپور کی فوج دروازہ توڑ کر شہر کے اندر گھس پڑی پٹھانیون نے سر راہ کے کوٹھون
پر سے اتنے پتھر اور اینٹ مارے کہ اوسکے صدمہ سے سپاہ ناگپور پریشان ہو کر پھر گئی
اور وزیر محمد خان بہادر اتوارہ سے ہٹے کو منگل وارہ تک بھگا کر گنوری مین آکر دشمنون سے
لڑے اور اونکو بھگا دیا اور عورتون کی ہمت پر آفرین کی اوسوقت غلہ ایک روپیہ نہین ملتا تھا
جس کشتی پر غلہ آتا تھا اوسکو دشمنون نے پکڑ لیا نوبت یہان تک پہنچی کہ ہندوون نے
املی کی چھال اور بیج اور مسلمانون نے چمڑے بھونکر کھائے ماہ فروری سنہ مذکور مین
دان سنگہ نے بہت سے حملے کیے مگر فتح نہوئی پھر رام لال نے تین ہزار فوج لیکر وزیر گنج
پر حملہ کیا سخت لڑائی ہوئی ہزار آدمی مارے گئے اور اوسوقت مین دو روپیہ سیر غلہ میسر
نہین ہوتا تھا اس سبب کل دو سو آدمی شہر مین بچ گئے مرہٹہ کی فوج مین پانچ سیر کا غلہ بکتا تھا
ماہ مارچ سنہ مذکور مین جلوا مر گیا اور اپریل مین ڈونگر سنگہ محافظ قلعہ گنور نے صدیق علیخان کو
ملکر پانسو آدمی غنیم کے قلعے کے اندر بلا لیے وزیر محمد خان نظر محمد خان نے بڑی بہادری
سے تیس سپاہی ہمراہ لیکر دشمن کو بھگا دیا اور ماہ مئی مین صدیق علیخان نے کہا کہ بیٹے

برا خواب دیکھا ہی بھوپالیون پر خدا کی مہربانی ہی انسے نہ لڑنا چاہیے یہ کہکر ناگپور کو چلا گیا سیندھیہ کی فوج بھی سہارنپور کیطرف کوچ کر گئی سات لڑائیان جو بڑے گھیرے کے زمانے مین ہوئین وہ یہ ہین پہلی لڑائی جگوا باپونے تسخیر بھوپال پر کمر باندھکر توپہای قلعہ شکن سے گولے جانب شمال بھوپال اسقدر مارے کہ چند گز فصیل گر پڑی وزیر محمد خان اپنے رفیقون کے ساتھ جمعراتی دروازے کے باہر آئے دیکھا دو پلٹن محلہ وزیر گنج مین پہونچ گئی ہین اسجگہہ دو ضرب توپ چھرہ بھری ہوئی مخفی رکھی تھین جسوقت دشمن کی فوج نزدیک آئی گولہ اندازون نے دونون توپین سر کین تین سو سپاہی غنیم کے لوٹ گئے وزیر محمد خان نے تیس آدمی مارے اور ادھر فقط الف محمد خان وزیر محمد خان کے ماموں مارے گئے اور سید احمد اور احمد علیخان زخمی ہوئے غنیم کی فوج بھاگی مسلمانون نے خدا کا شکر کیا غلہ نہونے سے محصورون پر دو دن کا فاقہ تھا تیسرے روز رتن سنگھ زمیندار ساتن باڑی دو سو بیل گیہون لایا وزیر محمد خان اوس سے خوش ہوئے اور بھاری خلعت اوسکو عنایت کیا دوسری لڑائی جگوا نے تمام فوج سے پیر کے دروازے پر حملہ کیا وزیر محمد خان مع اپنے رفیقون کے قلعے کے باہر کھنڈیرون مین جا چھپے جب غنیم کی فوج نزدیک آئی بندوقون کی باڑھین مارین بہت آدمی غنیم کے مارے گئے غنیم نے انکو گھیر لیا دیوان کاشن پرانے اپنے ہمراہیون سمیت بیساہزاری کی گڑھی سے انکی کمک اسقدر بندوقین اور بان مارے کہ دشمن متفرق ہوگئے وزیر محمد خان نے رہائی پائی جگوا اپنے خیمے کو پھر گیا رام لال راجہ بھاؤ دان سنگھ وغیرہ افسران فوج مرہٹہ نے جگوا کو بہت ملامت کی اور کہا تمنے اتنی فوج سے بھوپال نہ لیا کل دیکھو ہم کسطرح ایک ہلے مین لیتے ہین صبح کے وقت اونے سب سپاہ آراستہ کرکے ہلہ کیا اور بیس سیڑھیان گندے نالے کی فصیل پر اور نو زینے شیر بیگ کی بدررو کے پاس اور پانچ سیڑھیان جمعراتی دروازے کے پاس اور نو سیڑھیان پیر کے دروازے کے پاس فصیل پر لگا کر فوج کے چڑھ جانے کا حکم دیا وزیر محمد خان نظر محمد خان سو سپاہیون سے مقابل ہوئے دستی گولے اور پتھر اور بان اور

بندوق اور توپون کا چھرا اتنا مارا کہ وہ تاب نہ لاکر بھاگے بہادران بھوپال نے بعض سیڑھیون
اوپر کھینچ لیا اور بعض کو توڑ ڈالا اور تلوارین کھینچکر شہر کے باہر ہوئے جو سامنے آیا اوسکو مارا
تیسری لڑائی نواب غوث محمد خان محاصرے سے گھبرا کر ایکدن باہر شہر کے گئے وزیر محمد خان
بھی ہمراہ تھے جب بستان شاہ کے تکیے پر پہونچے مرہٹہ کی فوج خبردار ہوگئی راجہ بھاؤ دس ہزار
پیادے اور پانچ ہزار سوار ہمراہ لیکر مقابلے مین آیا باوصفیکہ ہمراہیان نواب بہت تھوڑے
آدمی تھے وزیر محمد خان نے دشمنون پر حملہ کیا اور تلوارون سے مار کر اونکو ہٹا دیا نواب بھی
زیر فصیل دروازہ اتوارہ گھوڑے پر سوار بہادرون کی بہادری دیکھتے تھے سید خیر اللہ حسینی
متوطن گلبرگہ دکن وزیر محمد خان کے اشارے سے قلعے کے برج پر چڑھگئے اور اپنے ہاتھ
سے اتنی توپین مارین کہ دشمن بدحواس ہوگئے اس اثنا مین شام ہوگئی میان وزیر محمد خان نے
اقبال خان چیلے کو حکم دیا کہ ویران گھرون مین آگ لگا دو کہ دشمنون کو پناہ نہ ملے اور نواب
و میان وزیر محمد خان شام سے صبح تک گھوڑے پر سوار اوس جا کھڑے رہے صبح کی نماز
پڑھکر شہر مین آئے چوتھی لڑائی محمد دین خان نے وزیر محمد خان سے آکر کہا ناگپور کی فوج
گنوری دروازے کیطرف سے فصیل کے نیچے آگئی ہے اور فصیل پر سیڑھیان لگا دی ہین
وزیر محمد خان مع اپنے ہمراہیون کے دوڑے اور فصیل کی جھنگیون سے گولیان مار کر دشمنونکو
پست پا کیا یہ لڑائی ایک گھنٹے تک ہی آخر ناگپور کی فوج اپنی فرودگاہ کو پھر گئی پانچوین لڑائی
میر محمد عاقل مجذوب نے برج شجاع خان معروف بہ سوجی خان پر چڑھکے پتھرون سے کہا
ہمنے تمھین خدا کو سونپا آج تم کہان اور ہم کہان یہ خبر میان وزیر محمد خان کو پہونچی وہ برج
مذکور پر گئے اور تھالی مین پانی رکھی دانے ہلنے لگے معلوم ہوا برج کے نیچے سرنگ لگائی ہی
برج سے آدمیون کو علیحدہ کر دیا صبح کو جگوا بابو کی فوج کنارہ نہر چھوٹے خان پر جمی اور پلٹنین
متصل فصیل آگئین ادھر سے شتابہ سرنگ مین آگ لگا دی سارے پتھر برج کے دشمنون کے
سر پر پڑے سیکڑون آدمی مر گئے فوج دشمن اپنی فرودگاہ کو پھر گئی امان سنگھ پٹیل پرگنہ چھی

مرسلہ میان امیر محمد خان اوسدن دوسو بیل گھولۂ گندم لایا بھوپالی خوش ہوئے شکر خدا کا بجا لائے فاقہ شکنی کی تھوینڈارہ جو پانسو سوار اپنے زیر حکم رکھتا تھا بحکم میان امیر محمد خان غلہ لانے کو مستعد ہوا اور ہر ایک سوار کو ایک ایک تھیلی گندم کی دیکر شبا شب بر فصیل قلعہ کہنہ آیا طلایہ فوج صدیق علیخان کا پھرتا تھا اوسنے کہا خبردار فوج الیسین مدد محصورون کو پاشنہ کوب آتی ہے سواران طلایہ اپنے لشکر کو خبر دینے گئے تھوڑے تھوڑے مقیم سے خالی پاکر قلعے کے دروازے پر آیا میان وزیر محمد خان نے اوسکو قلعے کے اندر لے لیا سبکو خلعت و انعام دیکر رخصت کیا چھٹی لڑائی وزیر محمد خان بہادر طول محاصرہ سے تنگ ہوکر مستان شاہ مجذوب کے پاس گئے اور سپر و تلوار اونکے آگے رکھکر اپنے ضعف و دشمن کی قوت ظاہر کی مستان شاہ نے سپر اور تلوار انکو دیکر کہا آسمان سے بلا آئی تھی بارے خدا نے رحم فرمایا جاؤ لڑو مدد غیب کے منتظر رہو اسی اثنا مین خبر آئی کہ ڈونگر سنگہ محافظ قلعہ کو دشمنون سے ملگیا ہزار آدمی دشمن کے نواب فیض محمد خان کے مقبرے تک آگئے ہین نظر محمد خان بن وزیر محمد خان بہادر نے مع سید حسن پیرزادہ او بخشی بہادر محمد خان و مرزا کلمان بیگ و غلام محی الدین خان فوج مذکور سے مقابلہ کیا اور دشمن کی سپاہ کو بڑی جرأت سے نکال دیا ساتوین لڑائی جب باروت نرہی وزیر محمد خان نے بزبانی مولوی نظام الدین اور قاضی محمد یعقوب کے صدیق علیخان کو جو بپاس اسلام تہ دل سے فتح بھوپال پر توجہ نکرکے جنگ سے چشم پوشی کرتے تھے کہلا بھیجا کہ مین لڑائی سے ہاتھ اوٹھا کر الیسین کو جاتا ہون تم بھی باز ہو چنانچہ اوسدن توپ و بندوق سر نہوئی پھر رات گئے تھوینڈارہ تین سو تھیلی باروت اور دو سو تھیلی آرد اور قند سیاہ اور تماکو کی لایا میان وزیر محمد خان نے باروت پاکر حکم دیا کہ توپ سر کرین گولے توپ کے لشکر جگوا اور صدیق علیخان پر پڑے اوس سے زلزلہ لشکر مین پڑ گیا مولوی اور قاضی آواز توپ سنکر واپس آئے اور وزیر محمد خان سے کہا اگر تمکو لڑنا تھا تو ہمکو صلح کے لیے کیون بھیجا اور ناخوش ہوکر اپنے گھر کو چلے گئے جب باروت ہو چکی پھر فکر ہوئی ایک بوڑھے آدمی نے وزیر محمد خان بہادر سے کہا کہ میرا باپ جو نواب یار محمد خان کا آبدار تھا یہ کہتا تھا

که نواب نے قلعے کے فلان برج مین کوئی چیز رکھی ہی نہین معلوم کیا ہو وزیر محمد خان نے جو برج کا
مُنہ کھولا وہان ایک تہ خانہ نکلا اوسمین پانسو بدرے باروت کے نکلے پھر توپ اور بندوق
چلنے لگی طول محاصرہ سے ہوا متعفن ہوگئی غنیم کے لشکر مین بہت آدمی بیمار ہوگئے اور بسبب نہ
گھاس ملنے سے گھوڑے دُبلے ہوگئے سپاہ بیدل ہوگئی صدیق علیخان بخیال خواب یہ ہولناک
ناگپور کو چلا پس جگوا بابو غیرت سے الماس کھا کر مرگیا لشکریون نے اوسکو اسلام نگر کے
پاس جلا کر گوالیار کی راہ لی بھوپالیون نے محاصرے سے نجات پائی ان لڑائیون مین محمد خان
اور اونکے دونون بیٹون کی ثابت قدمی و شجاعت فطری و بہادری ضرب المثل ہوئی دولت راو
سیندھیہ اپنی فوج سے ناخوش ہوا اور سرجان بٹس فرانسیس اور جسونت راو مرہٹہ کو معہ
فوج دیگر بھوپال بھیجا وزیر محمد خان نے اختلاط صاحب بہادر سے نقل عہدنامہ کرنیل کلوز صاحب
بہادر مع تحفہ و ہدایا مصحوب مولوی نظام الدین و قاضی محمد یعقوب دہلی کو بھیجکر مدد چاہی اور
خود فراہمی غلہ مین مصروف ہوئے اتفاقاً درمیان دونون افسر فوج سیندھیہ کے مخالفت ہوئی
سپاہ سیندھیہ مین ایک دوسرے سے لڑ کر پایا بھوپال بچ گیا ان دنون سفیر نے دہلی مین
پہونچکر نامہ و تحفہ گذرانا کرنیل صاحب بہادر نے اوسکا جواب شافی لکھا اور راجہ سیندھیہ
بایماے صاحب بہادر مدعی تعرض بھوپال سے باز رہے جب ان تردداتسے فرصت
ہوئی وزیر محمد خان بطور دورہ سیہور کی سمت ہوکر چند راسے لڑ کر چھیپانیر گئے کریم محمد خان
محمد دین خان خانساماں کو بسفارت راجہ ناگپور کے پاس بھیجا کہ دشمنی زائل اور دوستی
حاصل ہو وہ ناگپور کیطرف گئے وزیر محمد خان چھیپانیر سے رائسین مین آئے جب برسات
ہوگئی بطور دورہ فراون کو گئے وہان سے بیمار ہوکر دیہرے مین آئے سولہوین ربیع الاول
سنہ بارہ سو تیئیس ہجری روز شنبہ کو بعارضہ تپ انتقال کیا حکیم شہزاد مسیح بیٹے نے بخیال نجابت
نے جنازہ اونکا بھوپال کو بھیجا اور مع فوج اور اثاثہ خود بھی بھوپال کو آئے جانب شمال بھوپال
باغ مین اونکو دفن کیا اونکی اکیاون برس کی عمر تھی اونیس برس کا وقت بھوپال کی اونکے

دونکے آخر زمانے مین روشن الدولہ کمک صاحب بہادر و تہور جنگ ناصر الملک انتظام الدولہ جنرل برون صاحب بہادر مظفر جنگ و جنکنس صاحب بہادر و نواب گورنر جنرل لارڈ منٹو صاحب بہادر و مستر مٹکاف صاحب بہادر و کرنیل سمویل صاحب بہادر وغیرہ صاحبان عالیشان بہادر سے بواسطہ تحریر روابط اتحاد و ضوابط وداد نے استحکام اور رونق پائی چنانچہ بعض خرائط و خطوط اونکے دفتر ریاست مین موجود ہین فقط

فصل ۶ چھٹی نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان کے حال مین

وزیر محمد خان بہادر کے دو بیٹے تھے بڑے امیر محمد خان انھون نے اپنی عالی ہمتی سے ریاست پر التفات نکیا چھوٹے بیٹے نظر محمد خان بہادر رئیس ٹھہرے نواب نظیر الدولہ بہادر خطاب پایا اونھون نے تھوڑے دنو مین ملک و فوج کا اچھا انتظام کیا پہلے بسفارت مولوی نظام الدین ریذیڈنٹ صاحب بہادر شاہجہان آباد سے اپنے تعہد کے مقدمے مین سرکار انگلسیہ سے کوشش کی اور حکام انگلسیہ کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے نواب غوث محمد خان جو بعد لڑائی جگواہ کے وزیر محمد خان سے مغلوب ہوکر خانہ نشین و بے اختیار ہو گئے تھے اسوقت مین بالکل اونکی حکومت جاتی رہی اور تھوڑی جاگیر پر جو اونکے خرچ کیواسطے مقرر ہوئی تھی اونھون نے قناعت کی بائیسوین ۲۲ ربیع الآخر سنہ ۱۲۳۲ بارہ سو بتیس ہجری کو جمعے کے دن انکی شادی گوہر بیگم دختر نواب غوث محمد خان سے ہوئی جب سپاہ انگریزی بسرکردگی جنرل آدم صاحب بہادر واسطے استیصال پنڈارہ کے ہوشنگ آباد مین آئی نواب نظیر الدولہ بہادر نے حکیم شہزاد مسیح کو اونکے پاس بھیجا اور فوج انگریزی کی مدد پر کمر باندھی جب فوج نربدا سے اوتر آئی انھون نے راہسین مین جاکر جنرل صاحب بہادر سے ملاقات کی اور حکیم شہزاد مسیح کو کئی سو سوار و پیادے دیکر ہمراہ کیا حکیم مقام کوٹہ تک گئے غلبۂ مرہٹہ اور طول محاصرۂ جگواہ سے یہہ ملک بے چراغ تھا اوسپر بھی زیادہ بارہ لاکھ روپیے نقصان اوٹھاکر اکیاون لاکھ روپیہ کا زیور و جواہر بیچکر انگریزی فوج کی مدد کی اوسدن سے انکی دوستی و خیر خواہی حکام انگلسیہ کے دلپر نقش ہوگئی اوسکے جلدو مین پانچ پرگنے اور قلعہ اسلام نگر باسند ال تمغا انکو حکام انگلسیہ سے ملا بائیسوین محرم

۱۲۳۵ بارہ سو پینتیس ہجری دن جمعرات کو ابطریق سیر و شکار قلعہ اسلام نگر کو گئے آخر پر دہ اپنی حرم سرا مین سوتے ہی کان کو بھرے تمنچے سے کھلایا وہ چل گیا گولی سر سے نکلکر دیوار مین لگی انتقال ہوگیا دوسری روایت ہی کہ وہ نواب سکندر بیگم صاحبہ اپنی بیٹی کو زانو پہ کھلاتے تھے پہلو مین تمنچہ بھرا ہوا رکھا تھا فوجدار محمد خان اونکے سالے نے کہ ہشت سالہ تھے تمنچا اوٹھالیا وہ اونکے ہاتھ سے عمدا یا سہوا سر ہوگیا گولی انکے سر سے نکل گئی یہ روایت بہت صحیح ہی اسلیے کہ تاریخ انگریزی میجر ولیم ہاف صاحب بہادر مین لکھی ہی پھر کیف تین برس نو مہینے چھہ دن اونھون نے حکومت کی اٹھائیس برس کی عمر مین رحلت فرمائی بڑے باغ مین نزدیک بدر خود مدفون ہوئے وہان اونکا مقبرہ ہی یہہ چار مصرع اوسپر کھدے ہین قطعہ

نظیر الدولہ آن یکتای عالم شہادت از تمنچہ یافت ناگہ
پی سال فاتش گفت ہاتف صد یک از نظیر الدولہ شد آہ

جو عہد نامہ نواب نے اور سرکار انگلسیہ سے ہوا تھا نقل اوسکی یہہ ہی دفعہ اول دوستی اور یکجہتی درمیان سرکار کمپنی بہادر اور نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان بہادر اور انکی اولاد کے ہمیشہ نسلا بعد نسل و بطنا بعد بطن قائم رہیگی اور دوست دشمن ایک جانب کے دوست دشمن دونو جانب کے ہوونیگے دفعہ دوم حفاظت ریاست و ملک بھوپال کی ذمہ صاحبان انگریز نے لی دفعہ سوم نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان بہادر اور اونکی اولاد نسلا بعد نسل اور بطنا بعد بطن اطاعت و رفاقت سرکار کمپنی انگریز بہادر کی کرینگے اور دوسری سرکارون اور سردارون سے کچھہ سروکار نرکھینگے دفعہ چہارم نواب موصوف نسلا بعد نسل اور بطنا بعد بطن بے مرضی و اطلاع سرکار انگریزی کے سوال جواب کسی سردارون اور سرکارون سے نکرینگے مگر دوستانہ سلسلہ خط خطوط کا دوستون اور برادرون کے ساتھہ جاری رکھینگے اور مقدمات ضروری مین نوشت خواند زمینداران اور گرد نواح کے رئیسون کے ساتھہ کرینگے دفعہ پنجم نواب موصوف نسلا بعد نسل و بطنا بعد بطن کسی کے ساتھہ جھگڑا فساد نکرین اگر اتفاقا کسی کے ساتھہ ہو بھی جاوے تو فیصلہ اوسکا از روے انصاف کے اہالیان

سرکار انگریزی کرین دفعہ ششم چھہ سو سوار اور چار سو پیادے عند الطلب سرکار بھوپال سے
سرکار انگریزی مین حاضر ہووین اور بضرورت کیوقت ساری فوج سوائے اوسکے جو واسطے انتظام
درکار ہو شامل افواج سرکار کمپنی ہوئے دفعہ ہفتم کچھہ ممانعت آمد و رفت فوج انگریزی کی ملک بھوپال
مین نہووے وقت ضرورت کے چھاونی بھی اوس ملک مین کرین اور واسطے اوسکے نواب صاحب موصوف
اور اونکی اولاد نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن اقرار کرین کہ وقت درخواست کے قلعہ نظر گدھ یا گاگا نوہ
یا دو ہزار گز زمین قلعہ مذکور کی گرد نواح کی واسطے چھاونی و ذخیرے کے سرکار انگریزی کو دیوین
اور تاکید کیجاوے کہ ملک بھوپال مین فوج کی آمد و رفت سے کچھہ نقصان نہوگا دفعہ ہشتم
نواب موصوف نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن بہم پہنچانے غلہ و اجناس مین واسطے لشکر سرکار
انگریزی کے حتی المقدور اپنے مدد کرین اور واسطے فوج کے جس قسم کی ضرورت پڑے اوسکے
خریدنے مین ملک نواب صاحب یا چوکیات راہ مین کچھہ محصول لیوین دفعہ نہم نواب صاحب
موصوف اور اونکی اولاد نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن مالک اور مختار اپنے ملک کے ہین اہلیان سرکار
انگریزی اوسمین کسیطرحکا دخل نہ دیوین دفعہ دہم جو نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان بہادر نے
پنڈاروں کی تنبیہ مین کوشش کی اور ملک و مال اپنا براہ وفاداری تصرف مین لائے سرکار انگریزی
نے اسواسطے کہ خوبی اس کام کی تمام عالم پر ظاہر ہوئے واسطے مد خرچ فوج مقررہ پانچ پرگنے
آشٹہ اچھاور سیہور دوراہہ دیپی پورہ نواب صاحب کو عطا کیے کہ حکومت محالات مذکور
کی منحصر نواب صاحب موصوف اور اونکی اولاد پر نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن ہمیشہ ہے دفعہ یازدہم
یہہ عہدنامہ گیارہ دفعات کا مقام رایسین مین بمہر و دستخط کپتان جوساتھہ اسٹورٹ صاحب بہادر
اور میان کرم محمد خان بہادر اور حکیم شہزاد مسیح کے مرتب ہوا کپتان اسٹورٹ صاحب بہادر اقرار
کرتے ہین کہ تین ہفتہ مین اس عہدنامے پر نواب گورنر جنرل بہادر کی مہر و دستخط کرا کر نواب موصوف
کو دیوینگے اور میان کرم محمد خان اور حکیم شہزاد مسیح یہہ اقرار کرتے ہین کہ ہم دو دن مین نواب نظیر الدولہ
نظر محمد خان بہادر کی مہر و دستخط اس عہدنامے پر کروا دیوینگے مورخہ چھبیسوین فروری سنہ ۱۸۱۸ع

مطابق انیسوین شہر ربیع الآخرہ سنہ ۱۲۳۳ ہجری اور بعد معاہدہ سرکار انگریزی رہنا پولیٹکل اجنٹ صاحب
بہادر کا سیہور قصبہ سیہور مین حسب مرضی حکام انگلسیہ مقرر ہوا اور ایک قطعہ زمین چھاونی کے
لیے محدود کی گئی اور ہزار سوار و پیادہ مطابق عہدنامے کے فوج بھوپال سے زیر حکم اجنٹ صاحب
بہادر بھوپال سیہور مین مقیم ہوئے یہہ فوج ماہ بماہ تنخواہ ریاست سے پاتی تھی عہد نواب قدسیہ بیگم صاحبہ
سنہ ۱۲۳۳ فصلی مین ایک لاکھ سی ہزار روپیہ سالانہ بابت تنخواہ فوج سرکار انگریزی کو ریاست سے
نقد دینا قرار پایا اور نام اوسکا کنٹنجنٹ بھوپال ٹھہرا پھر نواب جہانگیر محمد خان بہادر مغفور کے عہد
سنہ ۱۲۵۰ فصلی مین دس ہزار روپیہ سالانہ اضافہ ہوا اور سنہ ۱۲۶۰ فصلی مین بعہد مختاری نواب سکندر بیگم صاحبہ
دو لاکھ روپیہ سالانہ مقرر ہوگیا اور دستاویز حکام انگلسیہ اس عبارت سے شامل عہدنامہ ہوئی کہ
دفعہ ششم عہدنامہ منعقدہ مابین نواب صاحب بھوپال و سرکار کمپنی انگریز بہادر کہ ۱۸۱۸ء مطابق
سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین زیب توثیق پایا ہی مشروط ہی کہ ریاست بھوپال ایک فوج مقدار ششصد سوار
و چہارصد پیادہ واسطے بجا آوری خدمات سرکار کمپنی انگریز بہادر کے ہمیشہ موجود و مستعد رکھیگی
بعدہ برضامندی طرفین یہہ امر مستقر ہوا کہ فوج مرقومہ بالا خاص تحت حکومت عالی سرکار انگریز بہادر
کے ہے اور بعوض سپاہ مذکور زر نقد چونکہ ہشت فوج سوار و پیادہ و سلاح و توپخانہ کو کافی ہو مقرر ہوو
اور تعین مقدار زر نقد کا ہونا مناسب ہی بیگم صاحبہ فرمانرواے ریاست بھوپال نے مبلغ
دو لاکھ روپیہ سالانہ جو دینا چاہا اور نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے قبول فرمایا اسواسطے
از روی عہدنامہ ہذا شرط و عہد کیا جاتا ہی کہ ابتداے اول جولائی سنہ ۱۸۴۹ع سے ہمیشہ دو لاکھ
روپیہ مخزنہ بھوپال مقرر رہیگا اور سوا اسکے اور روپیہ کا مطالبہ ریاست بھوپال سے بموجب
دفعہ ششم عہدنامہ نہوگا اور نقل سند سہام نگریہ ہی جو تمہارا اخلاص و محبت لیے نواب
مارکویس ہیسٹنگ گورنر جنرل صاحب بہادر کے بوجہ احسن نقش ہی اسلیے نواب صاحب ممدوح نے
واسطے اظہار خوشی خود مشاہدہ تمہارے ترددات نمایان اور جانفشانی وفاداری تمہاری
فوج کی جو اندنون مین وقت پیشی مہمات ضلع مالوہ مین اس سرکار کے لشکر مین شامل ہوکر ظاہر

ہوئے ایسا تجویز کیا ہے کہ قلعہ اور شہر اسلام نگر مع اوسکے ملحقات کے جو اگلے زمانے مین تمہارے بزرگون کے
قبضے مین تھا بسبیل آل تمغا کے نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن تمکو مرحمت ہووے چنانچہ موافق اوسکے
نواب صاحب بہادر ممدوح نے قلعہ اور شہر مع مضافات اوسکے تمکو اور تمہاری اولاد و احفاد کو ہمیشہ کیواسطے
عنایت کیا یقین ہے کہ تم بھی بمقابلہ اس عطیہ کے زیادہ اس سے مراسم دوستی و خیر خواہی مین وف ہو فقط
سوم اکتوبر ۱۸۱۸ء مطابق بائیسوین ذیحجہ ۱۲۳۳ ہجری موافق ۱۲۲۶ فصلی کنوار سدی تیج سمت ۱۸۷۵ اور روز شنبہ

فصل ساتوین بیان عہد حکومت نواب گوہر بیگم صاحبہ قدسیہ مین

بعد انتقال نواب نظیر الدولہ میان کرم محمد خان بہادر حکیم شہزاد مسیح نے مشون
سیجنری صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال گوہر بیگم صاحبہ کو مختار ریاست بھوپال
قرار دیا اور خود بطور نیابت بندوبست ریاست مین مشغول ہوئے اور منظوری صدر مہر نواب
قدسیہ بیگم کندہ کروایا جس دن انتقال نواب نظیر الدولہ بہادر کا ہوا نواب قدسیہ بیگم اٹھارہ برس
چھ مہینے چودہ دن کی تھین اور نواب سکندر بیگم ایک برس تین مہینے کی نائبان ریاست نے
باتفاق سلیے پولٹکل اجنٹ صاحب بہادر مذکور یہہ تجویز کی کہ جو شخص شوہر انکا ہو وہی رئیس
ٹھہرے نواب غوث محمد خان کے سوا بچے تھے آٹھ پسر آٹھ دختر نام اونکے یہہ ہین
نواب معز محمد خان میان فوجدار محمد خان حاتم محمد خان بہادر محمد خان عاقل محمد خان اکبر محمد خان
اوج محمد خان امراؤ محمد خان سردار بی بی صاحب بیگم وزیر بی بی لاڈو بی بی حمیت بی بی
امانت بی بی عوض بی بی نواب بیگم صاحبہ قدسیہ گوہر بیگم صاحبہ اور نواب غوث محمد خان کا
انتقال تیئسوین محرم ۱۲۳۴ ہجری کو ہوا پھر بمشورہ اجنٹ صاحب بہادر نواب منیر محمد خان
بن میان امیر محمد خان بن میان وزیر محمد خان سے اقرار نامہ اطاعت نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کا اور
اونکے والد سے اقرار نامہ عدم مداخلت امور ریاست کا لیکر تجویز منگنی نواب سکندر بیگم صاحبہ
کی اونکے ساتھ ہوئی بعد اوسکے جب اونکو بوجہ نامردی کے اکثر ترک نسبت کرنا چاہا تو وہ آمادہ جنگ
ہوئے حکیم شہزاد مسیح نے چہارم ربیع الآخر ۱۲۳۴ ہجری لشکر کی بخشی بہادر محمد خان آدھی رات کو

فوج بر سہم شجاعون اونیز بھیجی چار دن تک خانہ جنگی و خونریزی باہم ہوتی رہی طامس ہربرٹ مانک صاحب بہادر ایجنٹ بھوپال نے نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کو لکھا مین تمھارے پاس آتا ہون اور کپتان جانشین صاحب فی الحال سیہور سے بھوپال مین آکر اس فساد کو موقوف کرینگے آپ بھی ایسی کوشش کرنا کہ قبل میرے پہونچنے کے یہ نزاع دور ہو جاوے القصہ جب منیر محمد خان صاحب نے زمانہ مخالف دیکھا لڑائی موقوف کی انکی جاگیر چالیس ہزار روپیہ سال کی مقرر ہوئی پھر نواب جہانگیر محمد خان بہادر اونکے چھوٹے بھائی سے تجویز اہالی ریاست و پولٹکل ایجنٹ بہادر شادی نواب سکندر بیگم صاحبہ کی ٹھہری انکا لقب نواب نظیر الدولہ شمشیر جنگ بہادر تھا دولہ نواب کہلاتے تھے اس اثنا مین حکیم شہزاد مسیح کا چوبیسوین جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۵۲ ہجری مطابق سنہ ۱۲۴۴ فصلی یکم جنوری سنہ ۱۸۳۷ء کو بمرض درد اعضا اور تنفس کے بیالیس برس کی عمر مین انتقال ہوا نواب بیگم صاحبہ قدسیہ نے بسعی ولکنس صاحب بہادر مولوی عبد القادر و ملا شہاب الدین کو واسطے تربیت نواب صاحب کے مقرر کیا اور میر فضل علی بتجویز ایجنٹ صاحب بہادر معلم ٹھہرے جب اونکی بدلی ہوئی بجاے اونکے الویس صاحب بہادر آگئے اونھون نے سرکار بزرگ کو لکھا کہ آپ نواب صاحب کو کب صدر نشین کرینگی اونھون نے لکھا کہ جب اونھیں بیس برس کی ہونگے پھر سنہ ۱۲۵۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۸ء ماہ جنوری مین لارڈ اکلنک گورنر جنرل بہادر کلکتہ سے ساگر مین تشریف لائے نواب دولہ صاحب بہادر نے ساتھ کریم محمد خان مدار المہام اور دیوان خوشوقت راے کے بڑے تجمل کے ساتھ ساگر مین جاکر ملاقات کی اور خلعت پایا اور درخواست حصول اختیار ریاست و نکاح کی کی لارڈ صاحب بہادر نے میجر الویس صاحب بہادر کو حکم دیا کہ نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کو فہمایش کر کے نواب صاحب کا نکاح کرا دو اور بمقدمہ اختیار ریاست کے کہا ابھی تم ذرا صبر کرو جب نواب دولہ صاحب ساگر سے بھوپال آئے نواب قدسیہ بیگم صاحبہ یہ گفتگو سنکر بہت ناخوش ہوئین اور سعد اللہ خان و ابراہیم خان وغیرہ کو اپنا بدخواہ سمجھکر

شہر سے نکالا کرم محمد خاں نے ابتدائے سنہ [illegible] ہجری میں انتقال کیا نواب قدسیہ بیگم صاحبہ
نے اول میاں فوجدار محمد خاں اپنے چھوٹے بھائی کو نائب کرنا چاہا پھر خوشوقت راے
کو خطاب راجگی دیکر عہدہ نیابت دیا علی شاہ کالیخان محمد تراب خان وغیرہ راجہ کے مقرب
تھے اور حکیم غلام حسین خان اور حکیم بہار علیخان نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کے حضور میں تقرب کلی رکھتے
تھے پھر جوالیس صاحب کی بدلی اجمیر کو ہوئی اونکی جگہہ پھر لان سلٹ ولکنس صاحب بہادر آئے
اور بمقدمہ نکاح حسب ایمائی سابق لارڈ صاحب بہادر بسلسلہ جنبانی کی اٹھارویں ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۵۰ ہجری
مطابق سنہ ۱۲۴۲ فصلی اور ۱۷ اپریل سنہ ۱۸۳۵ء روز جمعہ کو آپس میں نکاح ہوا تھوڑے دن کے
بعد نواب صاحب نے حکومت چاہی ولکنس صاحب بہادر نے بطریق فہمایش اس مقدمے میں
نواب بیگم صاحبہ سے گفتگو کی راجہ خوشوقت راے نے مستغیثان کے مقدمات پیش کر کے اصلاح
نواب صاحب فیصلہ کرنا شروع کیا یازدہم ربیع الآخر سنہ ۱۲۵۲ ہجری کو بتقریب عرس شیخ عبد القادر
گیلانی کے روشنی چراغان ہوئی سب بھائی بند وغیرہ افسران فوج جمع ہوئے ہمیر سنگہ نے
نواب سکندر بیگم صاحبہ سے کہا نواب صاحب نے تمہارے اور نواب قدسیہ بیگم کے قتل کیواسطے خفیہ لوگونکو
جمع کیا ہے اور سعد اللہ خان مخروج ریاست بھی مع گروہ ولائتیان متصل باولی جنید خان خیاط
قریب شہر منتظر اشارہ ہی وہ یہہ خبر سنکر بعد ادائے رسم فاتحہ مع نواب قدسیہ بیگم صاحبہ اپنے
محل کو چلی گئیں اور کالیخان کو مع تیس نفر سواران بیگہ نوکران خاص رسالہ حکم دیا کہ نواب دولہ
صاحب بہادر کی حفاظت کرو کہیں جانے ندو اور مستجاب خان اور ٹھاکر ہمیر سنگہ نے نواب
نواب کو مقید کر دیا اور میر نور علی کو ایک سو سوار دیکر سعد اللہ خان کی گرفتاری کے لیے روانہ
کیا اور اندر باہر محل نواب دولہ صاحب بہادر کے پہرے مقرر کر دیے نواب نظر بند ہوگئے
اور پچاس نوکر اونکے اوسوقت بھوپال سے نکالے گئے انور علی تا سرحد ریاست متصل
بھیلسہ جا کر پھر آئے اور بعض نوکران ریاست باشتباہ سازش و آمیزش برطرف اور شہر بدر ہوگئے
لالان سلٹ ولکنس صاحب بہادر نے بکمر اس جھگڑے کے دور ہونے کو لکھا مگر کچھ نہوا تب

میان امیر محمد خان بہادر اور نواب منیر محمد خان اور اسد علیخان ماموں نواب صاحب سیہور کو گئے
اور بمقدمہ رہائی نواب صاحب گفتگو کی اور چند صد سوار و پیادہ نوکر رکھے اور غفور خان کو دو گھوڑے
دیکر بھوپال بھیجا وہ سر شام چہارشنبہ بیسویں ذیحجہ ۱۲۵۳ ہجری کو قریب شہر مولوی ضیاء الدین کے
مزار پر ٹھہرا اور نواب صاحب کو خفیہ اطلاع کی پہر رات گئے وہ اور میر اسد علی تبدیل ہیئت
کر کے کوچہ بھوپال تک پیادہ پا گئے وہاں سے ایک گھوڑے پر نواب صاحب دوسرے پر
میر اسد علی سوار ہو کر سیہور روانہ ہوئے دو گھنٹے میں دس کوس طے کر کے آدھی رات کو وہاں
پہنچے اجنٹ صاحب بہادر کوٹھی سے نکل آئے اور بڑی تعظیم سے ملے گیارہ ضرب توپ
سلامی کی سر ہوئیں نواب صاحب نے بمشورہ اپنے والد اور بھائی اور ماموں کے مہاجنوں
سے قرض لیکر کئی ہزار سپاہ نوکر رکھی اور سیہور سے نکلکر عاملان بیگم صاحبہ کو دوراہے
دیپی پورہ چھپرکھیڑہ سے بیدخل کر کے اپنا قبضہ کیا اسوقت اجنٹ صاحب بہادر نے
پھر بیگم صاحبہ کو لکھا کہ اگرچہ میں تمہاری ریاست میں مداخلت نہیں کرتا لیکن دوستانہ
رفع فساد کے لئے تم کو کہتا ہوں اور پھر بیگم صاحبہ کیطرف سے راجہ خوشوقت رائے اور حکیم
غلام حسین خان اور نواب صاحب کیطرف سے اسد علیخان اور میر واصل علی اجنٹ صاحب
بہادر کی کوٹھی پر جمع ہوئے بیگم صاحبہ کے وکیلوں نے کہا کہ نواب دس برس تک ہمارے
زیر حکم رہیں پھر رئیس ہوں نواب صاحب کے وکیلوں نے تین برس تک اطاعت قبول کی لیکن
گفتگو طے نہ ہوئی ہر ایک واپس گیا جلسہ سے ناامیدی ہوئی نواب صاحب نے شہامت خان
قلعہ دار آشٹہ کو اپنا مطیع کر کے قلعہ لے لیا یہ خبر بیگم صاحبہ کو پہنچی راجہ خوشوقت رائے کو
فوج دیکر بھیجا لالہ چمنا تھ محکمہ اجنٹی سے وقائع نگاری پر مامور تھے اکیسویں ربیع الآخر
۱۲۵۴ ہجری کو فوج بھوپال موضع غلی کے میدان میں آشٹہ سے دو میل پر پہنچی نواب صاحب
سعد اللہ خان کا لشکر میر اسد علی فاضل محمد خان جاگیردار آشٹہ بانی میر واصل علی ماما
ابراہیم خان اور تمام سپاہ کو لیکر قلعہ سے نکلکر صف آرا ہوئے میر واصل علی ماما ابراہیم خان

راجہ کے پاس پیغام لاکے کہ لگے نہ آؤ پیچھے جاکر موضع کوٹھری مین ٹھہرو جو کچھہ تمکو کہنا ہو
کہلا بھیجو راجہ نے کہا سپاہ ہماری بھوکی پیاسی منزل پر آئی ہی اسوقت پھر نہین سکتی تم
جاؤ مین پنپاس ندی کے کنارے پر مع فوج ٹھہرتا ہون کل جو کچھہ مناسب جانونگا کہلا بھیجونگا
یہہ دونون شخص پھرے اسمین ایکطرف سے بندوق سر ہوئی دونون لشکر مین لڑائی ہونے لگی
توپ بندوق چلنے لگین کانسنگہ نے راجہ پر گھوڑا اوٹھایا سواران بھوپال نے مقابل ہوکر
اوسکو مارا اور سر کاٹ کر راجہ کے پاس لائے راجہ نے بیگم صاحبہ کے پاس بھیجدیا پھر
سعد اللہ خان نے مع ولائتیون کے سپاہ بھوپال پر حملہ کیا بخشی ارادت خان افسر فوج بھوپال
کو زخمی کر کے پھر گیا غرضکہ قریب تین سو سوار و پیادہ کے ایک گھنٹے مین مارے گئے نواب صاحب
کی سپاہ تو بلا زم پریشان ہوئی مگر نواب صاحب بڑے استقلال سے میدان مین کھڑے رہے
ملک حیدر خان جو فوج بھوپال مین بہادر اور مشہور سوار مشہور تھا نواب صاحب کے مقابلے مین
آیا اوسکا حملہ بچا کر نیزے سے اوسکو ہلاک کیا علی شاہ غلام شاہ مظفر حسین ظہور اللہ حکیم
بہار علیخان وغیرہ افسران بھوپال نے قدم آگے بڑھایا نواب صاحب آہستہ آہستہ بلا تشویش
قلعے مین چلے گئے راجہ اپنا لشکر لیکر کنارہ ندی پنپاس متصل قلعہ جا اوترے چھبیسوین
ماہ مذکور کو چند افسر بھوپال تھوڑے سوار و پیادہ سے محلہ نظر گنج آشٹہ پر حملہ لائے خفیف
لڑائی ہوئی چالیس آدمی مارے گئے محلہ نظر گنج لٹگیا بھوپال کے لشکر کو بسبب موسم بارش
بہت تکلیف ہوئی بیسوین جمادی الاولی سنہ ۱۲۵۲ ہجری مطابق تیئسوین اگست سنہ ۱۸۳۶ع کو
ندی پنپاس پر آئے لشکریان بھوپال کا بہت نقصان جنس و مال ہوا اسی اثنا مین خط مگناٹن
صاحب بہادر سکتر نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کلکتے سے بمقدمہ رفع فساد بنام
ولکنس صاحب بہادر اجنٹ آیا اونھون نے بینی پرشاد میر منشی اجنسی کو آشٹہ بھیجا
منشی نے راجہ سے کہا تم بھوپال جاؤ راجہ نوین جمادی الآخر سنہ ۱۲۵۲ ہجری مطابق دسوین
ستمبر سنہ ۱۸۳۶ع کو لشکر سمیت بھوپال کو آئے نواب صاحب اپنی سپاہ سمیت سیہور کو چلے

آشتہ مین گردھاری لال نام مرسلۂ اجنٹ صاحب بہادر عامل ہوا بعد چندے اجنٹ صاحب بہادر مع فوج انگریزی مقیم سیہور وغیرہ بھوپال مین آکر متصل باغ وزیر محمد خان ٹھہرے اور بیگم صاحبہ سے کہا عہد و پیمان سے پھر جانا مناسب نہین نواب گورنر جنرل صاحب بہادر فرماتے ہین کہ آپ ریاست نواب جہانگیر محمد خان صاحب کو سپرد کر دو اور اپنے جان و مال و عزت و جاگیر کا حین حیات تک سرکار کمپنی بہادر کو نگہبان جانو بیگم صاحبہ نے چار ناچار منظور کیا اجنٹ صاحب بہادر اس بات سے بہت خوش ہوئے اور آٹھ سو سولہ موضع جنکا حاصل چار لاکھ اٹھانوے ہزار چھ سو پیالیس روپیہ پیشش آنہ تھا اور پہلے سے آمدنی اونکی صرف بیگم صاحبہ مین آتی تھی اونکی جاگیر مین مقرر کر دیے اور اجنٹ صاحب نے کچھ بیس ہزار کی جاگیر ریاست سے ویکٹوریہ دلوا دی

فصل آٹھوین بیان مین حکومت نواب جہانگیر محمد خان بہادر شمشیر جنگ تا سانحہ وفات

غرۂ رمضان سنہ ۱۲۵۳ ہجری کو نواب صاحب بہادر بتجویز صدر بورڈ کے لارڈ سالٹ ولکنس صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ وغیرہ ارکان بھوپال صدر نشین ہوئے اسد علیخان ماموں اونکے نائب ریاست میر جمال علی وکیل ٹھہرے اسیطرح سب رفیقون کو اچھے اچھے عہدے ملے چند روز نواب سکندر بیگم صاحبہ سے اتفاق رہا وہ جاتا رہا ہو گئین پھر آپسمین لوگون نے شکر رنجی کرا دی شب پنجشنبہ دوم ماہ صفر سنہ ۱۲۵۵ ہجری کو اونکو بسبب غیرت عاشقانہ پردگی کہ خلاف شرع ہو اور خصوصاً پٹھانون کو اوس سے بڑی عار ہے صاحبہ موصوف کے ہاتھ پر تلوار ماری چار ٹانکے آئے ہفتم صفر روز دوشنبہ کو وہ زخمی ہو کر ہمراہ نواب بیگم صاحبہ کے مع جملہ ملازمان اسلام نگر کو چلی گئین اٹھارھوین صفر کو منشی جمال الدین خان اندور گئے محمد شفاعت جراح کو علاج کے لیے لائے زخم اچھا ہوا دسوین ربیع الاول کو غسل صحت کیا ششم جمادی الاولیٰ سنہ ۱۲۵۴ ہجری کو اسلام نگر مین میری ولادت ہوئی نواب صاحب بہادر کو شوق سیر و شکار بہت تھا اونکی سخاوت و داد و دہش سے کوئی مقیم و مسافر محروم نرہا سنہ ۱۲۵۶ ہجری مین محلہ جہانگیر آباد آباد کیا جس شخص نے وہان مکان بنایا اوسکو خزانے سے روپیہ عنایت فرمایا اہل علم کو جمع کیا ہر فن کے آدمی کی قدردانی کی

جیحان فنون سپاہگری مین بے مثل تھے لیکن عین جوانی مین مبتلای ضعف معدہ وغیرہ امراض ہوے حکیم وارث علیخان معالج تھے کچھ فائدہ نہوا اسلئے اور نواب سکندر بیگم صاحبہ نے آکر اونکی عیادت کی پھر اسلام نگر کو پلٹ گئے اٹھائیسوین ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۰ ہجری کو چھبیس برس کی عمر مین اونکا انتقال ہوا نور باغ مین مدفون ہوے میانہ قد باریک اندام سپید رنگ خوبصورت خوشخو نامجو شہسوار مشاق شمشیرزن شیر افگن نیزہ باز تفنگ انداز موزون طبیعت خو کردہ سخاوت تھے ریش خشخاشی رکھتے تھے اور سر پر بال تھے شعر اچھا کہتے تھے یہ شعر اونکے ہین اشعار

محشر کا تماشا دل مائل نے دکھایا	کانون سے جو سنتے تھے وہ اس دل نے دکھایا
ہم سے پہ دیکھ اپنے اس آغوش تہی کو	گرد اپنے جو ہالہ مہ کامل نے دکھایا
گشتہ ہوئے ہم جو کھلا زلف کا عقدہ	کیا پیچ اب اس عقدہ مشکل نے دکھایا
پتھر کو ہوا زخم جگر سے مرض سل	جب زخم جگر آپ کے بسمل نے دکھایا
وولہ یہ غزل ہمنے سنائی تو خجل ہو	دیوان نہ پھر ناسخ غافل نے دکھایا

انکے عہد مین ارزانی غلہ وغیرہ بہت تھی پرگنات مین گندم دو من فی روپیہ اور ایک روپیہ کے اٹھائیس سیر تک اور شہر مین پچاس سیر تک بکتے تھے اسیطرح سب چیز سستی تھی آمدورفت قدرشناسی صرف ہی سے جوہر و لیاقت کی اونہین کے زمانے سے زیادہ ہوئی بھوپال والے جو سوائے فن سپاہگری علمون کی طرف کم توجہ کرتے تھے انکے عہد سے نوشت و خواند کی جانب مائل ہوگئے مولوی شریف حسین دہلوی کو قاضی ریاست کیا کئی عالم و شاعر و منشی ملازم ہوئے ادیب لاثانی شیخ احمد عرب شروانی مصنف نفحۃ الیمن و حدیقۃ الافراح و عجب العجاب وغیرہ اونکے زمانہ حکومت مین آئے کتاب شمس الاقبال بسجع فصیح و بلیغ عربی زبان مین بمدح نواب صاحب تصنیف کی اونھون نے سات برس دو مہینے اٹھائیس دن حکومت کی

دفتر اول تاج الاقبال	ہوگیا ختم بفضل متعال

صحیحنامہ دفتر اول تاریخ بھوپال اردو

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ
ہوگئی	ہوگتی	۲	۱۳	کوٹھ	گونہ	۳۰	۸
سالکی	سالگی	۱۷	۱۳	چار	چا	۱۱	۱۳
میرزا منی خیل	میرزا منی خیل	۱	۱۵	عزیز	عزیزہ	۸	۱۴
پیچھا	ببچھا	۱۹	۳۱	اونھوں نے	انھوں نے	۱۹	۱۶
ہٹی سنگھ	ہی سنگ	۸	۲۳	تن اسائی	تن آسانی	۷	۲۲
عدد	عدو	۹	۳۳	بازرہو	بازہو	۱۵	۳۰
رفقا	زمقا	۱۶	۳۸	کی نہج	سے نہج	۱۳	۳۳
تامل	تاامل	۱	۴۱	ندی بھنیا بیتراتی	ندی بھنیا بیاتلی	۱۷	۴۰
تمت				ہوئے	ہونے	۱	۴۲

۱۳۰۰

ان فی ذلک لذکری لاولی الالباب

بتوفیق مالک الملک برحق و تایید بادشاه مطلق از ترصیف شریف و تالیف لطیف

[illegible]

باهتمام ... عبد الرحمن ... خان مغفور ... محمد مصطفی خان

در مطبع نظامی واقع کانپور ۱۲۸۹ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد مالک الملک واجب الوجود و نعت حضرت احمد محمود و منقبت آل و اصحاب باجود سامعین اور اہل استماع پر ہو کہ یہ دوسرا دفتر ہی کتاب تاج الاقبال تاریخ ریاست بھوپال کا مشتمل آٹھ فصل پر

فصل اول ذکر مین نیابت میان فوجدار محمد خان اور تقرر صدارت اس نیابت و سند درگاہ الہی سے اور ذکر جنگ کلیا کھیری اور استعفا میان معز کا کار نیابت سے اور حاصل ہونا اختیار نظم و نسق ریاست کا جناب والدہ خلد نشین کو ٭

فصل دوم بیان مین ہماری شادی کے ٭

فصل سوم بیان مین بند و بست زمانہ غدر اور صدارت خلد نشین کے ٭

فصل چہارم ذکر مین سفر جبل پور اور ملنے پرگنہ بیرسیہ کے سرکار انگلشیہ سے ٭

فصل پنجم بیان مین سفر الہ آباد اور حاصل ہونے تمغا و سیر بلاد کے ٭

فصل ششم ذکر مین سفر اکبر آباد کے ٭

فصل ہفتم بیان مین سفر مکہ معظمہ کے ٭

فصل ہشتم بیان مین سفر ثانی اکبر آباد اور سیر بعض بلاد اور ذکر رحلت والدہ مرحومہ خلد نشین کے ٭

فصل اول ذکر مین نیابت میان فوجدار محمد خان کے

بعد وفات نواب نظیر الدولہ جہانگیر محمد خان بہادر شمشیر جنگ مغفور ہنری ٹرولین صاحب بہادر
پولٹکل اجنٹ بھوپال نے صورت حال نواب گورنر جنرل بہادر کو لکھی اور اسد علیخان نائب
ریاست سے فرمایا کہ تا آنے حکم صدر کے کام ریاست کا تم کرتے رہو بارھوین محرم سنہ ۱۲۶۱
ایک ہزار دوسو اکسٹھ ہجری کو پولٹکل اجنٹ بہادر نے ارکان ریاست کو بلا کر کہا کہ حکم صدر
اسطرح آیا ہی کہ نواب شاہجہان بیگم رئیسہ بھوپال ہین اور میان فوجدار محمد خان نائب ریاست
تم انکی اطاعت کرو ہر ایک نے حکم صدر کو مانا اور اسد علیخان رخصت ہوکر باسودہ جاگیر
اپنی کو چلے گئے میان صاحب نے مسند نیابت پر بیٹھکر اپنے نوکرون کو عمدہ خدمات ریاست
پر مقرر کرکے اپنے طور پر بندوبست ریاست کا شروع کیا اور آخر اسی ماہ مین نواب قدسیہ بیگم
و نواب سکندر بیگم صاحبہ اور مین اسلام نگر سے بھوپال مین آئی نواب گورنر جنرل بہادر نے
گیارھوین اپریل سنہ ۱۸۴۵ء ایکہزار آٹھسو پینتالیس عیسوی مطابق تیسری ربیع الآخر سنہ ۱۲۶۱ ایکہزار
دوسو اکسٹھ ہجری کو خریطہ میری والدہ کے نام بھیجا کہ انتقال نواب جہانگیر محمد خان بہادر سے
حزن و ملال ہوا موافق رسم بھوپال کے مسند نشینی شاہجہان بیگم کی جسطرح ان شفقت کرکے لیے
بعد انتقال نواب نظر محمد خان بہادر باتفاق روسا و امراے بھوپال اور رضامندی سرکار انگلشیہ
قرار پائی تھی منظور ہوئی جسوقت شاہجہان بیگم کتخدا ہونگی اونکا شوہر رئیس ہوگا تا بلوغ
کتخدائی اونکے امورات ریاست تحت حکومت صاحب پولٹکل اجنٹ بہادر کے انجام
پاوینگے اور فوجدار محمد خان پسر کوچک نواب غوث محمد خان کا اونکی لیاقت و امانت و
دوستداری کو اعتماد ہی ریاست کے کام کو سرانجام دینگے اور بڑے کام ریاست کے جو بیصلاح
صاحب اجنٹ بہادر انجام پاوینگے اونمین وہ آپ سے بھی مشورہ لینگے او خبرداری شاہجہان بیگم
کی آپ سے متعلق رہیگی فقط بعد چند ماہ کے عمدہ نوکر ریاست کم توجہی میان صاحب اپنی نسبت
پاکر اٹھائیسوین شوال سنہ ۱۲۶۱ ایک ہزار دوسو اکسٹھ ہجری کو نشل [illegible] علی اور احمد خان

سیر آتش وغیرہ بھوپال سے سیہور گئے اور بنام نورٹ کالی ہمایٹن صاحب بہادر رزیڈنٹ اندور
عرضداشت لکھی کہ حسب الحکم صدر ہم لوگ مطیع میانصاحب بہادر کے ہین مگر میانصاحب ہمکو
کبھی دربار ریاست مین نہین لیجاتے کہ ہم اپنے آقا کو سلام کرین بلکہ بوجہ نوکران عہد نواب
جہانگیر محمد خان بہادر کو موقوف کرکے بجاے اونکے اپنے نوکرون کو بڑے منصبون پر مامور
کیا ہے اور باقی لوگون کے نکالنے کی فکر رکھتے ہین ہمایٹن صاحب بہادر نے انکی تسلی کی اور ولیم
فریڈرک ایڈن صاحب بہادر اور منشی شہامت علی خان میر منشی اپنے کو بھوپال بھیجا تا کوئی
مفسدہ نہ اوٹھے پندرھوین ذیحجہ سنہ ۱۲۶۱ ایک ہزار دوسو اکسٹھہ ہجری کو بتقریب عید الضحی ملازمان
ریاست میرے دربار مین آئے اور نذرین گذرانین اور بعد عطر و پان رخصت ہوئے اس اثنا مین
تب ولیم صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ کی بدلی ہوگئی بجاے اونکے جوزف ڈیوی کننگم صاحب بہادر رہے وہ لاہور سے
آنہی بھوپال مین آئے اونکے آنے تک ایڈن صاحب بہادر قائم مقام رہے میر مع الدہ کی بدخیالت انتظام ریاست مین
برابر دخل میانصاحب کے ہوئی میرے دادا میان امیر محمد خان بہادر نے بمشورہ بعض ناسمجھ لوگون کے کہنے سے
روہیلے نوکر رکھے اور اونسے زر زمین لیکر صرف کرڈالا صاحب اجنٹ بہادر بھوپال نے مختار ریاست کو
حکم دیا کہ انکے نوکرون کو برطرف کردو اور روپیہ اونکی تنخواہ کا قرض لیکر دے دو اور آمدنی
جاگیر انکی سے قرض ادا کرو میان امیر محمد خان نے نہ مانا اور کلیا کھیڑی مین جو بھوپال سے
بارہ کوس طرف جنوب کے ہے جاکر مخالفت اختیار کی کننگم صاحب بہادر فوج کنٹنجنٹ سیہور اور
فوج بھوپال لیکر اونکی تنبیہ کو گئے چودھوین شوال سنہ ۱۲۶۲ ایک ہزار دوسو باسٹھہ ہجری کو
داداصاحب مع شیر محمد خان اور اکبر محمد خان دونون لڑکون اپنے اور دوسو ولایتی افغان
کے زندہ گرفتار ہوئے اور تین چارسو ولایتی توپ اور بندوق فوج مذکور سے مارے گئے
میان صاحب بحکم صدر مع دونون لڑکون کے قلعہ آسیر مین زندگی تک قید ہوئے تیرھوین
تاریخ جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۷۰ ایک ہزار دوسو ستر ہجری کو اونکا انتقال ہوا نعش تابوت مین
بھوپال آئی اور نور باغ مین دفن ہوئی اسی سال مین ۲۵ پچیسوین رمضان کو نواب فقیر محمد خان بہادر نے

پھر مرض وبا بھوپال مین رحلت کی اور نواب اسد علیخان رئیس باسودہ جو ماموں نائب میرے
والد ماجد کے تھے اور مخفی مشورہ بد دادا صاحب کو دیتے تھے مورد عتاب سرکار انگلیسیہ ہوئے
اور دس برس تک شہر نارسین مین قید رہے اور چھتیس ہزار روپیہ چہرہ دار بحکم صدر ماہانہ دیکر
رہا ہوئے غرضکہ بعد جنگ کلیا کھیڑی کینگم صاحب بہادر اجنٹ نے کلکتہ کو لکھا کہ بھوپال مین
میان فوجدار محمد خان اور نواب سکندر بیگم صاحبہ مشترک حکومت کرتے ہین اور دو حاکم کا ایک
ملک مین ہونا موجب خرابی و نقصان کا ہوا اختیار ریاست ایک شخص کو چاہیے صدر والون نے
میری والدہ کو ذی حق اور بیدار مغز و مستعد و مطیع دولت انگلیسیہ پاکر خلعت مسندنشینی میرے
لیے اور خلعت مختاری ریاست اونکے لیے کلکتہ سے بھیجا اور پندرھوین ماہ محرم سنہ ۱۲۶۳ ایکہزار
دو سو تریسٹھ ہجری کو اجنٹ صاحب بہادر نے میان صاحب سے استعفا لیا اور مجکو خلعت مذکور دیا
پہلے حضرت والدہ نے چھٹی صفر سنہ ۱۲۶۳ ایک ہزار دو سو تریسٹھ ہجری کو راجہ خوشوقت راے کو جو عہد
حکومت نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مین نائب ریاست تھے خلعت نیابت دیا اور اپنی جان پر محنت
رات دن کی گوارا کی اور فوج و محکمات کا انتظام کیا اور آرایش و پیمایش شہر پر توجہ کی اور
اداے قرض ریاست پر کمر ہمت کی باندھی اور آبادانی ملک و رفاہ رعایا مین کوشش کی اور
تمام ملک بھوپال کو تین حصے کیا اور تین طرف اضلاع تین نائب کے مقرر کیے اور لقب اونکا
ناظم ضلع مغرب و ناظم ضلع مشرق و ناظم ضلع جنوب رکھا اور انکے زیر دست عملہ
تھانہ داران اضلاع کے مقرر کیے سنہ ۱۲۶۵ ایک ہزار دو سو پینسٹھ ہجری سے سنہ ۱۲۷۳ ایکہزار
دو سو تہتر ہجری تک چار بار دورہ ضلع جنوب کا اور تین بار دورہ ضلع مغرب کا اور تین مرتبہ
دورہ ضلع مشرق کا فرمایا اور ایک ایک محال کو بچشم خود دیکھا اور جریب سے پیمایش کرایا اور
قاعدہ لینے محصول اسکا پیداوار سے ٹھہرایا اور تمام نقصان مالی و ملکی رفع کیا اور
ہر ایک گانون کو حدود کیا اور اونکی حد پر منارے بنائے اور حسابات تمام [illegible]
مرتب کیا اور کتابین قانون دیوانی و فوجداری و مال کی تالیف کین اور منشی جمال الدین خان

ساکن کوٹانہ مضافات صوبہ دہلی کو خیرخواہ و دوراندیش پاکر راجہ خوشوقت رائے کے مرنے کے بعد
خطاب خانی و مدار المہامی سے ممتاز اور عہدہ جلیلہ نیابت اول پر سرفراز کیا اور لالہ کشن رام
ساکن سرونج کو لائق دیوانی و متصدی گری ریاست پاکر خطاب راجگی اور عہدہ معتمد المہامی
دیکر منصب نیابت دوم کا بخشا اور گیارھوین ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۱ ایک ہزار دوسو اکہتر ہجری کو
نکاح میر بخشی باقی محمد خان نصرت جنگ بن بخشی بہادر محمد خان بہادر سے مطابق شرع
شریف کر دیا اور اونکو خطاب نواب نظیر الدولہ امراؤ دولہ بہادر دیا اور مبلغ انیس لاکھ
چھہتر ہزار سات سو تینتیس روپیہ سوا نو آنے زر قرض عہد والد مرحوم کے اور تین لاکھ بیاسی ہزار
ایک سو ستر روپیہ آٹھہ آنہ قرض عہد نیابت میان فوجدار محمد خان مرحوم جملہ تئیس لاکھ
اٹھاون ہزار آٹھہ سو اکتالیس روپیہ سوا آنہ ادا کیے اور ریاست کو قرض سے پاک کیا اور سنہ ۱۲۷۴
ایک ہزار دوسو چوہتر ہجری مین جب فوج جنگی سرکار انگلشیہ باغی ہوگئی اور غدر ہوا اوس وقت
مدد سرکار انگریزی کی اوسکے صلہ مین خطاب ستار آف انڈیا و جاگیر بلکہ معظمہ لندن سے پائی
اور جبلپور و الہ آباد اور شہر آگرہ مین جاکر ملاقات نائب السلطنت فرمانفرماے ہندوستان کی
اور بہت تحسین و آفرین کی ہوئین اور بڑے بڑے شہرون کی سیر کی اور عمارات عالیہ دیکھین
اور مکہ معظمہ مین جاکر سعادت حج حاصل کی یہ خوش کلام بلند آواز میانہ قد باریک اندام معاملہ فہم
قیافہ شناس حساب دان فارسی خوان حنفی المذہب تھین اٹھائیسوین شوال سنہ ۱۲۳۳ ایک ہزار
دوسو تینتیس ہجری مین پیدا ہوئین اٹھارھوین ذیحجہ سنہ ۱۲۵۰ ایک ہزار دوسو پچاس ہجری کو
اونکا نکاح ہوا پندرھوین محرم سنہ ۱۲۶۰ ایک ہزار دوسو ساٹھہ ہجری کو مختار ریاست ہوئین
نوین شوال سنہ ۱۲۷۶ ایک ہزار دوسو چھہتر ہجری کو بہ رضامندی میری اور منظوری نواب گورنر
جنرل بہادر نائب السلطنت فرمانفرماے ہند مسند نشین ریاست بھوپال ہوئین اور رئیس
مستقل ٹھہرین سیزدہم رجب سنہ ۱۲۸۵ ایک ہزار دوسو پچاسی ہجری کو اس دار فانی سے سراے جاودانی
کو گئین اب انکو خلد نشین لکھا جاتا ہے اس لفظ سے جہان آوے گا اب یہی مراد ہوگی

فصل دوم بیان میں شادی محررہ سطور کے

جب میں قریب بلوغ کے پہنچی خلدنشین نے جو باقی ہندون کی اولاد جو بھوپال میں
ہیں بچشم غور دیکھکر بعض کو اپنے ذہن میں انتخاب کیا اور اونکی تربیت کا کچھ اہتمام بھی فرمایا
لیکن جب ان میں کچھ نقصان ذاتی و صفاتی پائے تو بواسطہ میجر ولیوبی صاحب بہادر ایجنٹ بھوپال
نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے ہند سے اجازت چاہی کہ کسی دوسرے خاندان عمدہ سے
کوئی شخص معتبر اپنی دامادی کے لیے تلاش کرین کیونکہ پہلے اونکے نام مسند سے خریطہ آیا تھا کہ
شادی شاہجہان بیگم کی حسب پسند شاہی اور بواسطے بھوپال سرکار انگلشیہ کے ہوگی خط
صاحب بہادر بواسطہ اطلاع منظوری درخواست کے آیا خلدنشین نے نوابان دانا و سنجیدہ کو بلاد
ہند کی ولایت کے واسطے بھیجا کہ ان لوگون نے شاہجہان آباد اور دوسرے شہرون میں تفتیش
اور شجرے اور کیفیت حیثیت ظاہری و باطنی چند نامی گرامی اشخاص کی بھیجی اور بعض
خاندان تیموریہ کے حال لکھکر بھیجا تھا بھوپال میں آکے چند روز مہمان رہے اور چلے گئے
چند شخص کہ اونکا حال پسند ہوا تھا اونکو نام بنام طلب فرمایا صاحب بہادر
پولٹکل ایجنٹ بھوپال کو اطلاع دی اور ظاہر کیا کہ خاندان میں بالاتفاق شادی نواب
شاہجہان بیگم کے لیے کوئی اونکا نظر نہین آیا اور جب غیر خاندان سے ساتھ تعلق ہو اونکی تفصیل
نہین کہ انجام کیا ہو اسلیے صاحب بہادر بھی چاہتے ہیں کہ باستثناء نواب شاہجہان بیگم کے نام سے
اور شوہر اونکا امور ریاست میں بے اختیار ہو صرف نام میں
جو اولاد ہو منتقل نواب و مالک قطعی ہو ایجنٹ صاحب بہادر نے کہا خریطہ
کی جاری ولایت کے طور پر کہ امور ریاست میں
یہ درخواست انگریزی میں بذریعہ ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر مسند کلکتہ کو جاوی
جیسا حکم ہوگا ویسا عمل میں آویگا کہا خلدنشین کے خریطے کے جواب
گورنمنٹ کا لکھا ہے میں صاحب بہادر ڈاک روانہ کیا اوسکے جواب میں خریطہ

اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کا مورخہ ساتوین نومبر سنہ ۱۸۵۶ ایک ہزار آٹھ سو چھپن ع
اس مضمون سے آیا کہ آپکا اشفاق نامہ بمقدمہ شادی نواب شاہجہان بیگم پہنچا جواب اوسکا
نواب گورنر جنرل بہادر پر منحصر تھا اسلیے اب لکھتا ہون کہ تجویز صدر کی اس مقدمے مین
یہی ہے کہ تم کسی لڑکے کو واسطے نکاح نواب شاہجہان بیگم کے حسب پسند اپنی تجویز کرو وہ لڑکا بعد
شادی کے برائے نام نواب ہوگا اور نواب شاہجہان بیگم وقت پہنچنے سن بلوغ کے موافق دستور
ریاست بھوپال ہونگی اور انتظام و کارکردگی آن مشفقہ نے ریاست کو بار گران قرض سے
سبکدوش کیا اور تمہاری خوبی بندوبست سے جو ضرب المثل ہے آیندہ کو بھی زمام انتظام ریاست
تمہارے ہاتھ مین رہنا چاہیے کہ تمہاری تعلیم اور ارادے سے نواب شاہجہان بیگم فائدہ اوٹھاوے
اور وقت مناسب پر اختیار ریاست کا اونکو سونپا جاوے جواب اسکے خلد آشیان نے لکھا
کہ بنام میجر فریڈرک ایڈن صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال کو کیفیت بیگم سنہ ۱۲۷۱ ایکہزار
دوسو اکہتر ہجری مطابق بست چہارم اکتوبر سنہ ۱۸۵۴ ایک ہزار آٹھ سو چون عیسوی مین منجملہ
چند مضمون کے نام باقی محمد خان نصرت جنگ بخشی ریاست کا جو حسب ایما میری کے قرار پایا ہے
لکھ بھیجا ہے اب صرف تحریر اطلاعاً باقی ہے وہ بھی بنام نواب گورنر جنرل صاحب بہادر اور آپکے
نام اور بنام ایڈن صاحب بہادر لکھکر بھیجی جاویگی اور وہ جو آپنے لکھا ہے کہ وقت مناسب پر
اختیار ریاست کا نواب شاہجہان بیگم کو سونپا جاویگا اور اوسکے انتظام مین صلاح و صوابدید
تمہاری رہیگی سو صرف صلاح و صوابدید سے انتظام ریاست کا جیسا کہ چاہیے ناممکن ہے جب تک
کل اجرائے امور ریاست ایک حاکم کے ہاتھ سے نہو اور یہ تجویز میری مشکل نہین کہ اوسکی
منظوری بہ پیش صاحبان عالیشان بہادر کو بہرد (؟) ہوا اور جب کہ آپکے زمانے مین حسب دلخواہ میری
اوسکا جواب حسب دلخواہ نہوا ایک ... کا فقط پھر دوبارہ یہ لکھا کہ خط نواب گورنر جنرل صاحب بہادر
مورخہ بارہویں اپریل سنہ ۱۸۵۵ ایک ہزار آٹھ سو پچپن عیسوی مین جو کچھ کہ کتخدائی نواب شاہجہان بیگم
کے بارہ مین ارشاد ہوا تھا اب وقت اوسکا آپہنچا میری دانست مین کتخدائی اونکی بخشی باقی محمد خان

نصرت جنگ سے کہ لائق و شریف اور ساکن قدیم بھوپال اور رکن ریاست سے ہین مناسب معلوم
ہوتی ہے اوس پر اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے لکھا کہ موافق ارشاد نواب گورنر جنرل
بہادر کے اطلاع دیتا ہون کہ انتظام ریاست کا نواب شاہجہان بیگم کی اکیس برس کی عمر تک تمہارے
ہاتھ مین رہیگا پھر اگر وہ بلحاظ سن بلوغ اپنے کے استدعاے حکومت کی کرینگی اوس حالت مین بر
خلاف مرضی اونکی مشکل ہوگی اوسکا جواب والدہ ماجدہ نے یہ لکھا کہ مستحق ریاست بھوپال کا میرے سوا
کوئی دوسرا نہین ہے اور محنت و مشقت میری بندوبست امور ریاست مین پسند حکام انگلشیہ ہوئی ہے مین
اپنی زندگی تک مستحق مختاری ریاست کی ہون غرضکہ چوتھی جولائی سنہ ۱۸۵۵ ایک ہزار آٹھ سو پچپن عیسوی کو
پولٹکل اجنٹ بہادر آئے اور خریطہ نواب گورنر جنرل بہادر کا لائے کہ آپ کا معروضہ باقی نامہ مشعر پسند
کرنے بخشی باقی محمد خان نصرت جنگ کو واسطے کتخدائی نواب شاہجہان بیگم کے آیا ہر طرح سے
طرح سے اونکو آپ نے لائق اس کام کے دیکھا دستور کے نزدیک بھی مناسب ہے بعد آنے اس
منظوری کے اٹھائیسوین شوال سنہ ۱۲۷۱ ایک ہزار دو سو اکہتر ہجری کو رسم منگنی کی ہوئی اور
ذیقعدہ کو اشتہار حکمنامہ تہنیت ملک بھوپال مین دیا گیا کہ شاہجہان بیگم تمہید مین اور والدہ اونکی
مختار ریاست اور شوہر اونکے براے نام نواب ہین چوتھی ذیقعدہ کو منگنی کی اور اسیوقت باقی محمد خان
کو خطاب نواب نظیر الدولہ امراؤ دولہ بہادر کا منظوری سے دیا گیا پانچوین ماہ مذکور کو بتقریب شادی
اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر و جنرل انڈیا نے لارڈ صاحب بہادر کیطرف سے نواب صاحب کو
خلعت پہنایا اکیس ضرب توپ سر ہوئی سترہ ضرب توپ سلامی کی سرکار انگریزی کیطرف سے بتقریب
وغیرہ مین مقرر ہوئی گیارھوین تاریخ ماہ مذکور کو بموجب شرع شریف مولوی عبد القیوم پسر مولوی
عبد الحی مرحوم نے خطبہ نکاح کا پڑھا اور دو کرور روپیہ کا مہر قرار پایا لیکن انہون نے ایک حبہ بھی نہین
ادا کیا اور پانسو روپیہ ماہوار بابت نان نفقہ واجب مقرر کیا تھا وہ بھی نہ دیا اور نہ اونکے ترکے سے
کچھ ملا اور نواب سلطان جہان بیگم انکی دختر کو بلکہ سب اپنے بچیون کے قرضے مین
صاحب بہادر منشی نواب ممدوح کو تا حین حیات ملتا تھا سنہ ۱۲۸۴ ایک ہزار دو سو چوراسی ہجری

سنہ ۱۲۷۲ ایک ہزار دو سو بہتر ہجری سے جاگیر پنچاپوین موضع پینسٹھ ہزار تین سو ستاون روپیہ جمع کامل کی ریاست سے دیگئی اور اس کا خرچ میں سات لاکھ اکہتر ہزار تین سو باسٹھ روپیہ سوا سات آنہ اس تفصیل سے خرچ ہوئے

سامان جہیز جو ہمارے توشکخانے میں پہنچا	سامان جہیز جو نواب امراؤ دولہ صاحب بہادر کے توشکخانے میں پہنچا
لک [illegible]	دو لکھ [illegible]
اخراجات شادی	
یک لکھ [illegible]	

اور میری جاگیر جو ستاون ہزار آٹھ سو چھیاسٹھ روپیہ ساڑھے چودہ آنہ کی پیشتر سے مقرر تھی ہی قائم رہی وقت شادی کے کوئی جاگیر جدید ریاست سے علیحدہ کر کے سپرد نہیں کی گئی

فصل سوم بندوبست زمانہ غدر اور خلد نشین کی صدر نشینی اپنی ولیعہدی کے بیان میں

سنہ ۱۲۷۳ ایک ہزار دو سو تہتر ہجری میں نئے کارتوس سلاح خانہ لندن سے ہندوستان میں آکر چھاونیوں میں تقسیم ہوئے فوج کے ہندو و مسلمانوں نے ایک زبان ہو کر کہا کہ کاغذ ان کارتوسوں کا روغنی ہی یقین ہے کہ یہ مردار جانوروں کی چربی سے بنے ہونگے ہندوؤں کے مذہب میں گائے کے گوشت اور چربی سے اور مسلمانوں کے مذہب میں خنزیر اور دوسرے جانور حرام کے گوشت و چربی سے پرہیز ہے اور قاعدہ ہے کہ وقت کا غذ کارتوس کا دانتوں سے کاٹ کر بندوق کی نال میں ڈالا جاتا ہے ہم یہ کام نہیں کرینگے ہنوز یہ گفتگو تھی کہ ماہ رمضان سنہ مذکور میں اول سپاہ میرٹھ نے انکے لینے سے انکار کیا حکام نے عہدہ داران سپاہ کو بتہدید نظر بند کیا تمام سوار و پیادہ سپاہ انگریزی کے باغی ہوگئے اور اپنے افسروں کو مع زن و بچہ انکے مار کر گھروں کو جلا کر [illegible] دہلی چلے گئے وہاں کی فوج بھی باغی ہوگئی بہادر شاہ دہلی کے بادشاہ کو جو نوے برس کے سن تھے

اور ایک لاکھ روپیہ سالانہ سرکار انگریزی سے پاکر شاہجہان آباد کے قلعے میں رہا کرتے تھے
تخت پر بٹھایا حکام فرنگ نے ہندوستان کو چار حصہ کیا ہے بنگالہ بمبئی مدراس پنجاب
چند روز میں یہ فساد تمام احاطہ بنگالہ میں پھیل گیا اکثر پلٹن اور کتنی جمعیت سواروں نے اپنے سرداروں کو
مار کر خزانہ و سلاح خانہ لوٹ لیا اور رعیت کو برباد کرکے دلی میں جمع ہوئے اور فساد برپا کیا اگرچہ سبب
اس ہنگامے کا غدر ہوا اسکا حال حکام فرنگ اور ہند کے ارباب فرہنگ نے زبان فارسی و انگریزی میں
مفصل لکھا ہے اس تاریخ میں اسکے لکھنے کی کچھ حاجت نہیں ہے تاریخ محاربہ عظیم جو لاہور و لکھنؤ میں
مکرر چھپی ہے وہ اوس زمانے کے تماشاگاہ و تفرقہ کے بیان حال کو کافی ہے اوس زمانے میں مہاراجہ گوالیار
و اندور نے جو فوج بہت سے رکھتے ہیں اور ملک بھی انکا بہت بڑا ہے بخوف باغیان اور شورش
اپنی سپاہ کے انگریزوں کی مدد سے پہلو تہی کی حتی کہ خاص چھاونی مرار گوالیار اور چھاونی
رزیڈنسی اندور میں بہت صاحب بہادر مارے گئے اور بہت خرابیاں پیش آئیں لیکن والدہ ماجدہ
نے جو بڑی مدبرہ تھیں ایسے وقت نازک میں شہری و لشکری کو پابند اپنے حکم کا رکھکر باطمینان تمام
مدد سرکار انگریزی کی اور لشکر فرنگ کے لیے حدود کا اپنی تا رسد غلہ وغیرہ بھیجی اور اپنی سپاہ واسطے
حفاظت بعض قصبات و پرگنات کے ساگر و بندیل کھنڈ تک مقرر کی نوکران ریاست بھوپال [illegible]
بدل و جان سرگرم اطاعت سرکار انگلیسیہ تھے اور کارہای نمایاں بجا لاکر مورد تحسین و آفرین ہوئے
اور جنہوں نے سرمو سرکشی کی وہ اوسیوقت اپنی سزا کو پہنچے جب فاضل محمد خان و عادل محمد خان
جاگیردار انبابانی باغی ہوئے تو خلدنشین نے جاگیر انکی ضبط کرلی فاضل محمد خان راہت گڑھ میں
سپاہ انگلیسیہ سے قلعہ بند ہوکر لڑے اور زندہ گرفتار ہوکر سولی دیے گئے اور عادل محمد خان ایسے
گم ہوئے کہ اونکی کچھ خبر نہیں کہ کیا ہوئے اور کدھر گئے سپاہ چھاؤنی سیہور نے بھی بغاوت اختیار
کی والدہ ماجدہ نے فوج معقول افسری مرکوبی کو مقرر کی اور بہت ہوشیاری و احتیاط سے چھاؤنی
سیہور کو باغیوں کے ہاتھ سے بچایا باغی انگریز صاحبان بہادر کے ہاتھ گرفتار ہوئے اور
مارے گئے اور جو لوگ باغوای سرغنہ شان ساکن احاطہ بھوپال کے باہر جا کر شامل حال [illegible]

ہو گئے تھے اور انھون نے عامل بیرسیہ کو جو اوس زمانے مین ملک انگریزی کے شامل تھا مار ڈالا
تھا وہ ایسے کھوئے گئے کہ پھر بھوپال کو نہ دیکھا بعد زمانہ غدر حکام فرنگ والدۂ ماجدہ سے بہت
راضی و خوشنود ہوئے پانزدہم دسمبر ۱۸۵۸ء ایک ہزار آٹھ سو اٹھاون عیسوی مطابق ہشتم
جمادی الاولی ۱۲۷۵ھ ایک ہزار دو سو پچھتر ہجری ہملٹین صاحب بہادر ایجنٹ نواب گورنر جنرل
صاحب بہادر سنٹرل انڈیا نے خریطہ لکھا کہ آپ اس امر کو اپنے اقارب کے دلون پر جما دین کہ
قیام ریاست کا ایک حکومت مستحکم سے ہوتا ہی جداگانہ حکومت سے آپکے ماموں نواب معز محمد خان
کے قریب تھا کہ فساد و انقلاب ہوئے جو ریاست کا قیام حکومت کی درستی پر بھی بس نہین ہو سکتا
کہ جو امور مقتضای ریاست ہین اونکے اختیار کرنے مین خیال اپنی اقارب کا ہو اور یہی مراتب
بعینہٖ معاملات آپکی والدۂ ماجدہ نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کی نسبت صادق آتے ہین انتظام اونکی جاگیر کا
ایسے شخص کو سونپنا چاہیے جو اونکے نام نیک پر لوث نہ آنے دے فقط با وصف آنے ایسی نصائح کے
جناب مرحومہ نے دلشکنی اونکی بخیال پیرانہ سالی روا نرکھکر صرف اختیارات مقدمات فوجداری
سنگین کو اونسے سلب کر لیا خلد نشین نے حکام فرنگ کو خوش پاکر مقدمہ اپنی مختاری کے
تا دم زیست کہ اثنای گفتگو شادی میری مین گفتگو اس امر کی بھی شروع ہو گئی تھی بہت کوشش
کی اور ایجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا اور نواب گورنر جنرل بہادر لارڈ رایٹ
انریبل چارلس جان وایکونٹ کننگ صاحب بہادر نایب السلطنت فرمان فرمای کشور ہند کو چھبیسوین شعبان
۱۲۷۵ھ ایک ہزار دو سو پچھتر ہجری مطابق سی و یکم مارچ ۱۸۵۹ء ایک ہزار آٹھ سو انسٹھ عیسوی
کو لکھا جس وقت کہ ملک ہندوستان قبضے مین جناب ملکہ معظمہ کے آیا مجکو بھی توفیق اظہار
اپنے بقیہ حق کی ہوئی کہ جو نقصان میرے ایفای استحقاق مین باقی ہی وہ اونکی نظر انصاف سے
زائل ہو جاوے آپکو بخوبی معلوم ہی کہ زمانہ سابق مین اس ریاست مین ایسی وضع پڑی تھی کہ
بعد انتقال رئیس کے ریاست بنام اوسکی اولاد کے مقرر کرتے تھے چنانچہ مجکو بعد انتقال میرے
والد کے رئیسہ اس ریاست کا کر دیا یہ بات مطابق عہدنامے کے تھی جب مین جوان ہوشیار ہوئی

اور نیک و بد کو سمجھنے لگی تب نواب جہانگیر محمد خان بہادر کو بسبب میری شوہری کے رئیس اس ریاست کا
جو میرے نام پر مقرر تھی ٹھہرایا یہ خلاف عہدنامے کے ظہور مین آیا کیونکہ اگر آج میرے والد مجکو
اور میرے شوہر اور بیٹی کو زندہ چھوڑ کر انتقال کرتے تو ہم تینون مین سے ریاست کسکو سپرد کی جاتی
اگر مجکو سپرد ہوتی تو موافق مضمون عہدنامہ کا برابر تھا اور اگر میرے شوہر کو ہوتی تو خلاف اوسکے
عمل مین آتا اور تیسری شکل اسطور پر تھی کہ بعد وفات رئیس کے ریاست بنام اوسکی بیٹی کے زمانہ
طفولیت تک مقرر کردین جب وہ بالغ و ہوشیار و صاحب شعور ہو جس سے کہ اوسکا نکاح ہوا اوسکو
ریاست سپرد کرین اگرچہ جب اس قاعدہ بندوبست جدید کے میرے والد مجکو اور شوہر میرے کو جوان
و صاحب تمیز چھوڑ کر رحلت کرتے تو اوسوقت لازم تھا کہ اول مجکو رئیسہ ریاست کا کرتے پھر
شوہر کے ہاتھ مین بسبب میری زوجیت کے زمام حکومت ریاست کی دیتے یہ بات لائق پسندیدگی
عہد پرور انصاف پسند کے ہوتی پس اسی خوف سے درخواست میری بواسطہ تمہارے اور
پولٹکل اجنٹ بہادر بھوپال کے اسمہ مین گذری کہ داماد کو جو مطلق استحقاق نہین رکھتا ہو ریاست
نہ دیجاوے یہ درخواست میری جو مطابق عہدنامے کے تھی صد مین قبول ہوگئی الحمدللہ جس جگہ
کہ یہ نقصان شروع ہوا تھا اوسی جگہ سے اوٹھ گیا اب کہ پھر وہی صورت دوسرے قالب مین نظر
پڑتی ہے اسواسطے بحکم ضرورت اظہار اپنے استحقاق کا کیا گیا اب مین امید واثق رکھتی ہون جیسا کہ
سرکار انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر نے بہ سماعت میری درخواست کے نقصان سپرد کرنے ریاست کا
داماد کو اس ریاست سے دور کردیا اوسیطرح نقصان ثانی بھی بہ درخواست میری عدالت شاہی سے
اوٹھ جاوے آپ جو اس ریاست کے حال و بیان ماجرے و استحقاق سے بخوبی واقف ہین
ولایت کو تشریف لیے جاتے ہین اسلیے خریطہ میرا واسطے ملاحظہ جناب مستطاب معلی القاب نواب
گورنر جنرل صاحب بہادر کے ارسال کردین تاکہ بنا اس ریاست مین جو بتائید الہی و آپکی توجہ سے
اچھی پڑی ہے کسیطرح رخنہ و زوال نہ آوے اور مضمون خریطہ نامی نواب گورنر جنرل صاحب بہادر
مورخہ تاریخ صدر یہی ہے بنابر اشتہار اوس شاہ کا جو ملک ہندوستان کو ظالمون کے پنجہ سے چھڑا کر

سرکار انگلیسیہ کے قبضہ حکومت مین لایا اور جس کسی رخنہ انداز نے فتنہ و فساد اوٹھایا اوسکو
ہلاک و معذب فرمایا جناب ملکہ معظمہ کوین وکٹوریہ نے ہندوستان کو جو سرکار انربل ایسٹ انڈیا
کمپنی بہادر کے سپرد تھا اوسنے نکالکر عدالت خاص مین لائین اور نوید داد خواہی حقوق باہمی
خاص و عام کو دی تاکہ زمانہ تفویض ملک ہند کو مین اگر حق تلفی کسیکی ہوئی ہو تو وہ عدالت شاہی مین
رجوع لاے اور وہان سے اپنا حق پاے اسلیے مجکو بھی توفیق ہوئی کہ اپنے استحقاق کو ظاہر کرون
اور اگر اوسکے اثبات پر دستاویز و تمسک قوی لاؤن تو محروم نرہون یہ استحقاق محض واسطے
استحکام بنیاد ریاست بھوپال کے ہے کہ اوسمین تزلزل نہ آوے اور ایفا اوس عہد کا جو درمیان حضور و
سرکار کے ہے اور اوسکو ملکہ معظمہ نے اشتہار مشتہرہ مین قبول فرمالیا ہے تتمیم پاوے تفصیل اوسکی یہ ہے
کہ بینے زمانہ تفویض مین ایفاے عہد مودت سے اس ریاست مین دو نقصان پاے ایک یہ کہ خاوند
رئیسہ کو والی ریاست کرتے تھے دوسرے یہ کہ بعد انتقال میرے والد کے کہ مین ایک برس
تین مہینے کی تھی مطابق عہدنامے کے مجکو رئیسہ اس ریاست کا کیا جب مین لائق حفاظت ریاست
اور امتحان فراست کے ہوئی تو ریاست جو میری زندگی تک دوسرے کو نہین مل سکتی تھی بغیر
امتحان و خلاف دین عیان ہین اور مضمون عہدنامہ کے میرے شوہر کو دیدی بلکہ اونکے مرنے کے
بعد بھی مجکو نہ دی بلکہ باوجود ہونے میرے کے میری ہفت سالہ دختر کو رئیسہ کرکے یہ خریطہ مجکو
لکھ بھیجا کہ سرکار انگلیسیہ نے صدر نشینی شاہجہان بیگم کی جو بیٹی آپکی اور نواب صاحب بہادر مرحوم کی
ہین جسطرح کہ تمہارے لیے بعد انتقال نواب نظر محمد خان بہادر کے باتفاق روسا اوس ریاست کے
باستصواب سرکار انگلیسیہ وہانکی صدر نشینی قرار پائی تھی منظور و قبول کرلی پھر بمقتضاے عمر اونکی شادی
کے حسب پسند تمہاری اور رئیسون بھوپال و سرکار انگلیسیہ بندوبست ہوگا اور اونکا شوہر علیحدہ
ٹھہریگا فقط بینے بعد دریافت اس مضمون کے جب اختیار پایا تو قبل شادی نواب شاہجہان بیگم
کے یہ درخواست کی کہ جس لڑکے سے شادی اونکی قرار پاوے وہ رئیس اس ریاست کا نہو یہ درخواست
جو مطابق عہدنامے کے تھی سرکار مین قبول ہوگئی اور وہ نقصان جو بسبب رئیسگی ریاست کے داماد کو تھا

اوٹھ گیا اب پھر وہی صورت دوسری بار نظر آتی ہی اور ایفای عہد مین نزدیک منصفون کے اتفاق
راے رئیسون اور خاندان وغیرہ خاندان اور دخل اونکی راے کا اور منظوری اوسکی عدالت شاہی مین
ملحوظ نہین ہوتی ہی اور بحیات وارث کے ریاست اوسکی اولاد کو سپرد نہین کیجاتی ہی اگر قید نسل
وبطن جو عہد نامے مین مکرر مندرج ہی عدالت شاہی مین گواہی دیوے تو میرے لیے وہی حکم
میری زندگی تک کہ مجھکو بعد انتقال والد کے رئیسہ کر دیا تھا موافق ایفاے عہد کے بحال رہے
اور جو مینے انتظام ریاست بڑی محنت جانفشانی سے کیا ہی وہ خراب نہو جاوے اور سب حال
زمانہ غدر کا میجر ہنری رکارڈس صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال ور کرنیل مرن ڈیورنڈ صاحب
بہادر قائم مقام اجنٹ نواب گورنر جنرل سنٹرل انڈیا اور سر رابرٹ ہملٹن بارونیٹ صاحب بہادر
اجنٹ نواب گورنر جنرل سنٹرل انڈیا کو لکھا گیا ہی لارڈ صاحب بہادر نے اوسکے جواب مین
ششم جمادی الآخر ۱۲۷۶ھ ایک ہزار دو سو چھتر ہجری مطابق سی و یکم دسمبر ۱۸۵۹ء ایک ہزار
آٹھ سو اونسٹھ عیسوی کو لکھا ہو کہ سر جنٹ سکسپیرئیٹ صاحب بہادر اجنٹ متعینہ سنٹرل
انڈیا نے بقدر بہ اختیار ریاست کے آپکے اور نواب شاہجہان بیگم کے دستے کے ہین اطلاع اوسکی
بھیجے کر دی جو کہ شاہجہان بیگم صاحبہ بذات وارث ریاست ہین اور اولاد اونکی مستحق اونکی
جانشینی کی ہی اور وہ خواہش منظوری اس بات کی رکھتی ہین کہ آپ رتبہ رئیسی ریاست اونکی
نیابت پر مقرر رہین اسواسطے مینے آپکی درخواست کو قبول کر کے صاحب اجنٹ بہادر موصوف
کو لکھ بھیجا کہ آپکو مسند نشین کرکے اشتہار اس مضمون کا وہان جاری کردین کہ حکومت ریاست
بھوپال کی بنام نواب سکندر بیگم کے سرکار انگریز بہادر سے منتقل ہوگئی فقط چونکہ انگریز بہادر
پابند اپنے عہد و پیمان کے ہین اور اونھون نے اول مجکو مسند نشین کیا تھا اسلیے ہچنسن صاحب
بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال نے حسب مرضی خاطر مادر معظمہ کو مقدم رکھا اور اونھون
نے یہ حال سکسپیر صاحب بہادر سنٹرل انڈیا کو لکھ بھیجا صاحب بہادر ممدوح نے مجھکو لکھا کہ
کپتان ہچنسن صاحب بہادر نے ہمکو اوس مضمون سے جو آپنے براہ دانشمندی و سعادتمندی

کہا اطلاع دی الحق تمھارے جواب نے بڑے مقدمے کو اچھی طرح سے ختم کر دیا جب تک کہ نواب سکندر بیگم صاحبہ زندہ ہین اختیار ریاست بھوپال کا اونکے قبضے مین رہیگا سرکار انگریزی اونکی خدمتون سے جو زمانہ غدر مین اونھون نے کی ہین نہایت ممنون ہی اور ہمیشہ اونکی مدد کریگی جب یہ معاملہ طی ہوا رزیڈنٹ صاحب بہادر نے والدہ مرحومہ کو لکھا کہ ۱۸۵۵ء ایک ہزار آٹھ سو پچپن عیسوی مین کپتان ایڈن صاحب بہادر نے بوقت شادی نواب شاہجہان بیگم کے بنام رعایای بھوپال یہ اشتہار جاری کیا تھا کہ سرکار انگریزی نے نواب شاہجہان بیگم کو رئیسہ اور اونکی والدہ کو اونکی صغر سنی تک مختار ریاست مقرر فرمایا ہی اب ستمبر جولائی کو اس سال مین زمانہ اونکی صغر سنی کا ختم ہو گیا اور نواب شاہجہان بیگم نے کپتان ہچنسن صاحب بہادر سے کہا کہ اختیار ریاست کا میری والدہ سے متعلق ہے سو نواب گورنر جنرل بہادر نے اس امر کو منظور فرما کر مجکو ہدایت کی ہی کہ آپکو منصب رئیسی کا دون اعلام اسکا تمام رعایا و امرا کو کیا جاوے لہذا نقل اشتہار کی بھیجی جاتی ہی آپ مطابق اوسکے اشتہار ریاست بھوپال مین جاری کر دین اور جب تاریخ صدر نشینی آپ مقرر کرینگی مین بذات خود بھوپال مین آ کر حسب رسم مقررہ تمکو مسند پر بٹھلا دونگا جو خدمتین کہ آپنے زمانہ غدر مین کی ہین گورنمنٹ انگریزی کبھی اوسکو فراموش نہین کریگی سنہ شوال ۱۲۷۶ ایک ہزار دو سو چھہتر ہجری دن صدر نشینی و ولیعہدی کا مقرر ہوا اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا اندور سے اور پولٹکل اجنٹ بہادر سیہور سے تشریف لائے اور اونکو مسند ریاست پر بٹھا کر اور مجکو ولیعہد قرار دے کر جناب ممدوحہ کو خلعت مفصلہ ذیل دیا ❊

کنٹھہ مروارید	دستبرنجن مرصع	دوشالہ	سیلہ برہانپوری
کمخواب	کامل	قلمدان نقرہ	شمشیر
سپر	توپ کار ولایت سہ ضرب	اسپ با ساز و یراق دو راس	فیل با ہودج نقرہ و جھل زردوزی یک

اونھون نے دو سو ستائیس مہر نذر لارڈ صاحب بہادر حوالہ صاحب بہادر ممدوحہ کین ❊

فصل چوتھی بیان سفر جبلپور مین اور ملنے پرگنہ بیرسیے کا سرکار انگریزی سے

ماہ جمادی الاولی ۱۲۷۷ ایک ہزار دو سو ستتر ہجری مین بانی میجر ہیکسولین صاحب بہادر پولیٹکل
اجنٹ بھوپال کے معلوم ہوا کہ لارڈ صاحب بہادر شہر جبلپور مین تشریف لاتے ہین اس باب کے سردار
جبلپور مین اونکی ملاقات کو جاوینگے والدہ ماجدہ یہ خبر سنکر آمادہ سفر ہوئین ۲۹ انتیسوین ماہ و سنہ
مذکور کو بخشی مروت خان بہادر نصرت جنگ کو مع فوج بھوپال جبلپور کیطرف روانہ کیا اور خود
باتفاق میرے اور نواب امراؤ دولہ صاحب بہادر اور نواب بیگم صاحبہ قدسیہ اور نواب محمد خان
اور میان فوجدار محمد خان اور مدار المہام محمد جمال الدین خان بہادر وغیرہ ارکان ریاست سوار ہوکے
غرہ جمادی الآخرہ ۱۲۷۷ ایک ہزار دو سو ستتر ہجری روز شنبہ کو کوچ کیا بعد طی منازل و مراحل
بست و پنجم جمادی الآخرہ مطابق ہشتم جنوری ۱۸۶۱ ایک ہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی کو سہ شنبہ کے دن
جبلپور مین داخل ہوئین دوسرے روز سواری لارڈ صاحب بہادر کی بھی آئی پندرھوین جنوری ۱۸۶۱
ایک ہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی مطابق سوم رجب ۱۲۷۷ ایک ہزار دو سو ستتر ہجری روز شنبہ کو
گیارہ بجے ملاقات حاصل ہوئی تمام سرداران بھوپال آراستہ پیراستہ کے ساتھ ہاتھیون پر سوار
ہوکر خیمہ صاحب بہادر ممدوح کیطرف چلے جب متصل خیام پہنچے سوار و پیادہ کھڑے ہوگئے سر
خیمہ گاہ مین فیلان سواری نے قدم رکھا اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا اور
سکتر اعظم نے سواری فیل سر خیام گورنری تک استقبال کیا لارڈ صاحب بہادر کے خیمے کے روبرو
شامیانہ کھڑا تھا جب سواری وہان پہنچی سکتر صاحب بہادر نے ہاتھ والدہ ماجدہ کا اپنے ہاتھ مین
لیکر اور ریذیڈنٹ صاحب بہادر نے ہاتھ نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کا اپنے ہاتھ مین لیکر ہودج فیل سے
اوتارا اور پولیٹکل اجنٹ بھوپال متصل فیلان سواری نواب عمر محمد خان اور نواب امراؤ دولہ صاحب
بہادر وغیرہ کے گئے یہ سب لوگ ہاتھیون سے اوترے جب شامیانہ کے نیچے پہنچے کمپنی گورہ کی کھڑی
تھی اوسنے سلام ادا کیا ہم سب خرگاہ گورنری مین آئے اور جن کرسیون پر نام ہمارے لکھے تھے
باشارہ سکتر صاحب بہادر بیٹھ گئے پھر دوسرے سردارونکی ملاقات اوسیدن مقرر تھی اپنی اپنی

کرسیون پر بیٹھے ایک دوسرے سے ملتفت نہین ہوتا تھا اور نہ بات چیت کرتا تھا جب سب سردار
آ گئے لارڈ صاحب بہادر مع چار مصاحب تشریف لائے کمپنی گورہ نے اوسکا سلام ادا کیا اور کرسی نشینان
تعظیم کو کھڑے ہوے لارڈ صاحب بہادر اپنی کرسی پر بیٹھے اور چارون مصاحب جانب راست
صف مین بیٹھ گئے جانب چپ سب سردار ہندوستانی تھے توپین سلامی لارڈ صاحب بہادر کی سر
ہوئین جناب ممدوح نے کھڑے ہو کر جو کچھ انگریزی مین فرمایا سکتر صاحب بہادر نے اوسکا ترجمہ
اردو مین سب حاضرین دربار کو سنایا اسکندر بیگم اس دربار مین بہت خوش آئی ہو مجھکو مدت سے آرزو
تھی کہ جو تمنے خدمت سرکار ملکہ معظمہ کی فرمائی ہے شکر اوسکا کرون تم ایسی ریاست پر حکمران ہو
کہ تواریخ مین ناموری اوسکی ہے کبھی سرکار انگریزی سے تمنے مقابلہ نکیا اور جتنے دن ہوئے ہین
کہ ریاست مذکور دشمنون کے محاصرے مین تھی تمنے عورت ہو کر دلیری سے ایسی کارروائی کی کہ
شایان مرد مدبر و دانشمند کی ہے علاوہ رفع بغاوت گرد و پیش بھوپال بزمانہ غدر اور محفوظ رکھنے صاحبان
انگریز بہادر کے کہ اونمین پولٹکل اجنٹ بہادر بھی تھے تمنے حتی المقدور امداد سرکار انگلشیہ مین
کمی نکی اب مناسب نہین ہے کہ ایسے خدمات بے انعام رہین مین آپکے ہاتھ مین سند تملیک پرگنہ
بیرسیہ کی دیتا ہون یہ پرگنہ سابق مین ضمیمہ ریاست تمہارے کے تھا مگر بسبب بغاوت کے حق تمہارا اوس
سے جاتا رہا اور اب دوام کے لیے نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بھوپال مین دیا جاتا ہے بطور یادگار وفاداری
کے وقت امتحان کے دلیری و دانشمندی تمہاری ظہور مین آئی مجھکو بہت خوشی ہے کہ یہ سند اپنے ہاتھ سے
دربار عام مین تمکو سونپتا ہون کہ یہان ملازمان ملکہ معظمہ اور روسا جبلپور اور شرفا سب گروہ عمائد دربار جمع ہین

ترجمہ سند تملیک پرگنہ بیرسیہ ازانجا کہ نواب سکندر بیگم صاحبہ حکمران بھوپال نے
ایام بلوہ مین جادۂ خیرخواہی و اطاعت سرکار انگریزی پر ثابت قدم رہکر مراتب حسن خدمات
نسبت اس سرکار کے اور انتظام امور ریاست بھوپال کا بخوبی سرانجام کیا اور یہ امر موجب رضامندی
و خوشنودی سرکار دولتمدار انگریزی کا ہوا لاجرم سرکار ذوی الاقتدار کیطرف سے ازراہ مزید
عنایت و شفقت پرگنہ بیرسیہ واسطے دوام کے نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن مع حقوق ریاست

ملک قدیم بھوپال سے شامل و لاحق ہو گیا تھا پرگنہ عطیہ حال کا بجائے شرائط ملک قدیم
مشروط رہیگا فقط بعد اس گفتگو کے لارڈ صاحب بہادر کرسی پر بیٹھے اور والدہ ماجدہ نے کرسی سے
اوٹھکر کہا شکرگزار ہوں میں اوس خدا کی جس نے میرے دلکا آپکی فرمانبرداری میں باوفا
میرے باپ کے مضبوط کیا پھر شکر کرتی ہوں آپ کا کہ آپ نے مجھکو بجائے میرے باپ کے
رئیس مستقل ٹھہرایا آپ کی اطاعت سے مجکو فخر ہے جبتک زندہ ہوں فرمانبرداری سے منحرف نہونگی
اور مجکو اپنی اولاد سے بھی یقین ہے کہ وہ بھی ایسا ہی کریگی سکتر صاحب بہادر نے ترجمہ اس
تقریر کا زبان انگریزی میں لارڈ صاحب بہادر کو سنایا پھر لارڈ صاحب بہادر نے اپنے ہاتھ سے اونکو
خلعت و عطر و پان دیا اور منشی بھوانی پرشاد وکیل ریاست بھوپال کو ایک گھڑی مع خلعت
بجلدوی خیرخواہی زمانۂ غدر عطا کی اور ایکسو روپیہ ماہانہ کی پنشن اونکی زندگی تک سرکار
انگریزی سے معین ہوئی پھر بعض اشخاص سا کر چاہیہ کو خلعت دیے اور دربار برخاست ہوا
والدہ ماجدہ رخصت ہوکر واسطے ملاقات لیڈی صاحبہ لارڈ صاحب بہادر کے گئیں اور اونکے برابر
کوچ پر بیٹھیں اونھوں نے بڑے اخلاق و مہربانی سے گفتگو کی اور ایک کتاب اردو کی ہدیتہ
عنایت کی دوسرے روز چہارم رجب سنہ مذکور کو گیارہ بجے تیرہ صاحبان عالیشان کے
ساتھ لارڈ صاحب بہادر ہمارے خیمے میں آئے اخوان و ملازمان بہت سے ایک [illegible]
نفر کرسی نشین تھے پہلے نواب جعفر محمد خان اور نواب امراؤ دولہ بہادر اور میاں فوجدار محمد خان
اور مدارالمہام صاحب بہادر استقبال کو خیمہ تک گئے اور وقت رخصت بھی آخر راستہ تک
بھی پونہچانے گئے اور والدہ ماجدہ بھی تک وہانتک گئیں اہل دربار نے ہاتھ سینے پر رکھکر
سر جھکا کے سلام کیا اور اکیس فیر توپ سلامی کی سر ہوئی پھر اکیس کشتی پیش کرکے اونھوں نے
عرض کیا کہ آپ اس پیشکش مختصر کو براہ مہربانی قبول فرمائیں کل جو کچھ تعریف دربار عام میں
آپ نے میرے حال پر فرمائی ہے وہ میں اپنی زندگی تک نہ بھولونگی اور ایسی عزت کبھی کسی نے
اور اس ریاست کو اوس سے وہ مرتبہ ملا جولکے تھا آپ کی نوازش سے اچھی طرح سے پہچانی

اپنی اولاد کو ایسی تعلیم کرونگی کہ وہ بھی جانین کسقدر عزت میری کی گئی بعد اس گفتگو کے کشتیہاے نذر پیشکش کین اور ایک مالا مروارید کا اپنے ہاتھ سے گذرانا پھر نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کیطرف سے کشتیہاے نذر لائی گئین مالاے مروارید اونھون نے اپنے ہاتھ سے دیا بعدہ لارڈ صاحب بہادر رخصت ہوئے اور اکیس فیر توپ کی سلامی سر ہوئی دوسرے روز پانچوین جب کہ لیڈی صاحبہ لارڈ صاحب بہادر رونق افروز ہوئین استقبال و اہتمام دربار کا مثل دربار لارڈ صاحب بہادر کیا گیا لیڈی صاحبہ نے والدہ ماجدہ سے فرمایا کہ مجکو تمہاری ملاقات سے بہت خوشی ہوئی اونھون نے کہا آپ ہماری بادشاہ ہین آپکے تشریف لانے سے ہمکو فخر و عزت ہی پھر وہ دوسرے کمرے مین جہان مین بیٹھی تھی تشریف لائین اور ملاقات کی پھر مجلس عام مین آکر رخصت ہوئین اور لشکر روانہ بھوپال ہوا اور نوین رجب ۱۲۷۷ھ ایک ہزار دو سو ستتر ہجری مطابق بیست و یکم جنوری ۱۸۶۱ء ایک ہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی روز دوشنبہ کو خود کوچ کیا دوم شعبان سنہ صدر مطابق سیزدہم فروری سنہ مذکور روز چہارشنبہ بھوپال مین داخل ہوئین اس سفر مین بابت پیشکش لارڈ صاحب بہادر بتیس ہزار ایک سو چھیاسی روپیہ دو آنہ اور بابت اصراف سفر تئیس ہزار تین سو دو روپیہ پونے چھہ آنہ جملہ مبلغ پنجاہ و پنجہزار چہارصد و ہشتاد و ہشت روپیہ ہفت آنہ سہ پاو دیا الاخرچ ہوئے

فصل پنجم سفر الہ آباد و حصول تمغا و سیر بلاد کے بیان مین

سنہ ۱۲۷۸ھ ایک ہزار دو سو اٹھتر ہجری ماہ ربیع الاول مین پولٹکل اجنٹ صاحب بہادر بھوپال نے جناب ممدوحہ سے فرمایا کہ نواب گورنر جنرل لارڈ صاحب بہادر الہ آباد مین تشریف لاوینگے اور مہاراجہ جیاجی راو سیندھیہ بہادر اور آپکو اور راجہ صاحب پٹیالا اور نواب صاحب بہادر رامپور کو تمغاے نیٹی اور خطاب اسٹار آف انڈیا عطیہ ملکہ معظمہ دینگے اوسپر سامان سفر مہیا کیا اور یکم اکتوبر ۱۸۶۱ء ایک ہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی مطابق بیست و پنجم ربیع الاول سنہ مذکور کو باتفاق میرے اور نواب بیگم صاحبہ قدسیہ و نواب نظیر الدولہ باقی محمد خان بہادر و میان فوجدار محمد خان اور مدار المہام صاحب بہادر وغیرہ ارکان ریاست و سوار و پیادہ و اہل عملہ

جملہ دو ہزار دو سو اکتالیس نفر کے بھوپال سے سمت الہ آباد کوچ کیا دوسری ربیع الآخر کو ساگر
پہنچے سولھوین کو داخل دیوان ہوئے راجہ صاحب بہادر رئیس دیوان نے استقبال کرکے باخلاق
تمام ملاقات کی اور مہمانداری مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا اٹھارہوین کو وہان سے چلکر چوبیسوین
ربیع الآخر دن منگل کو الہ آباد مین داخل ہوئے نواب مستطاب لارڈ صاحب بہادر نے اوسیدن
اول وقت جناب ممدوحہ کے خیمے مین قدم رنجہ فرمایا اور اپنے حسن اخلاق کا ممنون کیا عصر کو
مع نواب بیگم صاحبہ قدسیہ میان فوجدار محمد خان مدار المہام صاحب بہادر لارڈ صاحب بہادر
کی ملاقات کو گئین اور قرین مسرت ہوئین آتے وقت مد رفت نو نو ضرب توپ سلامی سر ہوئین
بیست پنجم ربیع الآخر روز چہارشنبہ وقت عصر لارڈ صاحب مع کرنیل ڈیورنڈ صاحب بہادر
سکتر اعظم اور دو صاحب بہادر دیگر انکی ملاقات کو براہ مہربانی آئے بیست و ششم ربیع الآخر
روز پنجشنبہ جناب ممدوحہ نے قلعہ الہ آباد و میگزین کو دیکھا یہ قلعہ نامی جہان گنگا جمنا ملی ہین
وہان پر جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی نے تعمیر کیا ہوا اور ہندو لوگ اوسکو پراگ کہتے ہین بتاریخ یکم نومبر ۱۸۶۱
ایکہزار آٹھسو اکسٹھہ عیسوی مطابق بیست و ہفتم ربیع الآخر ۱۲۷۸ ایک ہزار دو سو اٹھتر ہجری
روز جمعہ بعد دس بجے دن کے جناب ممدوحہ بارگاہ گورنری مین گئین واسطے حصول تمغاے ستارۂ ہند
اس دربار کا اسطور پر اہتمام ہوا تھا کہ چار دن پیشتر حسب الذکر مع عہدہ داران ملکی و جنگی سرکار
انگریزی وغیرہ جنکو شریک جلسہ ہونے کا ایما تھا خیمہ دربار مین دس بجے پہونچکر اپنی اپنی جگہہ مقرر پر
بیٹھ گئے صاحبان بہادر عہدہ دار گورنمنٹ کو تخت گورنری کے بائین طرف اور سرداران
ہندوستانی مع صاحبان بہادر پولٹکل ایجنٹ کو تخت کی داہنی طرف کرسیان ملتین بتفصیل خیمہ
دونون طرف سڑک رسالہ گورہ اور رسالہ ہندوستانی صف آرا تھے اور خیمہ پر چند سپاہ
کمپنی کھڑی تھی مہاراجہ گوالیار اور نواب سکندر بیگم صاحبہ کی سلامی اکیس ضرب توپ اور
مہاراجہ پٹیالہ کی سلامی سترہ ضرب توپ اور نواب رامپور کی سلامی تیرہ ضرب توپ سر ہوئین
گیارہ بجے جناب وائسراے و گورنر جنرل بہادر ہمراہی صاحبان سکرٹری گورنمنٹ اور اندیگر

اور مصاحبین خاص کے رونق بخش دربار ہوئے اکیس ضرب توپ سلامی توپخانہ شاہی سے سر ہوئی
جناب موصوف تخت پر بیٹھے سکتر اعظم نے اشتہار مورخہ پنجم جولائی سنہ ۱۸۶۱ ایکہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی
جو بمقدمہ قاعدہ اشتار آف انڈیا کے ملکہ معظمہ نے مقرر کیا تھا انگریزی و اردو مین پڑھا پھر کمانڈر انچیف
روس صاحب بہادر اول والی گوالیار پھر والیہ بھوپال پھر والی پٹیالہ پھر والی رامپور کو تخت کے سامنے
لیگئے سکتر اندر اور دوسرے سکتر مقابل اور بڑے سکتر صاحب بہادر داہنے طرف تمغا لیے ہوئے
کھڑے تھے نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے اوٹھکر علی الترتیب چارون سردار مذکور سے
زبان انگریزی مین کہا کہ ملکہ معظمہ نے آپ کو نیٹ مقرر فرمایا ہی مین بحکم ملکہ معظمہ بڑی عزت و افتخار کا
تمغا آپکو دیتا ہون پھر حلقہ تمغے کا گلے مین ڈالکر اشتار دیا اور سکتر صاحب بہادر نے اوسکو
زبان ہندی مین ترجمہ کیا اور کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے چارون رئیسون کو درجہ بدرجہ کرسی پر
بٹھایا پھر نواب گورنر جنرل بہادر نے کھڑے ہو کر ہر چہار رئیس کو مبارکباد حصول تمغائی کو دی
اور کہا آپ اس مرتبہ بزرگ کے بھائی بندون مین شامل ہوئے اور یہ رتبہ حسب ارشاد ملکہ معظمہ اسلیے
مقرر ہوا ہی کہ سرداران ہند کو جناب ممدوحہ کی شفقت علانیہ ثابت ہو بنظر رفاہ رعایا کشور ہند کو
جو اجارہ کمپنی مین تھی اپنی ذات خاص سے متعلق فرما کر اوسکا انتظام بادشاہی کیا تا مہربانی شاہانہ
دلی ہمیشہ منقوش خاطر رعایا رہے تین برس ہوئے کہ اشتہار اس امر کا اسی جگہہ سے کشور ہند مین
دیا گیا تھا اب بطریقہ سلاطین یون منظور ہوا کہ جو بڑے درجے کے خیرخواہ ہین اونکو ممتاز کرنا
مناسب ہی اسلیے یہ عنایت ظاہر ہوئی اور آپنے کمال خیرخواہی اور ثابت قدمی اور بجا آوری خدمات
عمدہ سے جناب ممدوحہ کی مہربانی کا استحقاق پیدا کیا ہی ہمکو یقین ہی کہ آپ صاحبون کیطرف سے
ہمیشہ اس رتبہ بزرگ کی حق شناسی ملحوظ رہیگی اور جو یہ رتبہ بسبب بھلائے تمکو ملا ہی امید ہی کہ ہند کے
باشندون مین آپ ایسا طریقہ اختیار کرینگے کہ اوسکو دیکھکر سرداران باج گذار کو ملکہ معظمہ کے ساتھ
محبت دلی پیدا ہوگی پھر صاحب بہادر سکتر خارجی نے اس تقریر کا ترجمہ ہندی مین اہل دربار کو سنایا
پھر نواب گورنر جنرل صاحب بہادر ہر چہار سردار مذکور کی کرسیون تک تشریف لائے اور درجہ بدرجہ

مصافحہ کر کے خیمہ ریاست اپنے خیمہ خاص میں گئے شملک شاہانہ سر ہوئی دربار ریاست ہو گیا
اوسی روز وقت شام شب بست و ہشتم ماہ مذکور والدۂ ماجدہ بہمر حسب الطلب ہم کو بزم میں
تشریف لیگئیں اور آتشبازی کا تماشا کہ پھول پتے اوسکے برنگ یاقوت و زمرد و نیلم و الماس نظر
آتے تھے ملاحظہ کیا لارڈ کننگ صاحب بہادر دوم نومبر ۱۸۶۱ء ایک ہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی کو
طرف دیار شرقی ہند راہی ہوے اور تمغے والے اپنے اپنے ملک کیطرف گئے اس تمغے کے تین عدد تھے
پہلا عدد طلائی آفتاب نما نگینہ اسکے الماس سے مرصع اور اوسمین بخط انگریزی لکھا تھا کہ آسمان
کا نور ہمارا رہنما اور دوسرا عدد تصویر ملکۂ معظمہ کی تھی نگین سرخ عقیق کلان تقطیع پر کندہ اور
وہ نگینہ ایک فیتے میں آویزان تھا تیسرا عدد ایک ہار تھا گلماسی طلائی مینا کار کہ با تصویر
تاج ملکۂ معظمہ عنایت ہوا و نازک نفیس تھا اور یہ تینوں عدد حسب ضابطہ بعد انتقال خلد نشین
سوم نومبر ۱۸۶۲ء ایک ہزار آٹھ سو باسٹھ عیسوی مطابق دہم رجب ۱۲۷۹ھ ایک ہزار دو سو
اناسی ہجری کو گورنمنٹ انگلشیہ میں بھیجے گئے اور جب یہ تمغا خلد نشین کو عنایت ہوا تھا
بخیال تصویر ذی روح استفتا اوسکا اہل علم سے کیا قاضی ریاست شیخ زین العابدین عرب نے
لکھا کہ عورتوں کو استعمال چاندی سونے کا جائز ہے اور استعمال تصویر پادشاہ وغیرہ بشمول انکے
مکروہ تحریمی ہو تو فتاوی میں لکھا ہے کہ مکروہ نہیں کہ اگر تصویر چھوٹی یا کسی آدمی کا نگینہ مہر ہو اور
پہننا تصویر یا اوسکا بشمول نیت عبادت کے لئے کفر نہیں جب تک بقصد عبادت تعظیم
مثل تصویر پرستوں کے نہ ہو بحر الرائق و فتاوی ابراہیم شاہی میں لکھا ہے اگر آدمی نے نماز
پڑھی اور اوسکے پاس روپے تھے جن میں تصویر بادشاہ کی ہو اور دوسرے کو نظر نہیں آتی تو کچھ ڈر نہیں
اور فتاوی تاتارخانی و طحطاوی میں لکھا ہے کہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مہر پر شبیہ دو مکھیوں کی نقش تھی
اور زمانہ خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں مہر دانیال پیغمبر کی ملی اوسکے نگینے پر تصویر شیر
و شیرنی کی اور بیچ میں ایک تصویر لڑکے کی تھی جسکو وہ دونوں شیر چاٹتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
اوس مہر کو دیکھکر روئے اور ابی موسی الاشعری کو وہ مہر دیدی اور ابن عباس کے پاس ایک

انگشتری تھی جسکے آس پاس چھوٹی چھوٹی تصویرین بنی تھین ان ذابات سے یہ نکلا کہ استعمال
تصاویر کا زیور یا انگشتری وغیرہ مین علی الاطلاق کفر و شرک نہین ہاںکہ بسبب مشابہت کفار تصویر پرست
قریب حرام ہے مسلمان کو جہانتک بنے ایسے امور مکروہہ سے بچنا چاہیے تاکہ ممنوعات شرعیہ
مین نہ پڑے اور اسی کے قریب مولوی عبد القیوم وغیرہ علمانے بھی لکھا ہے بہرحال الا رزیڈنٹ صاحب بہادر
نے پیشہ دربار عطای تمغات سے اجازت سیر شہرہای نامی ہندوستان کی حسب درخواست والدۂ ماجدہ
دی تھی اور حکام بلاد کو لکھ بھیجا تھا کہ بیگم صاحبہ والیہ بھوپال بطور سیر تشریف لاوین گی اونکی
تعظیم و تکریم کرنا سو غرۂ جمادی الاولی سنہ ۱۲۸۰ ایک ہزار دو سو اسّی ہجری کو وہ الہ آباد سے
روانہ ہوکر ہشتم ماہ مذکور کو بنارس مین پہنچین راجہ ایشری پرشاد نراین سنگہ بہادر والی رامنگر
معروف براجہ صاحب کاشی نے ملاقات کی اونکی تہذیب اخلاق سے طبیعت نہایت خوش ہوئی
شہر بنارس بہت آباد اور معبد کاران ہنود ہے لیکن آب و ہوا وہان کی خوب نہین ہندو لوگ ادھجلا کر
مردون کو دریای گنگ مین ڈالدیتے ہین گوشت اونکا پانی مین گلجاتا ہے تمام نجاست شہر کی
موریون کی راہ سے گنگا مین پڑتی ہے لطافت پانی کی سلب ہوکر بخار متعفن پیدا ہوتا ہے چودھوین
ماہ مذکور کو بنارس سے کوچ کرکے سترھوین کو شہر جونپور پہنچین وہان دریا پر ایک پل بہت مضبوط
اور بڑا ہے قدیم نام غلام بیرم خان خانان نے اوسکو بنایا تھا صراط مستقیم اوسکی تاریخ ہے وہان سے
چلکر بیست و ششم کو فیض آباد اودھ مین وارد ہوئین یہ شہر کنارۂ دریای سرجو جسکو گھاگھرا بھی کہتے
ہین آباد ہے پانی اس دریا کا بہت اچھا ہے جانور دریائی اسمین بہت ہین عرض و عمق بھی بہت ہے
آبادی شہر کی متوسط ہے ہندو اس جگہہ کو بہت متبرک جانتے ہین یہان سے پھر کوچ لشکر جانب
لکھنؤ ہوا دوم جمادی الآخرہ اثنای راہ مین بمقام دریاباد مزار سید امیر علی شہید پر فاتحہ پڑھا اور
صحیح حال اونکی شہادت کا یون سنا کہ اودھ اگلے زمانے مین پایہ تخت راجہ سری رام چندر معبود کے
ہنود کا تھا بحکم ظہیر الدین بابر بادشاہ سید موسی عاشقان نے سنہ ۹۲۳ نوسو تئیس ہجری مین
آثار باقی مکانسرای راجہ مذکور و مطبخ سیتا زوجہ اوسکے کو برابر کرکے مسجد تعمیر کی خیر باقی مادہ تاریخ

مسجد مذکور ہے اور اسی شہر مین مکان ہنومان مقرب راجہ مذکور بھی تھا محی الدین اورنگ زیب عالمگیر
بادشاہ نے اوسکو منہدم کر کے مسجد بنائی تھی یہ دونون مسجدین بسبب کہنگی جا بجا سے شکستہ و ریختہ
تھین راجہ درشن سنگہ زمیندار نیابی اودھ نے گرد مسجد بابری حصار بناکر نام اوسکا ہنومان گڑھی رکھا
اور بیراگیون کو وہان آباد کیا بیراگیون نے آہستہ آہستہ بنیاد مسجد کی مٹادی اور مندر بنایا غرضکہ
مفلس مسلمان جمع ہوئے بیراگیون نے عامل فیض آباد کو اپنا دوست بناکر اونپر حملہ کیا اور مارا اور
انکے سرگروہون نے جنکا نام مہنت مشہور ہے نواب علی نقی خان وزیر واجد علی شاہ بادشاہ لکھنؤ
اور راجہ بالکرشن دیوان ریاست سے سازش کی اونہون نے چشم پوشی کر کے کچھ تدارک نکیا
سید امیر علی نے بحمیت اسلام بدلا اونکا چاہا بہت مسلمان اونکے رفیق ہوے شہر لکھنؤ مین تہلکہ پڑ گیا
علمای لکھنؤ نے باہتمام وزیر مذکور اہل اسلام کو رفاقت سید امیر علی سے باز رکھا بہت لوگ پھر گئے
وہ ساڑھے چار سو آدمی کے ساتھ فیض آباد کو گئے کپتان بارلو بلا حکم شاہ اودھ بحکم وزیر
فوج کثیر لیکر روانہ ہوا بست و ششم صفر روز چہارشنبہ ۱۲۷۲ ایک ہزار دو سو بہتر ہجری بمقام
شجاع گنج جس میدان مین سالار مسعود غازی اور ہندوون سے بڑی سخت لڑائی ہوئی تھی
کپتان مذکور اونسے مقابل ہو کر لڑا توپ و بندوق سے اونکو مع رفیقون کے مار ڈالا بعد سہ ماہ
بست و ششم جمادی الاولی سنہ مذکور حکام فرنگ نے شاہ اودھ کو عشرت دوست غافل مزاج
پاکر ریاست کو شامل ملک انگریزی کر لیا اور اونکی تنخواہ مقرر کردی المختصر ششم جمادی الآخرہ کو
مع الخیر سواری لکھنؤ مین پہنچی بادشاہ باغ مین نزول ہوا حکام انگریزی نے استقبال و سلامی
و جملہ مراتب مقررہ تعظیم کو ادا کیا بعد بلوائے غدر اگرچہ قریب نصف شہر کو بسبب جرم بغاوت
حکام فرنگ نے کھود ڈالا اور عمارات عالی کو ڈھا دیا اس خرابی پر بھی جو دیکھا تو بڑا شہر و عمارات
اچھے بازار دلچسپ مین اشیای خورد و نوش و اسباب نفیس ہر دیار بکثرت میسر ہوے مکانات
بادشاہی کو بچشم عبرت دیکھا مختصر حال اونکا یہ ہے بادشاہ باغ جسمین ہم سب فروکش
ہوے تھے نہایت وسیع و فسیح باغ ہے محل عشرت و فراغ ہے اس باغ مین ایک نہر کی بارہ دری ہے

خوش قطعی و سادہ کاری مین رونکش گلبرگ تری ہی **قیصر باغ** تعمیر واجد علی شاہ اودھ
بہت عریض و طویل ہی اپنی وضع مین بے عدیل ہی انواع اشجار میوہ دار و اقسام گلہاے رنگا رنگ
اوسمین موجود ہین موقع کے ساتھہ عمارات عالیشان با کلسہای بزر اندودہ ہین در و دیوار پر
تصاویر مختلف الاشکال کشیدہ ہین اگر کوئی بچشم غور دیکھے تو اپنے بانی کے حال پر آبدیدہ ہین
اس باغ کی گلگشت مین کسیقدر دیر ہوئی تین ساعت نجومی مین چہارم باغ کی سیر سے طبیعت
سیر ہوئی **حسین آباد** امام باڑہ محمد علی شاہ اودھ کا بنایا ہوا ہی اوسمین دو تعزیے جسکو
اہل لکھنؤ ضریح کہتے ہین سونے چاندی کی سادہ کاری ہوئی دھری ہین اور مکان بہت نفیس
سنگ مرمر کا ہی اور فرش و شیشہ آلات سے آراستہ ہی صحن مین ایک بڑا حوض پر آب ہی اوسمین
ایک بجرہ پڑا ہی اوس بجرے مین ایک گھوڑے کی مجسم تصویر گھوڑے کے برابر ہی دروازہ بھی
اس مکان کا عالیشان اور ایک حمام سنگ مرمر کا بہت نفیس ہی احسن الدولہ برادر نواب
محسن الدولہ غازی الدین حیدر بادشاہ اودھ کے نواسے مہتمم اس امام باڑے کے ہین ہمارے
آنے کی خبر سنکر تشریف لائے بہ تعظیم و اخلاق ملے اور وقت رخصت گوٹے کے ہار اور پان کی
گلوریان دے گئے **فرنگی محل** ایک محلے کا نام ہی اوسمین بیشتر علمای اہل سنت و جماعت
رہتے ہین وہان مولوی عبد الحکیم سے ملاقی ہوئی مولوی صاحب کو فاضل نیک رو نیک
متواضع پایا **کوٹھی مارٹین** اس عمارت کو جیسا سُنا تھا ویسا دیکھا ہان کچھہ شیشہ آلات و عمدہ
فرش و اسباب ولایتی اوسمین موجود ہی **امام باڑہ و مسجد و رومی دروازہ** نواب آصف الدولہ
بہادر مرحوم کا دیکھا اس مکان کو جیسا سُنا تھا ویسا ہی پایا ایسی مستحکم لداو چونہ و خشت کی عمارت
عالی ہندوستان مین کم ہی **دریای گومتی** پاٹ اس دریا کا بڑا اور گہرائی تھوڑی اور پانی سبک
و ہاضم و شیرین ہی طرح طرح کی سیکڑون کشتیان اس دریا مین پڑی ہین پل آہنی جو اس دریا پر بنا ہی
بہت عمدہ و قابل تعریف ہی **چھتر منزل** عمدہ و دلکش عمارت ہی کنگرے طلائی ہین در و دیوار
تصاویر سے منقش ہی **کمپنی باغ** یہ بہت بڑا باغ ہی اس باغ مین خوشرنگ پھولون کے

اور اقسام میوہ ہای ولایت کے درخت لگے ہوئے ہین ایک مکان وسیع مین صدہا قسم کی
چڑیان نہایت خوشرنگ خوبصورت اور جانور کمیاب پنجرون مین بند ہین خورشید خواجہ سرائے
شاہ اودہ جو ہمارا نوکر تھا اوسنے عرض کیا کہ انکے سوا اور چند مکانات ذیل قابل ملاحظہ ہین
قصر فرح بخش دلکشا دلارام دولت پورہ موتی باغ الماس باغ باغ محسن الدولہ
باغ منور الدولہ مجلسرای امین الدولہ کوٹھی روشن الدولہ استری منجن وزیر باغ
تکیہ کی بارہ دری بنارسی باغ مقبرہ نواب یمین الدولہ سعادت علیخان بہادر باغ مکا خیاط
عیش باغ نمونہ درگاہ حضرت عباس شبیہ نجف اشرف نقل کاظمین کربلای خدابخش خان
کربلای عاشق علی کربلای عظیم اللہ خان چونکہ فرصت زائد نہ تھی اور سیر اکبر آباد بھی کرنا منظور
تھا اسلیے دوازدہم جمادی الآخرہ کو لکھنؤ سے کوچ کیا سولھوین تاریخ کانپور مین کنارہ دریای گنگ پر
لشکر پہونچا حکام کانپور نے پل دریای گنگ پر جو کشتیون سے مرتب تھا بڑا اہتمام اور چھڑکاؤ کرایا تھا
اور اکثر اہل کار استقبال کو آئے تھے بہت آسانی سے مع لشکر عبور کرکے کانپور مین ورود ہوا
میدان پریڈ پر خیمے استادہ کیے پہلے روز سیر نہر جو شعبہ نہر گنگ ہی فرمائی وہانکے کارپردازون نے
دروازے چھالون کے جو نہر مین نصب ہین اونکا کھولنا اور بند کرنا اور پانی کا چڑھانا اور کشتی کا
لانا اور نکالنا اور پانی کو نالیون کیطرف جاری کرنا اور بند کرنا سوا اسکے اور صنائع جو اوسکے
متعلق ہین بہت چستی اور چالاکی سے دکھائے حقیقت مین ایک صنعت عجیب نکالی ہے کہ پانی کو
اختیار مین کر لیا ہے بعد ملاحظہ کارپردازون کو انعام دیا اور بہت خوش کیا اکثر عمائد کانپور کے
مستدعی اور متکلف ضیافت ہوئے از انجملہ محمد عبد الرحمن خان شاکر مہتمم مطبع نظامی کی درخواست
بنظر قدامت و خلوص پذیرا ہوئی اور صاحبون کو جواب ہوا دوسرے روز دربار عام کیا حکام اور
عمائد شہر آئے اور شرف ملازمت اور اخلاق رئیسانہ سے خرم اور خشنود ہوئے آٹھ بجے
سے گیارہ بجے تک دربار عام رہا وقت رخصت عطر و پان عنایت ہوا بعد ادای نماز ظہر کوچ
کیا وہانسے بکوچ متواتر سوم رجب کو اکبر آباد پہونچے باغ نور افشان مین اوترکر کھانا کھایا پانچ

نورجہان بیگم نورالدین جہانگیر بادشاہ کی بی بی کا ہی قبر زنانا اوسمین بجز روشہای سنگین اور
دو تین حوض اور کوئی عمارت سابق نامی نہین ہی لیکن جہان بیگم کا نام مشہور ہی اسلیے مختصر حال
اونکا لکھا جاتا ہی خواجہ غیاث اکبر بادشاہ کا نوکر تھا اوسکی بیٹی مسماۃ مہرالنسا نہایت جمیلہ شاعرہ
تھی خواجہ نے اوسکی شادی علی قلی خان جاگیردار شہر بردوان واقع صوبہ بنگالہ سے کردی تھی
زمانہ شاہزادگی مین جہانگیر نے اس خوبصورت عورت کو نا کتخدا دیکھا تھا اوسدن سے اس
عورت پر عاشق تھا مگر اپنے دل کا حال کسی سے نہ کہا بستم جمادی الآخرہ سنہ ۱۰۱۴ ایکہزار چودہ
ہجری کو جب بادشاہ ہوا مخفی شوہر مہرالنسا کے قتل پر آمادہ ہوا علی قلیخان کو بردوان سے
اپنے پاس بلایا یہ شخص ایرانی شجاع و زور آور تھا ایک روز ایک شیر گرسنہ قوی ہیکل کو میدان مین
چھوڑوا دیا اور علی قلیخان کو حکم دیا کہ بے شمشیر و تیر شیر سے مقابلہ کرو خان مسطور نے براہ
مردانگی شیر سے مقابلہ کیا اور پیش قبض سے اوسکو مار ڈالا اونھون نے بظاہر خوش ہوکر خطاب
شیر افگن خان دیا پھر ایک فیلبان کو خفیہ حکم دیا اوسنے مست ہاتھی کو اوپر ہول دیا اس بار بھی
بیچ گئے اور تلوار سے ہاتھی کو مارا پھر رخصت لیکر بردوان کو چلے گئے سنہ ۱۰۱۵ ایک ہزار پندرہ
ہجری مین جہانگیر نے قطب الدین خان کو بظاہر خدمت صوبہ داری بنگالہ دے کر پوشیدہ
شیر افگن خان کے قتل کے لیے بھیجا یہ چند بہادر آدمی لیکر شیر افگن خان کے پاس گیا اثنای
گفتگو مین خانہ جنگی ہوئی شیر افگن خان و قطب الدین اور چند آدمی مارے گئے جہانگیر نے خبر
پاکر مہرالنسا کو طلب کیا اور اشرف النسا نورجہان بیگم کا خطاب دیکر نکاح کر لیا اور اسدرجہ
تعشق ہوا کہ تمام کاروبار سلطنت حوالہ نورجہان بیگم کردیا یہانتک کہ فرمان شاہی پر بھی
مہر نورجہان بیگم کی ہوتی تھی سجع مہر یہ ہے نورجہان گشت بفضل الہ * ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ
اور سکہ جہانگیری پر ایک طرف جہانگیر و نورجہان کی تصویر اور ایک رخ پر یہ شعر لکھا تھا
بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور * بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر * خواجہ غیاث الدین نورجہان
وزیر ہوے اونکے بھائی مرزا ابوالحسن کو یمین الدولہ آصف خان خطاب ملا ارجمند بانو دختر

آصف خان مخاطب بہ ممتاز محل جنکا مزار تاج گنج آگرہ مین ہی شاہجہان بادشاہ پسر جہانگیر
بادشاہ سے منسوب ہوئین ۱۰۵۵ھ ایک ہزار پچپن ہجری لاہور مین نورجہان بیگم کا انتقال ہوا
باغ شالامار لاہور مین جہانگیر کی قبر کے برابر انکی قبر ہی یہ بیت طبع زاد نورجہان بیگم ہی بیت
کشادہ غنچہ اگر از نسیم گلزار است ٭ کلید قفل دل ما تبسم یار است ٭ اور اکبر آباد کا پرانا نام آگرہ ہی آگرہ
زبان یونانی مین قلعہ کو کہتے ہین اب جو قلعہ لب دریای جمنا موجود ہی وہ اکبر بادشاہ کا بنایا
ہوا ہی حکام فرنگ نے اوسمین سامان جنگ اقسام اسلحہ و توپ گولہ بہت آراستگی و سلیقے سے رکھا ہی
ایک ہفتہ اس شہر مین مقام ہوا باغ و مقبرہ تاج گنج اس شہر مین بے مثل عمارت ہی جتنی کوئی اوسکی
تعریف کرے سچ ہی دروازے پر سورۂ والفجر بخط طغرا کندہ ہی خط کی جودت لکھنے سے متعلق ہی
چالیس بیگھہ زمین باغ کی ہی روشین مرمر کی ہین حوض کلان پانی سے لبالب ہوا ہین ایک سو
بیس فوارے ہین غرب و مسجد عالیشان شرق سو نقل مسجد موسوم بجماعت خانہ خوش قطع
بلند ارکان چارون گوشہ باغ پر چار منارے بلند ہین روضہ کی عمارت تمامی سنگ مرمر کی ہی
ہر پہل پر منارہ جملہ آٹھ منارے اور بیچ مین بڑا گنبد عالیشان ہی روضہ کے اندر چار طرف چار
دالان کلان اور چار خرد اور بیچ مین حجرۂ مربع اور وسیع اندر باہر در و دیوار پر گلکاری ہی آیات
قرآن مجید اس خوبی سے منقوش ہین کہ زبان اوسکے وصف مین قاصر ہی لوح مزار جوابالا سنگہای
رنگارنگ سے آراستہ اور قبور اصلی تہ خانے مین ہین ایک قبر ارجمند بانو ممتاز محل کی دوسری
قبر شاہجہان بادشاہ کی تعویذ بادشاہ پر یہ عبارت رقم ہی مرقد منور و مضجع مطہر بادشاہ رضوان جایگاہ
خلد آرامگاہ اعلی حضرت علیین مکانی فردوس آشیانی صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ غازی
طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ در شب بیست و ششم شہر رجب ۱۰۷۶ھ ایک ہزار و ہفتاد و شش ہجری
ازین جہان فانی بنزہتگاہ جاودانی انتقال کردند اسکو دیکھکر پھر عمارت قلعہ کو دیکھا دیوان عام
دیوان خاص تختگاہ مثمن برج نگینہ مسجد جھول بھلیان خوش آب سمن محل شیش محل
زنانہ باغ یہ سب مکانات سنگ سرخ و سنگ مرمر کے بنے ہوے ہین در و دیوار سے دہانہ

بارہ دری جواہر سے مرصع تھی اب صرف جواہر کے نگون کے نشان پتھرون پر عیان ہین کہتے ہین کہ سورج مل جاٹ کا تصرف جب مکانات شاہی پر ہوا اوسکے اہل فوج نے نگینے اوکھاڑ لیے موتی مسجد کی سادہ کاری و شفافی سنگ مرمر کی تعریف نہین ہوسکتی اس عمارت بیمثل کو دیکھکر باغ سکندرہ کو دیکھا یہ باغ آگرے سے تین کوس کے فاصلے پر ہے زمین باغ دو صد و ہشتاد و چہار بیگھہ ہے گرد باغ فصیل پختہ بارہ گز بلند ہے چہار گوشہ پر چار منارہ بلند اور روشین باغ کی بیس گز عریض سنگ سرخ کی ہین اور نہرین پانی کی ہر چمن مین جاری ہین وسط باغ مین اکبر بادشاہ کا مقبرہ ہے اور قریب مقبرہ ایک حوض کلان ہے یہ مقبرہ عالی سنگ سرخ و مرمر اور سنگ ابری و موسی اور سنگ زرد سے بکمال لطافت و استحکام بنا ہے گنبد مثمن ہے اندر باہر بخط طغرا کتابے نقش ہین اور درون پر اشعار فارسی کندہ ہین ازانجملہ یہ ایک رباعی اور چند بیت مثنوی کی ہین

رباعی

روشن ز سایهٔ آتش رخ تابنده اختر است
از روضهٔ منورهٔ شاه اکبر است
طاقی که از رواق نهم چرخ برتر است
این طاق زیب نه فلک و هفت اختر است

مثنوی

که ذاتش مبرا بود از عدم
دو عالم ز فیض ازل آفرید
بشاهان با افسر تاج و گنج
ره داوری را چو گیرند پیش
بود سایهٔ ذات پروردگار
ببالای زرینه مسند نشست
دل اهل عالم از و گشت شاد
چو از عدل آباد کرد این جهان
از و عالم قدس آباد باد

همه پادشاهان روی زمین
یکی گرد پنهان و دیگر پدید
که از عدل ایشان شود روزگار
شناسند بیگانه را چون خویش
ز نوشیروان و فریدون دو سال
بر تخت او گشت افلاک پست
بگیتی دو افریدون پنجاه سال
سوا انجهان رفت و شد بر دوان

بنام شهنشاه ملک قدم
از و صاحب تاج و تخت و نگین
بجمشید آنکه سرای سپنج
شگفته تر از باغ در نوبهار
شهی که چنین نیست در روزگار
که اکبر شه آن سایهٔ ذوالجلال
جهان را ابیاری است از عدل و داد
چنین کرد شاهی ز روی جلال
روانش همیشه ز حق شاد باد

اس مقبرے مین بھی مثل مقبرہ تاج گنج درجہ بالا مین نقل قبر ہے

اور تہ خانہ مین محل اور سوا ے قبر اکبر بادشاہ آرام بانو شکر النسا بیگم اصالت بانو شہزادہ خانم
دختران اکبر اور رقیہ سلطان بیگم زوجہ اکبر اور قبر سلیمان شکوہ اور چند قبر لا معلوم الاسم ہین
بعد سیر اماکن نامی آگرہ نوین رجب کو کوچ اور گیارھوین کو شہر متھرا مین مقام کیا سیکڑون بتخانے
دیکھے ازانجملہ منی رام سیٹھ کے مندر کو بہت آراستہ پایا بتخانون کی نقاشی قابل تعریف ہی
پتھرون پر ایسی نقاشی کی ہی کہ موقلم کی معلوم ہوتی ہی اور ایسا ہی حال بندراین کا ہی جس وقت
سواری وہان پہونچی منی رام سیٹھ کے گماشتے حاضر ہوئے اور مندر مذکور مین سیر کو لیگئے یہ مندر
بہت کلان اور دروازہ اسکا عالیشان ہی تمام در و دیوار پر بت بشکل گاو و شیر و بندر و مرد
و زن و مار و ماہی بنے ہوئے ہین اور اس بتخانے کے احاطے مین ایک باغ پر فضا ہی حوض
و فوارے سلیقے کے ساتھ ہین ایک نہر ہی چھوٹی تالاب کی طرح گرد اوسکے سنگ مرمر کی چھوٹی
چھوٹی محرابون کی عمارت ہی بعد سیر و تماشا راستے مین ایک انبوہ ملا وہ سب گاتے بجاتے ہوئے
ایک بت سیاہ کو تخت رواں پر لیے جاتے تھے اور دو آدمی برہنہ سر بت کے دونون طرف
ایک چھتری لیے ہوئے دوسرا پنکھا لیے ہوئے چلے جاتے تھے معلوم ہوا کہ ٹھاکر جی سیر
باغ کو جاتے ہین ایک آدمی نے کہا چھتری کو اپنے ٹھاکر کے چہرے سے علیحدہ کرو ہماری
سرکار تمھارے ٹھاکر کو دیکھینگی اونھون نے کہا ٹھاکر جی پر دھوپ آویگی یہ کہکر پھر تخت رواں
کو کھڑا کر دیا اور کہا نذرانہ ٹھاکر جی کا لاؤ جناب ممدوحہ نے جواب دیا کہ مقیم مسافر کی تواضع
کرتا ہی ٹھاکر جی ہمکو نذر دین یہ کہکر وہان سے چلے پھر بستم ماہ رجب کو شاہجہان آباد پہونچے
یہ شہر زمانہ دراز سے پایہ تخت ہندوستان ہی تواریخ ہند مین اسکا حال تفصیل سے لکھا ہی
چند بار آباد ویران اور چند نام سے موسوم ہوا پہلا نام اسکا ہستناپور تھا پھر دہلی پھر تغلق آباد
پھر شیر منڈل اور اخیر مین شاہجہان آباد ہوا فصیل شاہجہان آباد کی باہر ہر طرف کوسون تک
نشان آبادی پایا جاتا ہی چنانچہ موضع فرید آباد سے شاہجہان آباد تک کہ بارہ کوس کا فاصلہ ہی نشان
مکانات منہدم کے اب تک موجود ہین کتاب آثار الصنادید مین اس شہر کا حال مفصل لکھا ہی

مزار سلطان نظام الدین اولیا و خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی اماکن متبرکہ سے ہین احاطۂ
ان مزارون مین اکثر صلحا و اولیا اور شہزادون کی قبرین ہین ان دونون مزارون پر
فاتحہ پڑھکر جھرنے کی سیر کی یہ بہت فضا کی جا ہی زیر کوہ ایک بہت بڑا حوض بنا ہوا ہی
اوسمین پہاڑ پر سے پانی گرتا ہی لب حوض دالان بنے ہوئے ہین جو کوئی سیر کو آوے
آسایش پاوے آنبکے درخت بھی وہان بہت ہین پھر سیر کنان خواجہ قطب الدین بختیار
کاکی کے مزار پر جانا ہوا وہان منارۂ مسجد قوۃ الاسلام جسکو سلطان شمس الدین التمش نے
بنایا تھا اور اب وہ منارہ بلند بنام لاٹ قطب صاحب مشہور ہی اوسپر بہت کتابی نقش ہین صدہا
مقابر امرا و سلاطین سواد دہلی مین سر بفلک افراشتہ ہین ازانجملہ مقبرۂ ہمایون بادشاہ
و منصور علیخان لاثانی ہین لال قلعۂ دہلی کو بھی دیکھا دیوان عام و خاص اور فصیل و بروج
پہلی عمارت سے موجود باقی منہدم ہی اینٹ چونہ پتھر کے ڈھیر بچشم عبرت دیکھکر
سلیم گڈھ کو گئے ریل کے لیے جو پل دریای جمنا پر تعمیر ہوتا تھا اوسکو دیکھا اور زینت المساجد
کیطرف سے جامع مسجد شاہجہانی کے دیکھنے کو روانہ ہوئے مسجد کا دروازہ بند تھا ہمارے
لیے حکام انگلسیہ نے کھلوا دیا مسجد دیکھکر اپنی فرودگاہ کو روانہ ہوئے ستائیسوین جنوری
سمت جیپور کوچ کیا یازدہم شعبان مع الخیر پہنچے مہاراجہ صاحب والی جیپور سے
پیشانی ان پر آثار اقبال [illegible]
دروازہ شہر تک بطریق استقبال کیا کہ جب سواری کا ہاتھی باتفاق پولٹکل ایجنٹ صاحب بہادر
بھوپال شہر پناہ کے دروازے پر پہنچا قریب دو سو سوار و پیادہ رنگین چھڑیان ہاتھون
لیے ہوئے ادب تفاوت سے ہوشیار رہو پکارتے تھے موبد ان زاون کے پیچھے قریب تیس آدمی کے
برادری راجہ صاحب کے گھوڑون پر سوار آکر دروازے کے برابر پرا باندھکر کھڑے ہو گئے
دروازے کے باہر گولہ اندازون نے توپون کی سلامی سر کی راجہ صاحب بہادر باتفاق
ایجنٹ صاحب بہادر جیپور سواری فیل نمودار ہوئے ہودج فیل سواری راجہ صاحب طلائی
ہندوستانی تھا ایجنٹ صاحب بہادر جیپور کے ہاتھی کا ہودا انگریزی نقرئی تھا راجہ صاحب بہادر

سفید انگرکھہ پہنے اور سرخ پگڑی باندھے تھے گلے مین ایک کنٹھا زمرد کا کمر مین کٹار پٹکے مین تلوار
تھی دوسری تلوار مرصع سامنے ہودے مین دھری تھی ادھر سے جناب ممدوحہ و ایجنٹ صاحب بہادر
بھوپال نے ہاتھی سواریکا بڑھا کر مہاراجہ صاحب سے ہاتھ ملایا طرفین سے مزاج پرسی ہوئی باہم
روانہ ہوئے کمپنی و رسالہ وردی پوش نے قاعدے کے موافق سلام کیا تمام سپاہ کا ہجوم تھا
آہستہ آہستہ راجہ صاحب کے محل تک سواری پہونچی محلسرا کے دروازے مین متعدد ہاتھی دروازہ
جب طے ہوگئے اور ہر دروازے پر فوج نے سلام کیا چوتھے دروازہ محل پر سواری پہونچی راجہ صاحب
ہاتھی پر سے اوتر کر ہوادار پر بیٹھکر پانچوین دروازہ محل پر جاکر کھڑے ہوئے جب ہم سب ارکان ریاست
و صاحبان انگریز بہادر وہان پہنچے خدم و حشم و سپاہ کا اژدحام بہت تھا مہاراجہ صاحب بہادر
بارہ دری مین لیگئے شامیانہ زربفت چوب کے نیچے دو کرسیان بچھی تھین ایک پر راجہ صاحب بہادر
دوسری کرسی دست راست پر جناب ممدوحہ تھین دست چپ پر بھوپال و جے پور کے ایجنٹ بہادر
کرسیون پر بیٹھے اور اونکے برابر برادران راجہ صاحب بیٹھے اس مجلس مین قریب تین سو کرسی بچھی
کے تھے شیو جی رام کا انتخاب کرسی راجہ صاحب پر بیٹھے جناب ممدوحہ کے دست راست پر
ارکان و اخوان ریاست بھوپال بیٹھے قوال آئے اور گانے پھر سلام کر کر رخصت ہو گئے پچیس طوائف
لباس تکلف سے مع ایک طبلہ نواز و دو سارنگی نواز آئین اور ناچنے لگین تھوڑی دیر کے بعد مہاراجہ صاحب
نے عطر و پان و حمائل گل اپنے ہاتھ سے جناب ممدوحہ اور ہر دو ایجنٹ صاحب بہادر اور نواب
فوجدار محمد خان اور نواب امراؤ دولہ صاحب بہادر و مدار المہام صاحب بہادر کو دیا باقی اہل مجلس کو
نائب ریاست جے پور نے تقسیم کیا پھر رخصت ہوکر اپنی فرودگاہ کو آئے دوسرے دن راجہ صاحب
بہادر نے ملاقات کا عزم کیا اور بارہ دری رام باغ ملاقات کے لیے مقرر ہوئی جناب ممدوحہ نے
مع مدار المہام صاحب بہادر دروازہ فصیل جے پور تک استقبال کیا جب سواری راجہ صاحب بہادر
رام باغ کے دروازے پر پہونچی توپون کی سلامی سر ہوئی جو کہ ساتھ ہمراہ توپین تھین راجہ صاحب
براہ اخلاق اپنے توپخانے کو حکم دیا تھا کہ نواب بیگم صاحبہ جس قدر توپین چاہین طلب فرمالین

اسیطرح جسدن سے جے پور کی عملداری میں ہم سب داخل ہوئے تھے جاگیرداران ریاست جیپور
کو حکم تھا کہ سلامی کی توپین سر کرنا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور علاقہ خاص راجہ صاحب بہادر میں
راجہ صاحب بہادر کیطرف سے توپون کی سلامی سر ہوتی تھی غرضکہ جب سواری اونکی داخل رام باغ
ہوئی بارہ دری تک حافظ محمد حسن خان نائب بخشی اور میر دبیر ریاست نے استقبال کیا دوسری
بارہ دری تک میان فوجدار محمد خان اور نواب امراؤ دولہ بہادر گئے لب فرش تک خود جناب ممدوحہ
نے استقبال کیا اور جس سامان سے راجہ صاحب نے ملاقات کی تھی اوسیطرح ادہر سے بھی کی گئی
اور کشتیان تحفجات و فیل و اسپ وغیرہ پیش ہوئین پھر راجہ صاحب بہادر رخصت ہوئے سیزدہم [۱۳]
شعبان روز پنجشنبہ کو راجہ صاحب بہادر نے لشکر کے لیے سامان خشک و دعوت کا بھیجا اور ہمکو
اذن کھانا کھانے کا اپنی محلسرا میں دیا بعد مغرب برادران و مقربان ستر [۱۷] آدمی کے ساتھ
محل سرا کو گئے مگر راجہ صاحب بہادر وہان موجود تھا خود نہ تھے جناب ممدوحہ نے راجہ صاحب بہادر کو
سلام کہلا بھیجا اونھون نے بھی جواب سلام بھیجا جس مکان میں کھانا کھایا وہان ایک
بڑا حوض پانی سے لبالب تھا اوس حوض میں ایک چبوترہ تھا جسمین فوارہ لگا ہوا تھا حوض کے
چارون طرف دالان تھے اوسمین کسبیان ناچتی تھین تھوڑی دیر کے بعد ناچ موقوف ہوا
دسترخوان بچھایا گیا کھانا آیا سب نے کھایا ایک سو چھپن قسم کا کھانا دسترخوان پر چنا گیا تھا
سب لذیذ و پر تکلف تھا متصل اس مکان کے دوسرا کمرہ تھا اوسمین عورت صاحب ایجنٹ
جے پور و بھوپال تھی میزون پر انگریزی کھانا چنا ہوا تھا کھانا کھا کر ہاتھ دھو کے سیر آتشبازی
کے لیے ایک چھت مکان وسیع میں پہنچے اوسمین کرسیان بچھی ہوئی تھین پنڈت شیو دین
مختار ریاست وہی جگہہ بیٹھے تھے ہمکو دور سے دیکھکر تعظیم کے لیے اوٹھے اور بڑی تکریم سے
بٹھایا سامنے اس دالان کے ایک حوض بہت لمبا چوڑا بنا تھا اوسمین چالیس پچاس نواڑے
چلتے تھے وہان کشتی بننے کی آئین آتشبازی سر ہوئی پھر جہان مہاراجہ صاحب بہادر رونق افروز
تھے ہم سب مع دونون ایجنٹ صاحب بہادر گئے مہاراجہ صاحب بہادر سے ملاقات ہوئی قریب دو سو

آدمی کرسی نشین اس محفل مین تھے کسبیان زرین لباس پہنے ہوئے ناچتی تھین جب
طرفین سے مراسم عرفیہ ادا ہو چکے تھوڑی دیر اوس محفل مین ٹھہر کر رخصت چاہی مہاراجہ
صاحب بہادر نے ایک ایک حمائل زرتار اور ایک ایک پھولون کا ہار اور ایک ایک بیڑہ پان
حسب معمول سب کو دیے جناب ممدوحہ نے کہا آپ نے بہت اخلاق و تواضع جو سرداران
کو سرداروں کے ساتھ چاہیے ہے کیا اس مخلص نوازی سے مین بہت خوش ہوئی
پھر رخصت ہو کر فرودگاہ کو آگئے دوسرے روز پنڈت شیودین ہمارے دربار مین آئے
اور کہا ہمارے حضور و مہاراجہ صاحب بہادر کی ملاقات کے باب مین بہت سعی کی
برادران ریاست نہین چاہتے تھے کہ ملاقات ہو اور جہ کوشش یہی تھی کہ مین دل سے
چاہتا تھا کہ دو رئیس بزرگ مین اتحاد کا ہونا بہت اچھا ہی پھر ذکر بندوبست زمانہ غدر کا
کیا اور کہا ایڈن صاحب بہادر بار بار آپ کی تعریف کرتے تھے جناب ممدوحہ نے پوچھا
ریاست جیپور مین کتنی فوج ہی اور حاصل ملک کا کس قدر ہی کہا فوج بیس ہزار ہی ملک ایک
کروڑ کا ہی چھتیس لاکھ روپیہ کے جاگیردار ہین تینتیس لاکھ روپیہ خیرات مین جاتا ہی چونتیس لاکھ
روپیہ ریاست مین خرچ ہوتا ہی پھر پنڈت مذکور رخصت ہوئے جیپور شہر اوسکا اچھا ہی عمارت
دلکش راستے چوڑے و صاف سیدھے ہین باغات سرسبز و دلکش ہین امیر کی عمارت
[illegible] یازدہم شعبان کو جیپور سے کوچ کیا بست و نہم
شعبان کو شہر اجمیر مین پہونچے خواجہ معین الدین چشتی کے مزار پر فاتحہ پڑھا اس مزار کے درست
جا ہین خلاف شرع شریف مرقد کی تعظیم بیجا کرکے اونکی روح کو آزار دیتے ہین سلخ شعبان کو
وہان سے کوچ کیا بارہوین رمضان کو چھاونی نیمچ مین اور بیسوین کو چھاونی آگرہ مین اور
اونتیسوین کو چھاونی سیہور مین و تیسری شوال کو بھوپال مین پہونچے الحمد للہ کہ یہ سفر
شش ماہ و ہشت یوم مین سیر کرکے اپنے گھر آئے علاوہ مصارف معمولی اور قیمت اشیای خرید
شصت و ہشت ہزار و یکصد و پنجاہ و چہار روپیہ دو آنہ پاو بالا اس سفر مین خرچ ہوا

فصل ششم بیان مین سفر اکبر آباد کے

جناب ممدوحہ نے حال اس سفر کا یون ضبط کیا ہی کہ جسوقت تحریر چٹھی صاحب بہادر پولٹکل ایجنٹ
بھوپال سے ظاہر ہوا کہ ماہ فروری سنہ ایکہزار آٹھسو اکسٹھ (۱۸۶۱) عیسوی مین نواب گورنر جنرل بہادر
ولیسرای کشور ہند اکبر آباد مین تشریف لاوینگے اور نامی سرداران ہند اونکی ملاقات کو جاوینگے
ششم جمادی الآخرہ سنہ ایک ہزار دو سو اوناسی (۱۲۷۷) ہجری کو مین ارکان و اخوان اور خدم
و حشم کے ساتھ کہ سب دو ہزار چار سو ستر آدمی شمار مین آئے تھے بھوپال سے کوچ کرکے
قصبہ بیرسیہ کو گئی اور وہان سے غرہ رجب کو سمت اکبر آباد راہی ہوئی چہارم رجب کو شہر
سرونج مین اور بارھوین (۱۲) کو چھاونی گنا اور انیسوین (۱۹) کو چھاونی شیو پوری اور اٹھائیسوین (۲۸)
روز دوشنبہ کو گوالیار مین پہونچی پھول باغ کے میدان مین فروکش ہوئی جا سرد نامی
مہاراجہ صاحب سیندھیہ بہادر نے استقبال کیا اور سامان ضیافت کا تمام لشکر کو دیا مہاراجہ
صاحب شہر جہانسی مین تھے خبر سنکر تشریف لائے اور خواہان ملاقات ہوئے پنجم شعبان
روز دو شنبہ آٹھ بجے دن کو مع ہیجدہ ارکان بھوپال ور صاحب کلان بہادر سیہور کے
مہاراجہ صاحب کے مکان پر گئی انیس (۱۹) ضرب توپ کی سر ہوئین اور مہاراجہ صاحب نے بگھی تک
استقبال کیا دو کمپنی تلنگان نے سلامی ادا کی جسوقت مکان مین گئی ایک کمرے مین کہ بہت
مکلف و آراستہ تھا اور وہان ایک شامیانہ بادلی مع چوبہای نقرہ کہڑا تھا داخل ہوئی
مہاراجہ صاحب نے دو قدم بڑھکر مصافحہ کیا کرسی پر بٹھایا اس مجلس مین قریب پچاس آدمی کے
کرسی نشین تھے بعد گفتگوی عرفی و رسمی کے مہاراجہ صاحب بہادر نے اول مجکو عطر دیا پہر
صاحب کلان بہادر و میان فوجدار محمد خان و نواب معز محمد خان اور نواب امراو دولہ کو دیا اور
بیڑہ پان کا صرف مجکو اور صاحب کلان کو اپنے ہاتھ سے دیا اور باقی آدمیون کو اونکے
نائب نے تقسیم کیا اسیطرح تقسیم ہار پہولون کی ہوئی پہر ایک کشتی مین دو رومال ضیب
عرق گلاب سے تر کیے ہوے آئے مہاراجہ صاحب نے ایک مجکو اور دوسرا صاحب کلان کو دیا

پھر رخصت ہوئی مہاراجہ صاحب نے لب فرش تک مشایعت کی دوسرے دن ششم شعبان
سنہ ۱۲۷۹ ایکہزار دوسو اوناسی ہجری مطابق بست و ہفتم جنوری سنہ ۱۸۶۳ ایکہزار آٹھسو تریسٹھ
عیسوی روز سہ شنبہ مہاراجہ صاحب بہادر خیمے مین آئے وہی مراسم ادھر سے بھی ادا کیے
گئے وقت آمد و رفت کے اکیس ۲۱ فیر توپ کی سر ہوئین سوار و پیادہ رسم سلامی بجا لائے
انتظام سواری مہاراجہ صاحب بہادر اسطرح پر تھا کہ آگے آگے ناقہ سوار تھے پھر جوق جوق
پیادگان میواتی پھر گروہ قرابین برداروں کا پھر حلقہ ہاتھیوں زردوزی جھولوں اور عماریوں
نمود جواہر مکلف سے آراستہ پھر اسپ کوتل سازو یراق طلائی و نقرئی سے آراستہ پھر گروہ
چوبداران با عصاہای نقرئی شیر دہان عقب انکے ہرکارے پھر بان بردار پھر علم بردار پھر چند تن
ترپ سواران رجمنٹ لین پھر چار سرداران ریاست پھر مہاراجہ صاحب بہادر خود اسپ
سبز پر سوار تھے پیچھے انکے افسران فوج و سواران مع وردی یازدہم شعبان کو گوالیار سے
متوجہ اکبرآباد کی ہوئی بستم شعبان مطابق دہم فروری روز سہ شنبہ اکبرآباد مین داخل ہوئی
آگرے کے کلکٹر صاحب بہادر نے استقبال کیا شلک توپون کی حسب دستور سر ہوئی ۲۲ تیئیسوین
شعبان ڈیورنڈ صاحب بہادر سکتر اعظم مع چند صاحبان عالیشان لارڈ صاحب بہادر کیطرف
سے تشریف لائے جانب جناب ممدوح سے سلام کہا مزاج پوچھا تھوڑی دیر بیٹھے رسم عطر
و پان عمل مین آئی شانزدہم فروری روز دوشنبہ کو لارڈ صاحب بہادر کے دربار خاص مین مع
اخوان و ارکان ریاست فیل سوار گئی ایک سکتر اور ایک صاحب لارڈ صاحب بہادر
پولٹکل اجنٹ بھوپال نے پانسو قدم تک پیشتر آئے اور ڈیورنڈ صاحب بہادر سکتر اعظم
اور سید صاحب بہادر جنرل انڈیا نے مسند تک استقبال کیا انیس ۱۹ توپ سلامی کی سر ہوئی
لارڈ صاحب بہادر نے لب فرش تک تعظیم دی سکتر صاحب بہادر نے کہا لارڈ صاحب بہادر
فرماتے ہین کہ لارڈ کیننگ صاحب بہادر جسوقت لندن کو گئے تھے ہماری تعریف جناب سکتر اعظم
سے بہت کی وہ خوش مشتاق ملاقات کی ہوئین سنے کہا مین انکے ادنی تابعین مین ہون

یہ اونکی مہربانی ہی کہ مجھکو یاد فرماتی ہین سکتر نے کہا تمھارا ارادہ مکہ شریف جانے کا ہی
مینے کہا ہان وہانکا جانا ایکبار فرض ہی انشاء اللہ جب جاؤنگی آپ کو لکھونگی بیٹی میری
شاہجہان بیگم آپکے زیر سایہ عاطفت ہی کہا ہمکو اونکا بہت پاس و خیال ہی پھر سکتر صاحب بہادر
نے کہا تم سیر فتحپور سیکری وغیرہ کی چاہتی ہو لارڈ صاحب بہادر اس ارادے سے خوش ہین
کیونکہ اونکو خود شوق دیکھنے بلاد کا بہت ہی مینے کہا اونکی سیر پادشاہانہ ہی اور ہمارا جانا تفریح خاطر
و تیزی عقل کے لیے ہی کیونکہ سفر سے بہت تجربہ حاصل ہوتا ہی پھر رخصت ہوکر اپنی فرودگاہ کو
آئی ہفدہم فروری مطابق بست و ہفتم شعبان دربار عام گورنری مین گئی لارڈ صاحب بہادر نے
جو تقریر کہ سر دربار کی یہ ہی آئی سرداران ہند مینے یہ مجلس بتقریب دو غرض ایک ملاقات تمھاری
دوسرے تبلیغ حکم ملکہ معظمہ کی منعقد کی ہی ملکہ معظمہ کو سرداران ہند کی رعایت و بہبود
منظور ہی اور مین بہت شکر کرتا ہون کہ تم سب میرے حسب الطلب فوراً یہان آگئے جو کہ ہماری
تمھاری اول دربار خاص مین ملاقات ہوئی ہی اسواسطے اسوقت ضرورت گفتگوی طویل کی
نہین ہی مختصراً بمقدمہ حال ہند چند مراتب بیان کرتا ہون کہ اونکی بجا آوری سب پر فرض ہی کہ
بالفعل ہندوستان مین فساد نہین ہی اور سرداران زمانہ مغلوب اور قوت و شوکت ملکہ سے
بخوبی واقف ہین منظور ہی کہ ایسے وقت مین خیال فتح غیر ملک سے باز رہکر جسقدر ممکن ہووے
راحت و ترقی دولت ہند کے لیے کوشش کیجاوے ریل و تار برقی عجائبات سے ہی تمام
کشور فرنگ نے اس سے فائدہ پایا ہی اور صاحب دولت ہوگئے ہین تم بھی اس کام مین ہمت
مصروف کرو اور فائدہ اوٹھاؤ اور تعلیم رعایا و تقرر مدارس و تعمیر رستون و استعمال ہنر مین
مشغول رہو کہ تمکو اور تمھاری رعایا کو فائدہ و راحت پہونچے اور مین بہت خوش ہوا کہ اکثر سرداران
نے اپنی ریاستون مین محصول بیفائدہ کو کہ موجب نقصان تجارت کا تھا موقوف کر دیا جو کہ سرکار
انگلیسیہ والی تمام ہند کی ہی لہذا پیشگاہ ملکہ سے ایک فوج قاہرہ پر ہماری حکومت ہی کہ اگر کسی جگہ
فساد دیکھون سزا دون اور جو آدمی کہ ہند کی بہبودی مین کوشش کرین اونکی حمایت کرون پس

ای سرداران اب مین تم سے رخصت ہوتا ہون تم امن وامان سے اپنے اپنے ملک کو جاؤ بعد اس کلام کے دربار برخاست ہوا ہیجدہم [18] فروری کو حسب قاعدہ لارڈ صاحب بہادر میرے خیمے مین تشریف لائے مدارج تعظیم مقررہ اس طرف سے ادا ہوئے نوزدہم [19] ماہ مذکور کو لارڈ صاحب بہادر آگرے سے تشریف لے گئے نہم [9] رمضان مطابق ہشتم فروری مین آگرے سے طرف بھوپال کے روانہ ہوئی گیارھوین شوال مطابق یکم اپریل روز چہارشنبہ داخل بھوپال ہوئی اس سفر مین زائد مصارف معمولی سے اکتالیس ہزار چھ سو چھتیس روپیہ پونے چار آنہ صرف ہوئے

خرچ سفر	نذر لارڈ صاحب بہادر
[illegible]	[illegible]

لارڈ صاحب بہادر سے خلعت قیمتی سترہ ہزار ایک سو روپیہ کا مجھکو عنایت ہوا

ساتوین فصل سفر مکہ معظمہ کے بیان مین

جب والدہ ماجدہ نے ریاست کے انتظام سے فراغت پائی مکہ معظمہ کے جانے کا قصد کیا اونکی مان وماموں نواب قدسیہ بیگم ومیان فوجدار محمد خان بھی اونکے ساتھ ہوئے تاریخ بائیسوین [22] جمادی الاولی ۱۲۸۰ ایک ہزار دو سو اسی ہجری مطابق پنجم نومبر ۱۸۶۳ ایک ہزار آٹھ سو ترسٹھ عیسوی روز پنجشنبہ کو بھوپال سے نکلکر تین روز شہر کے باہر باغ فرحت افزا مین قیام کیا قافلہ مردوزن کو کہ قریب ہزار نفر کے تھے بمبئی کو روانہ کر کے چوبیسوین [24] تاریخ ماہ وسنہ مذکور روز شنبہ کو خود مع ملازمان خاص اور مان وماموں کے کوچ کیا تا جرگانون تک متصل شہر برہانپور کے کہ ریل وہان تک آگئی تھی منزل بمنزل گئین وہان سے ریل پر سوار ہوکر دوم رجب کو خیر وعافیت سے بمبئی مین پہنچین وہان تین جہاز کرایہ کیے دو جہاز ہوائی پر تمام اپنے ملازموں کو اسباب سمیت بٹھلایا اور خود دخانی جہاز پر مع اپنی مان اور ماموں اور مدار المہام محمد جمال الدین خان نائب اول ملک محروسہ ریاست بھوپال ودوسرے ملازمان خاص کے چھبیسوین [26] رجب ۱۲۸۰ ایک ہزار دو سو اسی ہجری مطابق ششم جنوری ۱۸۶۴

ایک ہزار آٹھ سو چونسٹھ عیسوی کو سوار ہوئین عنایت ایزدی سے بعافیت تمام تاریخ تیرھوین [۱۳]
شعبان سنہ ۱۲۸۰ ایک ہزار دو سو اسی ہجری مطابق تیئیسوین [۲۳] جنوری سنہ ۱۸۶۴ ایک ہزار آٹھ سو چونسٹھ
عیسوی جدہ مین پہنچین سترھوین [۱۷] ماہ مذکور روز چہارشنبہ کو وقت عشا مکہ معظمہ مین پہنچکر اعمال
عمرہ بجا لائین ۹ نہم ذیحجہ سال مذکور کو مناسک حجۃ الاسلام ادا کیے چونکہ راستہ مدینہ منورہ کا بسبب شورش
دیہاتیے بدویون کے پر خطر تھا اسلیے وہان کا جانا ملتوی رکھکر چہاردہم [۱۴] ذیحجہ سنہ مذکور مطابق
اکیسوین [۲۱] مئی سال مذکور بندر جدہ مین آکر وہان سے دخانی جہاز پر مع اپنی مان و ماموان و نوکران
خاص کے سوار ہوکر تاریخ پنجم محرم سنہ ۱۲۸۱ ایک ہزار دو سو اکیاسی ہجری روز جمعہ مطابق دسوین [۱۰]
جون سنہ ۱۸۶۴ ایک ہزار آٹھ سو چونسٹھ عیسوی بمبئی مین پہنچین وہان کے گورنر صاحب بہادر
وغیرہ اکابر سے ملاقات کی سولھوین [۱۶] ماہ صفر سنہ ۱۲۸۱ ایک ہزار دو سو اکیاسی ہجری مطابق
اکیسوین [۲۱] جولائی سنہ ۱۸۶۴ ایک ہزار آٹھ سو چونسٹھ عیسوی ریل پر سوار ہوکر کھجی آباد و پونا کو گئین
تھوڑے روز وہان ٹھہر کر غرہ ربیع الآخر سنہ ۱۲۸۱ ایک ہزار دو سو اکیاسی ہجری مطابق سوم [۳] ستمبر
سنہ ۱۸۶۴ ایک ہزار آٹھ سو چونسٹھ عیسوی روز شنبہ کو وہان سے کوچ کرکے بروز چہارشنبہ
تاریخ سوم جمادی الاولی سنہ ۱۲۸۱ ایک ہزار دو سو اکیاسی ہجری مطابق پنجم [۵] اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ ایکہزار
آٹھ سو چونسٹھ عیسوی بھوپال مین داخل ہوئین استقبال سکندر آباد تک کیا کسی تاریخ سے
دریافت نہین ہوتا ہی کہ کوئی بادشاہ یا رئیس اہل اسلام ہند سے حج کو گیا ہو اب جو رئیس مسلمان
حج کو جاویگا وہ مقلد اوسکا ہوگا اس سفر مین سواے کپڑے اور زیور گران قیمت کے جو شریف
صاحب مکہ اور خادمان حرم محترم اور فقیرون اور مساکین کو لوجہ اللہ دیے مبلغ ایک لاکھ نود و نہ
ہزار آٹھ سو بیاسی روپیہ آٹھ آنہ صرف ہوے اسیقدر نواب بیگم صاحبہ نے بھی خرچ کیا جناب ممدوحہ
نے روزنامچہ اس سفر کا مجلد کلان مین لکھا ہی جسکو لیڈی صاحبہ ولیم ولبی اسبرن صاحب بہادر
سی بی پولٹکل اجنٹ بھوپال نے انگریزی مین ترجمہ کرکے چھپوایا ہی خلاصہ اوسکی تقریر کا یہ ہی
کہ جدہ دریاے شور کے کنارے پر آباد ہی ایک منزل سے ہفت منزل تک اوسکی عمارت ہی

دو ویسے خوش وضع دکھائی دیتی ہیں بنیاد دیوار مکانات پختہ ہیں چھت کچی ہیں ہر گھر میں پاخانے
باورچی خانے غسلخانے نیک بنے ہوئے ہیں ساکن وہاں کے عرب ترک حبشی تھوڑے ہندوستانی
ہیں جو تجارت کرتے عربی لباس پہنتے عربی میں گفتگو کرتے ہیں وہاں کے دولتمند خوش خوراک
خوش پوشاک ہیں شہر میں آب شیرین نہیں ہے باہر شہر کے بڑے بڑے حوض بنے ہوئے ہیں
اونمیں بارش کا پانی جمع ہوتا ہے وہ پانی اہل جدہ سا تمام پیا کرتے ہیں اس جگہ قنصل یعنی
وکیل ملکہ معظمہ اور شاہ فرانس و شاہ ایران رہتے ہیں باہر شہر کے قریب حضرت حوا کی قبر اوسکی لنبائی
کی دو دیوار تخمینا تین سو قدم درازنا مثل نالہ بنی ہوئی ہے اس شکل پر

بیچ سر کے ایک قبہ چھوٹا سا سطح کیجائی پاؤن کے دو سر قبہ دو میان میں ناف کے اوپر
ایک بڑا قبہ بنا ہوا ہے گرد قبر کے احاطہ کلان ہے اوسمین بہت قبرین ہیں الغرض چار روز وہاں رہی ہوئی
سید عبد اللہ شریف مکہ معظمہ اور عزت احمد پاشا حاکم نے خبر پہونچی کی ملنے کو نکلے
جب جدہ سے مکہ کو روانہ ہوئی قریب جدہ کے سلیمان بیگ سپہ پاشا اور برادر زادہ شریف
تخمینا پچاس سپاہی ترک سوار سے بہ رسم استقبال کے ملاقی ہوئے شب ہفتم شعبان کو قریب شام
مکہ معظمہ میں داخل ہوئی سر راہ قریب ایک سو پیادہ وردی پوش نوکر شریف صاحب کے
استقبال کو کھڑے تھے اونھون نے سلامی ادا کی آواز اونکی خوشی کی کان میں آئی باب السلام
سے حرم شریف میں جاکر طواف قدوم ادا کیا پھر سعی کی اور جو بارہ حاجیون کے لیے بنے
ہوئے تھے وہان جانے کا ارادہ کیا شریف صاحب کے غلامون نے آکر کہا کہ شریف صاحب
نے تمھارے اوترنے کے لیے جدا مکان اپنے گھر میں مقرر کیا ہے وہان چلیے سب اوندہ مکان
پہونچی اونکے بھائی استقبال کرکے بعد سلام علیک ایک مکان عالیشان میں لیگئے وہان تمام
دالانون میں فرش زردوزی مخمل کا شاہانہ بچھا تھا چند غلام حبشی نے جو بادب فرش کھڑے تھے
کہا کہ کھانا تناول فرمائیے مجھکو تامل ہوا احمد آفندی ترجمان ہندی نے کہا یہان کی رسم یونہی
ہے تب میں دسترخوان پر بیٹھی طرح طرح کے کھانے پانسو رکابیون میں چنے ہوئے تھے بعد کھانے

خوابگاہ مین گئی شریف صاحب نے دوسرے دن بھی صبح وشام خوان طعام بھیجے تیسرے دن نزدیک مسجد
متصل عمر بن عقیل ایک مکان کرایے کا لیا مکہ معظمہ بہت آباد ہی وہان کے مکانات بھی اکثر
ہفت منزلہ عالیشان ہین ہفت کشور کی چیزین یہان میسر آتی ہین باشندے وہان کے اکثر
دولتمند ہین سب سے زیادہ آسودہ شریف مکہ ہین گرد شہر کے پہاڑ بہت ہین اور سب بے درخت
وسبزہ وبے آب اسلیے دن مین وہان گرمی سخت ہوتی ہی ہوا تند وگرم چلتی ہی رات کو کچھہ
ٹھنڈ ہوتی ہی چاندنی وہان کی بہت صاف وروشن ہی ابر بھی ہوجاتا ہی بجلی بھی چمکتی ہی
بادل بھی گرجتا ہی لیکن پانی کم برستا ہی رقص وسرود کا چرچا نہین ہی اگر کچھہ ہی بھی تو وہ نہایت
نامطبوع ہی فوج ترک مثل فوج انگریزی کے ہی لیکن قواعد وودری مین کچھہ فرق ہی کھانا وہانکا
گوشت اونٹ ودنبہ ہی قہوہ وچاے وحقہ کا بہت چرچا ہی مردم عرب بڑے جفاکش ومضبوط
ہین اگرچہ رنگ وصورت مین برابر مردم ہند کے ہین لیکن حمالون کو دیکھا دو من کا بوجھہ کاندھے پر
اوٹھا کر بے توقف زینے پر چڑھجاتے ہین آواز وبال اہل مکہ اچھی نہین عورتین مردون سے
قوی سواے اہل اسلام دوسرا مذہب والا وہان نہین ہی زبان اہل مکہ عربی غیر فصیح ہی سواے
اہل شیبی کلید بردار کعبہ معظمہ اور خانۂ شریف مکہ اور دو ایک گھر اور کوئی اصل عرب یہان نہین ہی
اب یہ شہر مردم ہند وبخارا اور افغانستان وغیرہ سے آباد ہی یہ لوگ بسبب ترک وطن وگذرنے
ایک دو پشت کے بصورت عرب ہوگئے ہین اطراف سے ہر سال مردم مختلف زبان کے
حج کے لیے آتے ہین اس سے خلل صحت زبان مین آگیا ہی اہل بادیہ کہ ہنوز عرب محض ہین زبان
اونکی کچھہ صحیح ہی تنخواہ لیکر نوکری خدمتگاری کرنے کی وہان رسم نہین ہی لونڈی غلام
حبشی گرجی چرکس علانیہ فروخت ہوتے ہین اونسے خدمت لیتے ہین جب چاہتے ہین بیچدیتے
ہین ہر محلے مین غسل کے لیے بڑے بڑے حمام تکلف سے بنے ہوئے ہین ہر عورت جدا جدا نہاتے دھوتے
ہین پانی زبیدہ خاتون کی نہر کا بہت لطیف وشیرین ہی اکثر آدمی اوسی نہر کا پانی پیتے ہین
انار تربوز ککڑی وغیرہ ترو تازہ طائف سے آتے ہین نہایت لذیذ ہوتے ہین ٹھنڈے عربی

اور ساز و یراق رومی کی تعریف نہین کیجاتی دیکھنے سے تعلق ہو رات دن انواع و اقسام کے
کھانے بازار مین بکتے ہین لیکن قلیہ و قورمہ وغیرہ مین نمک نہین ہوتا ترکون کی عادت ہو نمک
پیسکر رکھ لیتے ہین کھاتے وقت بقدر رغبت ڈال لیا کرتے ہین مسجد الحرام مین اذان پنجگانہ
اور بعد نیم شب اذان تہجد اور ہنگام سحر ترحیم اور وقت نماز ظہر تکبیر آواز بلند پڑھی جاتی ہو ترحیم
یہ ہی کہ ایک شخص بلند آواز سے جسکو منارہ بلند پر چڑھکر آیات قرآن شریف جسمین ذکر عظمت و
جلال خدا اور توحید کبریا اور مضمون رحم و عفو و مغفرت ہوتا ہی با لحان خوش پڑھتا ہی اور درود
پیغمبر و آل و اصحاب پر بھیجتا ہی ترحیم اسوقت بہت دلچسپ خوب معلوم ہوتی ہی مکانات
گرد حرم کعبۂ معظمہ کو مدرسے اور حجرون کو خلوہ کہتے ہین وہان حاجی لوگ اوترتے ہین ۱۴ اجین
رمضان ۱۲۸۰ ایک ہزار دو سو اسی ہجری کو تین شریف صاحب کے گھر گئی بعد استقبال
حرم سرا تک پہونچی وہان سے تین خواجہ سرا درجہ اول تک لیجا کر بیٹھے ہوئے کنیزکان کرجی
پاکیزہ لباس پہنے ہوئے روبرو آئین وہ درجہ دوم بالاخانے تک ہمراہ رکہ جدا ہوگئین زنان
مصری چھ صف باندھے کھڑی تھین بغل مین ہاتھ دیکر با آہستگی زینہ درجہ سوم تک لے گئین
وہان سے دو بیبیان شریف صاحب کی استقبال کر کے ایوان نشست مین لے گئین شریف صاحب
کی مان جلد جلد آکر اونھین لب فرش تک آکر ملاقات کی پھر اونکی دونون بی بی نے مصافحہ کر کے
دونون جانب گردن پر اور دونون رخسار اور لب پر چوما دیا اور بڑی تواضع و خلاقت
سے صدر مجلس مین بٹھایا تمام مکان شیشہ آلات اور فرش مکلف سے آراستہ تھا یہ بیبیان بہت
خوبصورت و جوان سر سے ناف تک الماس کے زیور مین غرق تھین سر پر بال ریشمی سیاہ جو عربی
مین شما کہتے ہین بندھے ہوئے تھے اوسپر مانند کلاہ کے حلقے جواہرات کے پھولون کے
رکھے ہوئے تھے اونکی نزاکت و خوبی بیان سے باہر ہو اونکی جنبش مین وہ کلدستہ وقت رفتار
و گفتار ہلتا تھا بعد ایک ساعت شریف صاحب نے اجازت آنے کی چاہی پھر وہ آئین بہت
اخلاق سے انکی قہوہ و شربت اناردانہ و گلاب پاش و بخور عود دمنیہ مین جلتا ہوا سامنے رکھا

حسب معمول عرب بیٹھے قہوہ و شربت پی لیا بخور سے دامن و آستین کو خوشبودار کرکے رخصت
ہوئی ہمیں پہنچ دروازے تک شائستگی کی سلیمان بیگ پسر پاشا مکہ سے معلوم ہوا کہ تنخواہ پیادگان
ترک سے فی آدمی کی تنخواہ میں قرش ہیں جسکے ساڑھے تین روپیہ کلدار نقد ہوئے اسکے سوا
پوشاک و طعام سہ وقتہ اور چاہی و قہوہ اور وردی سرکار سلطانی سے ملتی ہے تمام خرچ ملکر
ایک آدمی کا تخمیناً اکیس ۲۱ روپیہ کلدار ہوتا ہے محمد حسین ترجمان نے کہا مردم معزز جب مجلس
شریف صاحب میں آتے ہیں پشت دست کا بوسہ لیکر بیٹھ جاتے ہیں بدو وغیرہ کم عزت
لوگ بوسہ دامن کرتے کا اور نوکر غلام بوسہ گوشہ مسند کا لیتے ہیں لیکن شرع شریف سے
یہ طریقہ ثابت نہیں بلکہ مکروہ یا حرام ہے عرفات بیت اللہ شریف سے نو کوس ہے
آٹھویں ذیحجہ کو احرام باندھتے ہیں نویں کو روز حج ہے صبح سے احرام باندھے برہنہ سر
لبیک اللہم لبیک الی آخرہ کہتے ہوئے اوس میدان میں جمع ہوتے ہیں خیمے میں ٹھہرتے
ہیں خورد و نوش کی کچھ روک نہیں جسکے دل میں جو آتے کھائے پکائے لیکن جب عرفات
سے ایک پہنچا ہے خطیب ظہر کے وقت ناقہ سوار آتا ہے بالائی جبل رحمت ایک چبوترے پر
چڑھ کر خطبہ پڑھتا ہے عصر کو ختم کرتا ہے یہی وقت وقوف کا ہے وقوف فرض ہے اور چڑھنا
پہاڑ کا سنت نہیں بال اوپر چڑھ کر رہ جاتے پھر قریب شام اُترتے بعد غروب اوسیدن
عرفات سے پھر کر رات کو مزدلفہ میں ٹھہرتے ہیں توپخانہ سلطانی سے فیر اتواب سر ہوتی
ہیں تھوڑی سی مٹی اوٹھا کر اپنے کو لیجاتے ہیں اوس ویرانہ میں تو بچی ہیں پھر سے سر کرتے
چلے جاتے ہیں یہ کام شرع مابدعت ضلالت ہے دیکھا اول وقت صبح مزدلفہ سے طرف
منا کے چلے جاتے ہیں پھر وہان سے مکہ شریف میں آکر طواف زیارت کرتے ہیں پھر اوسیدن
منا میں پھر آکر تین روز وہان رہکر رمی جمار کرتے ہیں یہ تین دن تشریق کے کہلاتے ہیں
پھر بارھوین یا تیرھوین ذیحجہ کو مکہ میں آکر بعد طواف وداع قافلے اپنے اپنے ملکون کو روانہ
ہوتے ہیں حج کا دن عجیب دن ہوتا ہے میدان عرفات میں ہزارون لاکھون زن و مرد دیکھے

بوڑھے جاہل عالم امیر فقیر مقیم مسافر ایک صورت پر احرام باندھے عاجزی کرتے گناہوں
سے ڈرتے مغفرت مانگتے جمع ہوتے ہیں کوسوں تک خیمہ نگاہ تک نظر آتے ہیں طرح طرح
کی چیزیں بازار عرفہ میں ملتی ہیں شتر و دنبے بے شمار قربانی ہوتے ہیں سلطان روم کیطرف سے
ہر سال ہمراہ قافلہ مصری کے غلاف سیاہ حریر کا واسطے پوشش کعبہ کے محمل میں بڑی دھوم
سے آتا ہے سلطانی فوج با تزک و حشم ساتھ ہوتی ہے شتر محمل نہایت عمدہ ہوتا ہے اسپر جھول زردوزی
محمل سبز کی پڑی ہوتی ہے اوسکے سوا اور کئی شتر مکلف جھولوں سے سجے ہوے اوس
شتر محمل کے ساتھ چھوٹتے ہیں کہ اگر شتر محمل کشتہ ہو جاوے تو یہ شتر بجای اوسکے محمل کھینچیں حج کے دن اس محمل کو
نیچے جبل رحمت کے کھڑا کرتے ہیں بعد حج کے مکہ معظمہ میں لیجا کر غلاف سال گذشتہ کا اوتار کر نیا سال حال کا غلاف پہناتے ہیں غلاف
سال گذشتہ کو نصف شیبی کلید بردار کعبہ لے لیتا ہے اور نصف خواجہ سرایان خادمان حرم باہم تقسیم کرکے
پارہ پارہ حاجیوں کو بعوض چند روپیہ کے تبرکاً دیتے ہیں دروازے کا پردہ اور کمربند زردوزی
شریف صاحب کے حصے میں آتا ہے غلاف اندرونی کعبہ سرخ حریر کا ہوتا ہے مگر ہر سال بدلا نہیں جاتا
جب کوئی بادشاہ روم جدید تخت پر بیٹھتا ہے تب وہ غلاف آتا ہے جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے
جس محمل میں کعبے کا غلاف آتا ہے اوسکو شہر مصر میں پھراتے ہیں اور اوس دن مثل عید کے
خوشی کرتے ہیں یہ رسم بدعت سنہ ۶۷۵ چھ سو پچہتر ہجری میں نکلی اول کعبے کو لباس سفید
پہناتے تھے ناصر الدین اللہ خلیفہ عباسی نے اوسکو لباس سیاہ پہنایا وہی اب تک مرسوم ہے
سواری شریف صاحب کی بحشم و خدم کو تا بچہار دہم ذی الحجہ کو دھوم سے نکلتی ہے پہلے میں
بائیس گھوڑے عربی مع ساز و سامان طلائی و نقرئی مرصع کے کوتل نکلتے ہیں پھر نشانات تیز قنا
جھولیں زردوزی پڑی ہوئیں اونمیں دو ناقے خاص شریف صاحب کی سواری کے ہوتے ہیں
اونکی گردن موتیوں کی لڑیوں سے آراستہ ہوتی ہے قیمت چار لاکھ روپیہ سے کم نہوگی اونکے
پیچھے دو تین سو سوار لباس حج کی پہنے ہوئے پھر ترکی پلٹن پھر چار سو غلام شریف صاحب کے
مسلح و خوش لباس پھر عزیز و بیٹے اونکے گھوڑوں زرین پر سوار اونکے پیچھے بزرگان

و شیوخ عرب و اکابر اتراک و غلامان حبشی گرجی اونکے بعد اعراب قبائل مختلف و شرفاے بادیہ نشین جملہ شتر سوار قریب ایک ہزار کے شریف صاحب ایک اسپ مرصع ساز پر سوار ہوتے ہین ہمراہ سواری کے روشن چوکی بھی ہوتی ہی بعد حج کے تین دن تک دسترخوان اونکے گھر مین مہیا رہتا ہی جو آدمی ملاقات کے لیے آتا ہی وہ کھانا بھی کھاتا ہی یلملم نام ایک پہاڑ کا ہی جسکے مقابل سے دریاے شور وغیرہ مین ہندوستان کے حاجی احرام باندھتے ہین احرام یون ہوتا ہی کہ غسل کرکے سفید کپڑے کا تہبند باندھتے ہین ایک چادر سفید کاندھے سے اوڑھتے ہین عورتین جو لباس پہنے ہوتی ہین وہی پہنے رہتی ہین مگر یہ قید ہی کہ کپڑا ریشمی نہو بیداری مین داہن منہ پر نہ ڈالین عطر نہ ملین سر نہ لگائین زیور نہ پہنین مرد و عورت باہم نہون بالون مین تیل خوشبودار نہ ڈالین کنگھی نہ کرین کسی جانور کو نہ مارین یہانتک کہ طواف کعبہ معظمہ کا کرکے درمیان صفا و مروہ کے سعی کرین اور قربانی و حلق بجا لائین سارے سر کے بال مونڈنے کو حلق کہتے ہین تھوڑے بال مقراض سے کاٹنے کو قصر کہتے ہین عورتین چار انگل قینچی سے کاٹ لیتی ہین ہدی جانور قربانی کو کہتے ہین شتر ہو یا بکری یا دنبہ اوسکی جھول کو خیرات کر دیتے ہین قربانی کے گوشت کو جو چاہے کھاوے حرم سے تین کوس پر کوہستان مین ایک جگہہ ہی جسکو تنعیم کہتے ہین وہان سے عمرہ لاتے ہین اسطرح پر احرام باندھکر دو رکعت نماز نفل پڑھکر لبیک کہتے ہوے مکے مین آکر بعد غسل کرکے طواف دو رکعت مقام ابراہیم مین پڑھکر سعی صفا و مروہ کرکے سر منڈا کر یا کترا کر احرام کھول ڈالتے ہین بیر ذی طوی نام ایک کنوے کا ہی داخل حد حرم باہر شہر کے حاجی وہان سے غسل کرکے مکہ معظمہ کو آتے ہین یہ غسل سنت ہی اس چاہ کے پاس اب ایک مسجد بھی بنادی ہی مسجد جعرانہ کعبے سے نو کوس پر ہی اس جگہہ سے بھی حاجی عمرہ لاتے ہین اوسکو عمرہ کلان کہتے ہین جبل نور و غار حرا حد حرم کے اندر مکے کے باہر ہی اول وہین پیغمبر خدا پر وحی نازل ہوئی تھی یہ کوہ تخمیناً دو میل بلند ہی غار حرا کے منہ پر قبہ بنایا ہی وہان دو رکعت نماز نفل پڑھتے ہین اور کوہ نور ہی پر ایک مسجد ہی جبل ثور داخل حد حرم باہر شہر مکہ کے واقع ہی وہان بھی پیغمبر خدا نے

عبادت کی ہے حاجی وہان جاکر دو رکعت نماز نفل پڑھا کرتے ہین لیکن ان پہاڑون پر جانا
سنت نہین جنت المعلیٰ نام قبرستان مکۂ معظمہ کا ہے یہان بہت قبرین بزرگان اسلام کی ہین
حاجی وہان زیارت کو جاتے ہین زیارت وہی سنت ہے خصوصًا ایسے صلحا و اولیا کی مسجد جن
بیرون شہر مکہ کے ہے اور وہان جنات آکر پیغمبر خدا پر ایمان لائے تھے اور مسجد شجرہ مین مسلمان
جاکر دو رکعت نماز نفل پڑھتے ہین جبل ابو قبیس متصل حرم کے ہے پیغمبر خدا وہان جاکر عبادت
کیا کرتے تھے اب اس پہاڑ پر آبادی ہے صفا مروہ دو پہاڑ ہین اب ونکے بیچ مین بازار ہے
متصل کعبہ کے ایک گوشے مین محرابی دروازے بنے ہوئے ہین اوسکا نام صفا ہے اوسکے
روبرو ڈھائی سو قدم پر دوسرا پہاڑ ہے اوسکا نام مروہ ہے صفا سے مروہ تک سات دفعہ آتے
جاتے ہین دعا مانگتے ہین ان دونون کے بیچ مین دو میل ہین جنکو میلین کہتے ہین مرد وہان دوڑ کر
چلتے ہین عورتین اپنی چال سے چلی جاتی ہین اس دوڑنے کا نام سعی ہے حرم مبارک کعبہ کے
بائیس دروازے ہین سہ دروہ دو دروہ و یکدرہ اس تفصیل سے سمت مغرب باب عمرہ باب ابراہیم
باب الوداع اور جانب جنوب باب ام ہانی باب حاکم الحدید باب شریف باب الجعت
باب الصفا باب البغلہ باب البرکا اوسکو باب الغوش بھی کہتے ہین اور طرف مشرق
باب علی باب عباس باب النبی باب السلام اور شمال رخ باب زیبد باب مدرسہ سلیمانی
باب المحکمہ باب الزیادہ باب قطبی باب بسطی باب مدرسہ زمانیہ باب عتیق چاہ زمزم
اندر حرم کعبہ کے ہے پانی اوسکا شور ہے رات و دن ہزارون ڈول پانی اوسمین سے نکلا جاتا ہے
لیکن کبھی موسم مین کم نہین ہوتا اس پانی کو تبرکًا دور دور لیجاتے ہین کھڑے ہو کر پیتے ہین
غسل و وضو اوس سے درست ہے و استنجا مکروہ کعبۂ معظمہ کے چارون طرف چارون مذہب کی
نماز ہوتی ہے چار مصلے ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی یہ چارون مصلے خلفای عباسیہ کے زمانے
بنائے گئے ہین پہلے ایک نماز ہوتی تھی عمارت کعبہ جو اب موجود ہے وہ عہد حجاج بن یوسف
ثقفی کی ہے مقام ابراہیم سامنے حجرۂ کعبہ کے ہے نماز نفل بعد طواف وغیرہ وہان پڑھتے ہین

منبر پر روز جمعہ و عید الفطر کو خطیب چڑھکر خطبہ پڑھا کرتا ہی قبہ کتب خانہ یہان ہزارون کتابین
علم کی وقف ہین الماریون مین مرتب کر کے رکھی ہین اہل علم وہان بیٹھکر سیر کرتے ہین
لکھتے پڑھتے ہین لیکن کتاب باہر نہین لیجاتے قبہ ساعت خانہ وہان طرح طرح کی گھڑیان
عمدہ روم و فرنگ کی رکھی ہین ساعت شناس بیٹھے ہین وقت نماز اوس سے معلوم کرتے ہین
یہ بدعت بھی آخر زمانے مین نکلی ہی گرد حرم کے ایک سو باون کلس چھت پر لگے ہوئے ہین
طواف حجر اسود کو کہ گوشۂ خانۂ کعبہ مین نصب ہی بوسہ دیکر گرد خانۂ کعبہ کے سات مرتبہ
پھرتے ہین یہ ایک طواف ہوا ہر گردش کو شوط کہتے ہین رکن یمانی گوشہ ہی حجرۂ کعبہ کا اوسکو
چھو کر ہاتھ چوم لیتے ہین حطیم کے گرد بشکل کمان ایک احاطہ سنگ مرمر کا ہی یہ جگہہ داخل کعبہ
تھی اگرچہ اب جدا ہی یہان نماز نفل پڑھتے ہین بعضے احرام باندھکر حج کے لیے عرفات کو
جاتے ہین میزاب رحمت نام ناودان ہی بارش مین پانی سقف کعبہ کا اوس سے گر کر حطیم مین
پڑتا ہی اسپر طلائی ہی ہر سال اول محرم کو تمام مہینہ اور رمضان کو تمام عشرہ تین بجے سے پہر دن
چڑھے تک اندر حجرۂ کعبہ کے جمع ہوا کرتی ہین دوازدہم ربیع الاول و جمعہ اول رجب و ستائیسوین
رجب و پندرھوین شعبان و جمعہ اول رمضان و ستائیسوین و پندرھوین ذیقعدہ ان
تاریخون مین بھی صرف مرد جایا کرتے ہین عورتون کے لیے اون تاریخون مقرر ہین ہر سال تین مرتبہ
بیسوین ربیع الاول بیسوین ذیقعدہ بارھوین محرم کو شریف و پاشا بذات خود اور شیبی کلیدبردار کعبہ
دو تین خواجہ سرا کو ہمراہ لیکر کعبے کو دو مرتبہ پانی سے اور تیسری مرتبہ گلاب سے دہوتے ہین اور صندل
سودہ و عطر دیوار و زمین پر ملتے ہین یہ حکم شرعی نہین ہی صفائی کے لیے کرتے ہین سال بہ سال چھبیسوین ذیقعدہ کو
غلاف بیت اللہ کو زمین سے قد آدم اوٹھا کر سفید کپڑے سے باندھتے ہین اسکو عوام احرام کعبہ کہتے ہین کل طول حرم
دو سو چھ فٹ مربع بائیس درے بارہ گنبد کلان ایک سو بتیس کلس طلائی فرش کعبہ کا تیس گز لمبا ویسا ہی روم ہی

فصل ہشتم بیان سفر ثانی اکبرآباد و سیر بعض بلاد و ذکر حالات الہ باد جناب خلد نشین کے

گرنیل جیرڈ جان ہیٹ صاحب بہادر اجینٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا نے صاحبہ موصوفہ کو خط لکھ

چہاردہم اگست ۱۸۶۶ء ایک ہزار آٹھ سو چھیاسٹھ عیسوی اندور سے باین مضمون لکھا کر
نائب السلطنت نواب گورنر جنرل بہادر گرینڈ ماسٹر اوف دی موسٹ اکسالٹنٹ آرڈر اوف دی
اشتار آف انڈیا کے حضور سے دوست دار کے پاس حکم پہنچا ہے کہ جناب ممدوح دسوین نومبر کو
بمقام آگرہ مین دربار فرماوینگے اور موسٹ اکسالٹنٹ آرڈر مذکور کے نئے نائٹون کو خلعت دینگے
آپ کو تکلیف دیجاتی ہے کہ آپ بھی دربار مذکور مین تشریف لاوین ایسے دربار مین ملاقات ہونے
سے مسرت حاصل ہوتی ہے اور آپ کا تشریف لیجانا بطور گرینڈ کمینڈر آرڈر کے گرینڈ ماسٹر
کے دربار مین خصوصیت کے ساتھ بہت بہتر و مناسب ہے اسکے جواب مین لکھا گیا کہ مخلصہ بہت خوشی
سے حاضر دربار ہوگی پھر حسب قاعدہ بمعیت جان لیم ولیمی اسبرن صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ کے
عازم آگرہ ہوئین نوزدہم جمادی الاولی ۱۲۸۳ھ ایک ہزار دو سو تراسی ہجری کو پیش خیمہ بھیجا
اکیسوین کو خود مع ارکان واخوان ریاست روانہ ہوئین بست و یکم جمادی الآخرہ کو آگرے پہنچین
دوم رجب مطابق دہم نومبر روز شنبہ وقت شام لارڈ صاحب بہادر بذریعہ ریل کلکتے سے
آگرے مین آئے بارھوین نومبر کو روسا سے جناب لارڈ صاحب بہادر نے ملاقات خاص
فرمائی نوزدہم نومبر جملہ روسا کو دربار عام مین بلایا جب سب رئیس جمع ہوئے لارڈ صاحب بہادر
مجلس مین تشریف لائے بمخاطبہ جملہ امرا یہ گفتگو کی کہ اے مہاراجگان و راجگان سرداران ہمکو
نہایت خوشی اس امر کی ہے کہ آپ سب آج ہمارے روبرو موجود ہوئے ہم تمکو اس جگہ آنے کی
مبارکباد کہتے ہین زمانہ سابق مین یہ شہر دار الخلافت تھا تم سب کو بطور باہم ملاقات کرنا ایک
امر عمدہ ہے بلکہ ملکہ معظمہ نے منصب ویسرائی کا عنایت کیا ہے ہمکو روسا سے ذی رتبہ سے ملاقات
کرنا مناسب ہے آپ سب کے لیے واجب ہے کہ ہمارے ساتھ گفتگو کرین اور اپنی اپنی ریاستون کے
انتظام مین ہمارے مطالب و مقاصد کو بگوش دل سنین حکومت کا کرنا فن دانائی و خوش سلوکی
ایک امر دشوار ہے اور توجہ خاطر و ہوشیاری سے حصول اسکا ممکن ہو لیا تحقیق اس امر کے لیے ہوا
ضرور ہین ہندوستان مین تجویز سے سرداروں کو حال مین اسلیے کہ اونھون نے شروع سے شعار پسند کر

خود شناسی و سلیقہ کارفرمائی حاصل کرنے مین عاقبت اندیشی کو ملحوظ نہین رکھا اور نہ یہ فکر کی
کہ اپنی اولاد کو جو اونکی جانشین ہونے والی تھی تربیت و تعلیم شایستہ سے مہذب کرتے اسوجہ
سے بیشتر ایسا ہوا کہ جب کوئی رئیس اس جہان سے گذرا کسی نے اوسکو نیکی و دانائی کے ساتھ
یاد نہین کیا امراے ہند کی زندگی مین اکثر اونکے دوست و رفیق اون صفات کے ساتھ
جو فی الواقع اونکی ذات مین نہین ہین اونکی تعریف کرتے ہین اور اصل حقیقت اونکے مرنے کے
بعد بیان کرتے ہین بہادرون کے نام صفحۂ روزگار سے محو ہو جاتے ہین مگر حاکمان نیک کار
عاقل کے نام براے دوام زندہ رہتے ہین ایام جنگ و غارتگری کے ہندوستان سے ایسے
چلے گئے ہین کہ پھر نہ آوینگے لیکن شاید بعض سرداران موجودہ دربار کو وہ وقت یاد ہوگا اور
سب نے اون ایام کا حال سنا ہوگا کہ جب بادشاہ کا محل و رنہ غریب کا جھونپڑا نہ ہندوون کے مندر
و مسلمانون کی مسجدین غارتگرون کے ہاتھ سے محفوظ تھین اون دنون مین ملک ہند مین
ویرانی و پریشانی نظر آتی تھی حکومت انگریزی نے یہ سب ظلم مستاصل کر دیے بیشتر ہر طرف
آبادی نظر آتی ہے اور رعایا بہ نسبت سابق امن و امان مین ہے یہ صورت جو ہمنے بیان کی اسکے ساتھ
تاہم اس ملک کے اقطاع جداگانہ کی حالت کو جو بغور ملاحظہ کیا تو معلوم ہوا کہ ہنوز ظلم و تعدی
کی تکلیف لوگون پر گذرتی ہے اور بہت جرمون کی سزا مجرمون کو نہین ہوتی ہین جو امن رعایاے
انگریزی کو حاصل ہے چاہیے کہ آپ بھی اپنی رعایا کی نسبت ملحوظ رکھین اور یہ امر والیان ملک سے
ہو سکتا ہے سردارون کو اپنے حظ نفسانی و سیر کے لیے فرصت بہت ہے اگر سردار خبرگیری ملک
مین تغافل کرے امید نہین کہ نائب اوسکا کما حقہ اوس خدمت کو بجا لاوے انتظام کیواسطے
واجب ہے کہ قوانین معقول مقرر کیے جاوین اہلکاران پولیس کارپرداز اور عہدہ داران مالی
منتظم و واقف کار کا ہونا بدرجۂ مساوی بہت ضرور ہے تا رعایا کو امن ہو اور نوعمرون کی تعلیم کے
لیے مدرسے اور بیمارون کے لیے شفاخانے مقرر ہونے چاہییں مطلوب خاطر ہمارا صرف یہی ہے
کہ ہر والی ملک اپنے اپنے مقدور کے موافق اوسپر عمل کرین سرکار انگریزی اوسمین انکی عزت

زیادہ کر رکھی جو اپنی رعایا و ملک کے انتظام مین فضیلت حاصل کرینگے بعض سرداران دربار مین موجود ہین
جنھون نے اس طریقہ شایستہ مین شہرت حاصل کی ہے مثل سکندر بیگم صاحبہ بہادر اور کوب
بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال نواب غوث محمد خان والی جاورہ کے فوت سے ہمکو تاسف ہے ہم نے
سنا ہے کہ وہ عاقل صاحب مروت تھے جس وقت ہم کسی سردار کا حال لائق تحسین سنتے ہین نہایت
خوشی ہوتی ہے اور اوسکے اظہار مین اسقدر توجہ کرتے ہین تا دوسرے سردارون کو وہ طریق اختیار
کرنے مین رغبت ہو بزمانہ سالف مین بادشاہ اور سرداران ملک کو خیال اپنے ملک مین کی مرفہیت
جاری کرنے کا مطلق نہ تھا ہمیشہ مقامات دشوار گذار مین رہا کرتے تھے اور کسی ملک مین سیر کو
جانا اونکے خیال مین بھی نہین گذرتا تھا زمانہ حال مین سرداران ہند کو تھوڑا تامل بھی ایک مقام
سے دوسرے مقام تک جانے مین جو کسیقدر فاصلے پر اونکے ملکون سے ہو نہین ہوتا اور بعض
سردارون نے اسقدر عقل حاصل کی ہے کہ اپنے علاقجات مین رہتے نہ پائے جانے پر راضی ہوئے
اور بعض نے اس غرض کے لیے زر کثیر سالانہ سرکار انگریزی کو دینا قبول کیا ہے امید کہ دوسرے
سردار بھی پیروی انکی کرینگے اور اپنی اپنی ریاست مین راستون و شہرون و کوئون کی تعمیر مین
سعی کرتے رہینگے یہ صورت انکی اور اونکی رعایا کی دولتمندی کی ہے اب ہم اپنی تقریر کو آگے
مین آپ صاحبون سے تشریف لانے کی مبارکباد پر ختم کرتے ہین ہمارا مقصود صرف یہ ہے
کہ آپ بطرز شایستہ حکومت کرتے رہین تا آپ کی نیکنامی ہو اور رعایا آسایش سے رہے فقط
پھر دربار برخاست ہوا بائیسوین ۲۲ نومبر ۱۸۶۶ء ایک ہزار آٹھ سو چھیاسٹھ عیسوی روز پنجشنبہ
لارڈ صاحب بہادر اکبرآباد سے گوالیار کو روانہ ہوئے اور روسا اپنے اپنے ملک کو تشریف لیگئے
پانزدہم ۱۵ رجب مطابق بست و سوم ۲۳ نومبر خلد نشین بسواری ریل گاڑی سیر شاہجہان آباد کو گئین
تئیسوین ۲۳ کو دہلی سے آگرے مین واپس آکر چھبیسوین ۲۶ تاریخ سیر فتحپور سیکری کی فرمائی تیسوین ۳۰ تاریخ
فتحپور سے بھرتپور دوسری ۲ شعبان کو ایک کوٹھی کو گوبردھن ساتوین ۷ کو متھرا گئین
شعبان کو پھر آگرے مین آئین اٹھارھوین ۱۸ تاریخ آگرے سے کوچ کیا انیسوین ۱۹ کو دھولپور تئیسوین ۲۳ کو

کو الیاس اور شیو پوری کو دتیا دوم رمضان شہر جہانسی ۱۲ ستم رمضان قصبہ سیوہنس علاقہ بھوپال
مین پہونچکر بخیر و عافیت سوم شوال مطابق نہم فروری سنہ ۱۸۶۱ ایک ہزار آٹھ سو سٹھ عیسوی کو
بھوپال مین داخل ہوئین اس سفر مین ۲۱ اند مصارف معمولی سے نذر لارڈ صاحب بہادر مین ستائیس ہزار
ایک سو چھتیس روپیہ پون آنہ اور خرچ سفر مین چھتیس ہزار ستر روپیہ پاو آنہ جملہ ایک لاکھ دو ہزار
دو سو پانچ روپیہ ایک آنہ صرف ہوئے آگرے سے فتح پور تک بارہ کروہ وہانسے دیانت پور پنج
کروہ وہانسے گوبردھن شش کروہ ہی ان تینون جگہہ کا حال مختصر یہ ہی کہ فتح پور سیکری کے مکانات
سنگین بہت عمدہ اکبر بادشاہ کے تعمیر کیے ہوئے ہین قلعے کے اندر ایک مسجد سنگین ہی
جسکے صحن مین مزار سلیم چشتی کا ہی اوسمین جالیان سنگ مرمر کی بہت نازک و عمدہ کٹی ہوئی
ہین مقبرے کے اندر سیپ کا کام بطور پچی کاری کے ہی صحن مسجد مین ایک ٹانکا پانی کا بھی
بنا ہوا ہی جانب جنوب مسجد ایک بڑا اونچا دروازہ ہی جسکے اوپر سے تاج گنج کا مقبرہ واقع آگرہ دکھائی دیتا ہی
اوس دروازے کے باہر بھی ایک ٹانکا پانی سے بھرا ہوا ہی سوا اسکے اور بہت مکانات امرای اکبری مثل اجمیری محل وغیرہ
کے خراب پڑے ہین مکانات مین نہرین و حوض پانی کے بہت ہین مسجد و مقبرے پر یہ اشعار کندہ ہین اشعار

در زمان شہ جہان اکبر	کہ از کرامات اعظم آمد	شیخ الاسلام مسجدی آراست
کہ صفا کعبہ احترام آمد	سال اتمام این بنای رفیع	ثانی المسجد الحرام آمد
دیگر شیخ پیر طریقت شیخ سلیم	کہ در کرامت قربت جنید بغدادیست	منور است ز شمع خانوادہ چشت
فرید گنج شکر را خلافت مین پیوست	دو مین مباش ز خود فانی و بحق باقی	کہ سال حالتش اندر زمانہ مشہور است

ڈیگ مین محل راجہ بھرت پور کا ہی مکانات سنگین باغچہ ہای رنگین بہت اچھے بنے ہوئے
ہین ایک دالان سنگ مرمر مین بیحد فوارے لگے ہین خزانہ سب فوارون کا ایک بڑے
حوض مین لگا ہوا ہی اوس حوض کے چارون طرف چار کنوے ہین اون کنوون سے پانی نکالکر
اوس حوض کو بھرتے ہین جب سارے فوارے چھٹتے ہین شعاع آفتاب سے پانی مین ایک
نیم دائرہ مثل قوس قزح معلوم ہوتا ہی وہان کے مکانات قابل دید ہین مگر وضع ہندوانہ ہی

چھتیس بست مین تاریکی غالب ہی گوبردھن نام ایک پہاڑ کا ہی اوسکے گرد پھرنا جسکو پرکما
کہتے ہین مذہب ہنود مین موجب ثواب عظیم ہی پہاڑ کے گرد سڑک بنی ہوئی ہی بعضے ہنود
قدم قدم چلکر پرکما تمام کرتے ہین بعض لوٹتے ہوئے بعض ڈنڈوت کرتے ہوے اوس دورے کو
طی کرتے ہین اس پہاڑ پر ایک چھوٹا سا تالاب پختہ بنا ہوا ہی اوسکے کنارے پر ایک پتھر قد آدم
زمین سے بلند جما ہوا ہی اوس پتھر کو اوس پہاڑ کی چوٹی تصور کرکے اوسکو پوجتے ہین گرد اس
تالاب کے بھرت پور کے راجونکی چھتریان بہت عمدہ بنی ہوئی ہین القصہ سفر سے بعد واپسی جناب
ممدوحہ کسلمند ہوئی عارضہ درد گردہ لاحق ہوا اطبای یونانی و ڈاکتران انگریزی نے علاج
کیا فائدہ نہوا بیماری بڑھی ضعف کی شدت ہوئی حرارت غریزی جاتی رہی تا آنکہ بتاریخ بست و ششم جمادی ۱۲
ایکہزار دوسو پچاسی ہجری بعد نماز مغرب بعمر پنجاہ و یکسال ہشت ماہ و ہیجدہ یوم انتقال فرمایا
صبح کو انہین کے باغ فرحت افزا مین جو خاص اونکی تعمیر ہی مدفون ہوئین مطابق اونکی وصیت
کے جملہ مراسم موت موافق شرع شریف ادا ہوے قبر پر گنبد بنایا گیا خطیرہ سنگ مرمر لگایا گیا
علاوہ غلہ کے اونکی تعزیت ملکی میری تعزیت کی ولایت سے فرمان آیا عزت کا نشان آیا
جناب ممدوحہ نے کمال خوش نیتی سے معاش جاگیرداران ریاست کی بحال رکھی خیرخواہون کو
منصب و خطاب بخشے پاس لحاظ اقارب کا بہت کمال ملحوظ رہتا تھا سے لفظ نسلاً بعد نسل جو
اسناد مین لکھا جاتا تھا بجای اوسکے قید حیات تحریر کی گئی اور نوادر اتفاق سے یہ ہی
کہ جس سال جناب ممدوحہ نے انتقال کیا اوس سال بہت نامی گرامی ہنرمند اس
جہان فانی سے کوچ کر گئے جیسے اسداللہ خان غالب دہلوی کہ عدیم النظیر وقت تھے
یہ دوم ذیقعدہ سال مذکور کو مرگئے اور افضل الدولہ غفران مآب والی حیدرآباد دکن
چہار دہم ماہ و سال مذکور کو عین شباب مین اس عالم فانی سے راہی عالم باقی ہوئے

دوسرا دفتر تمام ہوا

خاتمۃ الطبع

ہزاران ہزار شکر اوس خداوند جان بخش سخن آفرین کو جسنے اپنی عنایت و اعانت سے دفتر دوم فیض توام تاریخ فرخندہ فال تاج الاقبال بھوپال تالیف منیف شاعرۂ شعری رتبت ناثرۂ نثرہ رفعت بلقیس ملقب سلیمان اقتدار نوشابۂ سکندر اشتہار پرخصال دریا نوال خدا ترس و اورس علائیہ ملت علیہ السلام مرقومہ صفت سنیہ خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام نواب شاہجہان بیگم صاحبہ زید اللہ ملکہا وبقاؤہا اورنگ نشین دار الامارہ بھوپال مرجع اہل کمال حرسہا اللہ عن الزوال وعین الکمال حسب الحکم حاکمۂ ممدوحۃ الصدر باوان سعید ماہ جمیدا و اخر جمادی الاخر ۱۲۸۹ھ الہجری الطاہرہ شہر کانپور مطبع نظامی میں بانتظام تمام و اہتمام تمام محمد عبد الرحمن خلف الصدق حاجی محمد روشن خان مہر و زیر نگینت یافت برادر معظم محمد مصطفےٰ خان مغفور مطبوع طبائع سخنوران زمان و موشگافان جہان ہوا +

قطعۂ تاریخ نتیجہ طبع وقاد پر فصاحت منشی عنایت حسین صاحب بلگرامی متخلص بعنایت

زہی رئیسۂ بھوپال ثانی بلقیس ‌ ‌ ‌ بفہم نور جہان اسم پاک شاہ جہان

تمام حال رئیسان کشور بھوپال ‌ ‌ ‌ بعہد فصاحت و فہم رسا نمود بیان

نہاد تاج الاقبال نام این تاریخ ‌ ‌ ‌ نمود طبع ز حکمش چو عبد رحمان خان

بوقت فکر عنایت نوشت مصرع سال ‌ ‌ ‌ کلام شاہجہان است بادشاہ جہان

۱۲ھ ‌ ۹م

وجہ ثبت مہر خاتمہ

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کیے گئے

محمد روشن خان حنفی ۱۲...
محمد عبد الرحمن خان

العبد
عبد الرحمن خان بن حاجی محمد روشن خان حنفی بقلم خود

صحیحنامہ دفتر دوم تاریخ بھوپال اردو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۵	تابلوغ	تابلوغ	۷	۱۱	مین	مین
۱۲	۱۴	لاریٹ	لارڈ	۱۳	۱۱	اصدر	صدر
۱۴	۱	جبن کسی	جس کسی	۱۷	۲	مسکموین صاحب	میکموہن صاحب
۲۱	۲۱	اندرسکیرٹری	انڈرسکریٹری	۲۲	۲	سکتر	سکریٹر
۲۲	۵	سکتر اندر	سکریٹر انڈر	۲۲	۵	دوسری سکتر	دوسری سکریٹر
۲۲	۵	بڑی سکتر	بڑی سکریٹر	۲۲	۸	اشتار	اسٹار
۲۲	۸	سکتر	سکریٹر	۳۵	۱۳	اسیر	امیر
۳۸	۲۱	خوایطہ	خریطہ	تمت			

ان فی ذلک لآیات لاولی النهی

بتوفیق مالک الملک برحق و تایید بادشاه مطلق از تصنیف شریف و تالیف لطیف

تاریخ اقبالنامه

باهتمام [illegible]

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۸۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد الٰہی و نعت رسالت پناہی واضح ہو خاص و عام پر لائح ہو کہ یہ دفتر سوم تاج الاقبال
تاریخ ریاست بھوپال کا ہے اس دفتر میں غرہ شعبان ۱۲۸۵ھ ہجری سے سلخ ذی الحجہ ۱۲۸۹ سنہ ہجری تک
مع بعض وقائع آغاز سال بارہ سو نواسی ہجری احوال ہمارے عہد حکومت کا لکھا گیا ہے
یہ دفتر بھی مثل دفتر اول و ثانی آٹھ فصل پر مرتب ہے ایجاز کلام و اختصار مرام سے چند بند
فصل اول اس نیازمند بارگاہ الٰہی کی صدر نشینی کے حال میں روز پیدایش سے وقت
صدارت تک بسبیل اجمال و کیفیت انتظام مہام ریاست تا اختتام دورہ نظامت ملک جنوبی ریاست بھوپال
فصل دوم ورود فرمان جناب ملکہ معظمہ انگلستان و ہندوستان و عنایت نامہ وزیر اعظم
کے ذکر میں مع کیفیت سفر کلکتہ و جبل پور و دورہ نظامت ضلع مغرب بھوپال و ذکر بعض انتظامات جدید
فصل سوم دورہ نظامت ضلع مشرق ملک محروسہ ریاست بھوپال و بعض انتظامات عمدہ کے احوال میں
فصل چہارم مشتمل ہے پانچ تذکرے پر تذکرہ اول نواب سلطان جہان بیگم ولیعہد ریاست
کے احوال جشن نشرہ میں تذکرہ دوم اپنے نکاح ثانی کی کیفیت میں تذکرہ سوم دورہ ثانی

نظامت ضلاع جنوب ملک محروسہ کی سرگذشت اور بعض نظم و نسق تازہ اوائل سنہ ۱۲۸۹ ہجری کے بیان میں تذکرہ چہارم روزنامہ ناظمی شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا خلف دوم ملکہ معظمہ کے بیان میں تذکرہ پنجم بیان میں حصول خطاب تمغا و نشان کے جناب ملکہ معظمہ ہند و انگلستان سے

فصل پنجم تحقیق قوم میرازی خیل و مداخل و مصارف ملک بھوپال و تفصیل محکمات ریاست و تذکرہ جاگیرداران ریاست و خانہ شماری و مردم شماری ملک بھوپال وغیرہ میں

فصل ششم ذکر حسب ریاست بھوپال بیان پرگنات و ذکر قصبات و قلاع نامی و پیداوار اقسام غلہ و میوہ جات وغیرہ میں

فصل ہفتم بیان وجہ تسمیہ بھوپال و ذکر آبادی قدیم و جدید و احوال باغات و عمارات

فصل ہشتم کارپردازان و ملازمان ریاست کے ذکر میں اور خاتمہ کتاب

فصل اول بیان میں اس نیازمند بارگاہ الٰہی کے روز پیدائش سے وقت مسند تک بسبیل اجمال اور کیفیت انتظام مہام ریاست تا اختتام دور نظامت ملک شرقی ریاست بھوپال

ششم ماہ جمادی الاولی سنہ ۱۲۵۴ ہجری و سنہ ۱۲۴۶ فصلی مطابق بست و نہم جولائی سنہ ۱۸۳۸ ع قلعہ اسلام نگر میں پیدا ہوئی اور پانزدہم ماہ محرم سنہ ۱۲۶۰ ہجری و سنہ ۱۲۵۱ فصلی مطابق چہارم جنوری ۱۸۴۴ ع یوم دوشنبہ مسند ریاست بھوپال پر تمکن ہوئی نہم ماہ جمادی الاولی سال مسطور مطابق بست و پنجم اپریل سنہ مذکور روز یکشنبہ میری والدہ نے تقریب تخت نشینی بتکلیف کے ساتھ جشن کیا اور بتاریخ پانزدہم ماہ رجب سنہ ۱۲۶۶ ہجری و سنہ ۱۲۵۷ فصلی مطابق بست و چہارم مئی سنہ ۱۸۵۰ ع روز جمعہ تقریب ختم کلام مجید شادی نشرہ کو بصرف زر خطیر نہایت تکلف و تجمل کے ساتھ انجام دیا کتب فارسی درسی میں چند مین استعداد اور نوشت و خواند اور حساب معاملہ فہمی حاصل کی یازدہم ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۱ ہجری و سنہ ۱۲۶۲ فصلی مطابق بست و ششم جولائی سنہ ۱۸۵۵ ع میرا عقد ہوا جیسا کہ فصل دوم دفتر دوم میں مسطور ہوا اور بست و ششم ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۴ ہجری برابر سنہ ۱۲۶۵ فصلی مطابق نہم جولائی سنہ ۱۸۵۸ ع روز جمعہ نواب

سلطان جہان بیگم میرے شکم سے پیدا ہوئین اور نہم ماہ شوال ۱۲۷۴ سنہ ہجری مطابق یکم مئی
۱۸۵۸ سنہ ع کو مین اپنی خوشی سے ولیعہد اور میری والدہ رئیسہ بھوپال ہوئین جیسا کہ
فصل سوم دفتر دوم مین مسطور ہے اور دوازدہم جمادی الاولی ۱۲۷۴ سنہ ہجری کو سلیمان جہان
بیگم صاحبہ دوسری لڑکی مجھسے پیدا ہوئی تیرھوین محرم ۱۲۷۷ سنہ ہجری کو اونکا انتقال ہوا مزار
اونکا نور باغ مین ہے اور مدرسہ و مسجد سلیمانی اونکے نام سے اس ریاست مین یادگار ہے
بست و یکم صفر ۱۲۸۴ سنہ ہجری کو نواب باقی محمد خان بہادر میرے شوہر کا انتقال ہوا نواب صاحب
موصوف مکہ معظمہ کو گئے تھے وہان بیمار ہوے اور عین بیماری مین بھوپال کو آگئے یہان
ہر چند علاج یونانی و ڈاکتری عمل مین آیا مگر کچھ فائدہ نہوا بعد انتقال اپنے باغ مین دفن ہوے
سیزدہم رجب ۱۲۸۵ سنہ ہجری کو میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا جیسا کہ فصل ہشتم دفتر دوم
مین مرقوم ہے بعد رحلت خلد نشین کے تین روز تک حسب آئین جملہ کاروبار ریاست موقوف
رہا اور مدارج تعزیت ادا ہوے صاحبان عالیشان بہادر کو بھی نہایت ملال ہوا چھاونی
ایجنٹی سیہور و ریذیڈنٹی اندور مین قاعدہ ماتم داری کا حسب ضابطہ اہل یورپ مثل ہڑتال
و تعطیل کچہریات وغیرہ عمل مین آیا جو کہ یہ دن ہر ذی روح کو ایک بار پیش آنا ہے اور بجز تسلیم
و رضا کوئی چارہ نہین صبر و تحمل اختیار کرکے بیتے ہفدہم رجب سنہ مذکور سے کاروبار
ریاست کا حسب دستور کرنا شروع کیا غرہ شعبان ۱۲۸۵ سنہ ہجری مطابق شانزدہم نومبر ۱۸۶۸ سنہ ع
روز دوشنبہ کرنیل جان ولیم ولی اسبرن صاحب بہادر سی بی پولٹکل ایجنٹ بھوپال وغیرہ
و میڈ صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا رونق افروز بھوپال
ہوے اور سات بجے صبح کے مجکو خلعت صدارت اور میری دختر نواب سلطان جہان بیگم
کو خلعت ولیعہدی جناب لارڈ صاحب بہادر کی طرف سے عنایت فرما کر مجھے مسند نشین
فرمایا سلامی کی توپین سر ہوئین ارکان و اعیان ریاست نے نذرین گذرانین اور بیٹی اور
ولیعہد ممدوحہ نے سر دربار اسپیچ پڑھا صاحبان بہادر ممدوح نے بہت سے کلمات عنایات

شفقت سے مطمئن فرمایا اور ریاست بھوپال مین اشتہار میری مسند نشینی کا جاری کیا اور
مجھے رخصت ہو کر سیہور واندور کو تشریف لیگئے آج جو سروبار بیٹھے پڑھا تھا وہ یہ ہو
اول مین شکر کرتی ہون اپنے خدا کا جسنے مجکو نواب سکندر بیگم صاحبہ والیہ بھوپال سے
پیدا کیا جو دانایان فرنگ کے امتحان مین وفاداری و ثابت قدمی اور مآل اندیش و منتظم
ثابت ہوئین اور شکر کرتی ہون مین اپنی بادشاہ وقت ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ بادشاہ
ہندوستان و انگلستان اور اونکے ارکان دولت کا کہ جنکے انصاف نے میری والدہ
نواب سکندر بیگم پر بڑے بڑے احسان کیے پہلے اونکو مطابق عہد کے اونکے
باپ نظیر الدولہ نواب نظر محمد خان بہادر کی جگہہ بٹھا کر بھوپال کی ریاست دی اونکو خودمختاری
دوسرے جب اونسے خیرخواہی و اطاعت کامل پائی بیرسیہ کا پرگنہ اور اشتہار اور
اونکا منصب درجہ اول کا اونمین دیکر اونکی عزت کو ترقی دی تیسرے جب
انتظام ریاست و آبادی ملک اونکی ذات سے معلوم ہوئی جناب ویسرائے گورنر جنرل
بہادر نے دربار آگرہ مین جہان بڑے بڑے رئیس جمع تھے اونکے بندوبست ملک
کی مثال فرمائی اور سب رئیسون مین اونکی عزت کو زیادہ ترقی بخشی اور بعد اونکی وفات
کے مجکو میری والدہ کی جگہہ بٹھایا اور مین شکر کرتی ہون جناب سیٹ صاحب ایجنٹ
نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا کا کہ وہ میری درخواست قبول فرما کر
بھوپال مین تشریف لائے اور جیسا کہ کپتان صاحب بہادر نے نواب سکندر بیگم کو
رئیسہ بھوپال اور مجکو ولیعہد کیا تھا ویسا ہی اونھون نے مجکو رئیسہ بھوپال و میری
بیٹی نواب سلطان جہان بیگم کو میرا ولیعہد فرمایا اور مین شکر کرتی ہون کرنیل ایون
صاحب بہادر پولٹکل ایجنٹ بھوپال کا کہ اونھون نے نواب سکندر بیگم صاحبہ کی بیماری
مین علاج و خبرداری اپنی ذات سے بہت تکلیف اوٹھائی اور بعد اونکی وفات
فوراً صدر رفیع القدر مین حسب سررشتہ رپورٹ پہونچائی اور جیسے نواب سکندر بیگم کے

مددگار رہتے تھے ویسے ہی میرے مددگار ہین اور جتنے قاعدے قدیم میری والدہ کے
زمانۂ صدر نشینی مین جاری ہوے تھے وہ سب میری صدر نشینی مین جاری فرمائے تمام
عمر مین اپنی بادشاہ وقت کے اور ان ارکان دولت کے احسانون کی ممنون ہو چکی اب
آرزو کرتی ہون مین خداوند کریم سے کہ میری تمام عمر مثل میری مان کے خیرخواہی
سرکار انگریزی اور انتظام ریاست بھوپال اور رفاہ مخلوق مین گذرے اور جو
اسپیچ نورچشم بلند اقبال نواب سلطان جہان بیگم طال عمرہا نے پڑھا تھا اوسکی نقل یہ ہے
شکر ہے خدا کو کہ جسنے اپنی عنایت بیغایت سے مجکو اس رتبے پر پہونچایا اب شکر کرتی ہون مین
جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر اور صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل
انڈیا اور پولٹکل اجنٹ بہادر بھوپال کا جنھون نے بحکم صدر رفیع القدر مجکو ولیعہد و میری مانکو
والیہ ریاست بھوپال کیا اب مین امید کرتی ہون خداوند کریم سے کہ تمام عمر میری خیرخواہی سرکار انگریزی مین گذرے
نقل اشتہار جو بپیشگاہ کرنیل ار جی میڈ صاحب بہادر سی ایس آئی اجنٹ نواب
گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا سے بنام جمیع رعایا و امرای علاقہ ریاست بھوپال جاری ہوا یہ ہے
واضح ہو کہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ بعد انتقال نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر اپنے
والد ماجد کے بمنظوری گورنمنٹ انڈیا بتاریخ چہارم دسمبر ۱۸۴۴ء صدر نشین ریاست بھوپال
اور نواب سکندر بیگم صاحبہ والدہ اونکی تا ایام بلوغ اونکے مختار ریاست ہوئی تھین اور
جبکہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے بستم جولائی ۱۸۵۹ء کو سن بلوغ حاصل کیا میجر ہچنسن صاحب
بہادر پولٹکل اجنٹ سابق بھوپال نے نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ سے دریافت فرمایا کہ آپ
اختیار ریاست کا اپنے قبضۂ اقتدار مین لینا چاہتی ہین یا نہین اونھون نے جواب دیا
کہ تا حین حیات نواب سکندر بیگم صاحبہ کے اختیار ریاست کا حسب اجازت و رضا میری
اونکے متعلق رہنا چاہیے اور بعد اسکے نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے بذریعۂ خط سیزدہم
دسمبر ۱۸۵۹ء حسب سر رشتہ سر رچرڈ شکسپیر صاحب بہادر اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر

سنٹرل انڈیا کو لکھا کہ سرکار انگریزی سے نواب سکندر بیگم صاحبہ کو تاحیات اونکی دوام
یعنی منصب مختاری اور اختیار رئیس کا عطا فرمانا مناسب ہے چنانچہ اس تحریر کی اطلاع
گورنمنٹ ہند مین کی گئی اور جناب مستطاب نائب السلطنت نواب گورنر جنرل بہادر نے صاحب
اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا کو ہدایت فرمائی کہ جمیع رعایا و امرای ریاست
بھوپال کو اطلاع دیجاوے کہ نواب سکندر بیگم صاحبہ تاحیات اپنی رئیسہ ہین اور نواب
شاہجہان بیگم صاحبہ اونکی ولیعہد اور اولاد نواب شاہجہان بیگم صاحبہ اونکی جانشین ہوگی
اور سرکار انگریزی اس بندوبست کو قائم رکھے گی چنانچہ اس مضمون ہدایتی کا اشتہار
محکمہ محتشمہ ایجنٹی سنٹرل انڈیا سے بتاریخ ہفدہم دسمبر ۱۸۵۹ء جاری ہوا تھا اور نواب
سکندر بیگم صاحبہ حسب تحریر نواب شاہجہان بیگم صاحبہ اور منظوری گورنمنٹ بتاریخ ہشتم
ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۰ء مسندنشین ریاست بھوپال ہوئین اور تاحین حیات بہ نیکنامی بخوبی تمام
رئیسہ بھوپال رہین اب کہ انتقال اونکا بتاریخ سی ام اکتوبر سنہ حال اس دار فانی سے
بعالم جاودانی ہوا رپورٹ اسکی گورنمنٹ ہند مین کی گئی اور گورنمنٹ سے بعد انتقال ممدوحہ
مسندنشینی نواب شاہجہان بیگم صاحبہ تخت ریاست بھوپال اور منظوری ولیعہدی نواب
سلطان جہان بیگم صاحبہ اور اونکی اولاد کی صادر ہوئی چنانچہ آج کے روز نواب
شاہجہان بیگم صاحبہ بجلسہ عام امرا و سرداران و برادران وارکان ریاست بھوپال
اور صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا اور صاحب پولٹکل اجنٹ
بہادر بھوپال و دیگر صاحبان عالیشان بہادر و سادہ ریاست پر متمکن ہوگئین اور
نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد ریاست مقرر ہوئین اور بذریعہ اس اشتہار کے
جملہ رعایا و امرا و برادران و جاگیرداران اور ارکان ریاست بھوپال کو اطلاع دیجاتی ہے
اور ہدایت کی جاتی ہے کہ سب لوگ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کو اپنا مالک رئیس مستقل
تصور کر کے بدل و جان اطاعت و فرمانبرداری اور خیرخواہی و جانفشانی کرتے رہین

بعد فراغ رسم صدارت روز مرہ کے مالی ملکی تمام کاروبار کے انصرام و انتظام کو اپنے
ذمے لیا ماہ صیام مین شرائط صوم و عبادت ادا کیے ماہ شوال مین بتقریب صدارت نشینی خود
صاحبان عالیشان بہادر اور امرا و اکابر و اعیان ریاست وغیرہ کی ضیافت و دعوت
کی تفصیل اوسکی طول و تکلف ہے بعد ازان مینے بذات خود جائزہ خزانے کا لیا پس از ان
حاضری زیور و ملبوسات توشک خانہ خلد نشین کی لی اور زیور مرصع [illegible] ہزار جو
خلد نشین نے پسند کر کے اپنے جامدار خانے مین رکھوایا تھا اور قیمت کا تصفیہ بسبب
ناسازی طبیعت نہین کیا تھا اوسکو خریدنا بے ضرورت نامناسب جانکر واپس کر دیا اور
یک لک و بست و پنج ہزار و ششصد و ہشتاد و ہشت روپیہ نو آنہ پاؤ بالا قرض جاگیر
آستانہ خاص خلد نشین اور پنج لک و پنجاہ و دو ہزار و ہفتصد و ہشتاد و دو روپیہ یازدہ آنہ
پاؤ بالا و پانزدہ اشرفی قرض ریاست جملہ شش لک و ہفتاد و ہشت ہزار و چہار صد و ہفتاد
و یک روپیہ چہار نیم آنہ پندرہ اشرفی جو دینا تھا اوسکی ادائی کی سبیل قسط بندی سے ہوئی
سال حال سنہ ۱۲۸۹ ہجری مین بعنایت الٰہی قرض مذکور دام دام ادا ہو گیا اور عرائض و خطوط
و روبکارات مقدمات مال و دیوانی و فوجداری و وکالت و ہر سہ نظامت و پرگنجات
و محکمہ سائرات ریاست بھوپال کہ جملہ چار ہزار و ہشتاد و شش قطعہ ابتدائے سنہ ۱۲۷۱ ہجری سے
تا روز انتقال خلد نشین عرصہ چہار دہ سال سے بسبب کم فرصتی اور سیر و سفر ہندوستان
و سفر بیت اللہ و عوارض جسمانی خلد نشین کے دفتر انشا مین حکم طلب باقی رہے تھے اور
اہل مقدمات عرصے سے امیدوار اونکے حکم کے تھے ایک ایک کاغذ کو سنکر حکم قطعی لکھوا کر
بتائید الٰہی جاری کیا اور کاغذات مقدمات مشورہ طلب عہد خلد نشین کو بھی طے کیا اور جو
رعایا شاکی اس امر کی تھی کہ ہمارا مقدمہ فلانے محکمے مین اسقدر مدت سے دائر ہے فیصل
نہین ہوتا اسواسطے بنام مدار المہام صاحب بہادر و معتمد المہام صاحب بہادر و نائب اول
و دوم ریاست و ناظمان ہر سہ ضلع و مہتمم سائرکل و مہتمان عدالت دیوانی و فوجداری

دوسرا فقرہ سے فہرست مقدمات غیر منفصلہ کی طلب کی معلوم ہوا کہ سیزدہ ہزار ہشت صد و سی
و یک مقدمہ زیر تجویز غیر منفصل ہین اسلیے تحقیق و ترتیب و بکار مقدمات سنین ماضیہ جس
محکمے کی تھی اوسی محکمے کے مہتمم سے متعلق رکھی گئی اور میعاد مناسب مقرر کرکے تاکید
کی گئی کہ میعاد معینہ کے اندر مقدمات غیر منفصلہ کو جیسا چاہیے مکمل کرکے جس مقدمے کا فیصلہ
تمھاری حد اختیار کے اندر ہووے اوسکو تم فیصل کرو اور جو مقدمہ زائد حد اختیار سے ہو
اونکی روبکار میرے حضور مین بھیجو بعد ازان بعض محکمات مین بلحاظ کثرت مقدمات غیر منفصلہ
سنین ماضیہ بعض اشخاص اوسکے سرانجام کے لیے مقرر کیے گئے اور جو رعایا و غربا ساکنان
بھوپال کو ایک مدت سے شکایت گرانی غلہ کی تھی اور سبب گرانی کا یہ معلوم ہوا کہ زمانہ
سابق سے اوائل عہد خانہ نشینی تک زمیندار غلہ بھوپال مین لاکر بکثرت فروخت کرتے تھے
جب یہ مقرر ہوا کہ جو غلہ چھاونیات انگریزی وغیرہ مین جاوے اوسکا محصول نصف لیا جاوے
اور جو بھوپال مین آوے اوسکا محصول سالم لیا جاوے اسوجہ سے زمیندار اپنا غلہ بھوپال
مین لاکر بہت کم فروخت کرتے ہین اور جسقدر آتا ہے اوسپر محصول سالم لیا جاتا ہے اور وہ گران
بکتا ہے چونکہ امر رعایا پروری و انصاف سے بعید معلوم ہوا کہ رعایای علاقہ غیر کے لیے رعایت
محصول کی ہووے اور رعایای بھوپال بسبب محصول سالم کے نقصان و شکایت مین رہے
اسواسطے تاریخ دہم فروری سنہ ۱۸۶۹ء مطابق بست ہفتم شوال سنہ ۱۲۸۵ ہجری بنام مہتمم سایر کل
کے حکم جاری کیا گیا کہ جو ساکنان شہر بھوپال نسبت رعایای علاقہ غیر کے زیادہ مستحق رعایت
ہین اسلیے بنظر رفاہ رعایا غرہ محرم سنہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق چہاردہم اپریل سنہ ۱۸۶۹ء سے لینا
محصول غلہ گندم و نخود وغیرہ کا جو پرگنات سے آکر بھوپال مین فروخت ہو معاف کیا گیا
اور سوار و پیادہ فوج جنگی سرخ وردی اور رسالجات سیاہ وردی متعینہ محکمہ مدار المہام صاحب
بہادر و محکمہ وکالت جو مدت سے شکایت اس امر کی کرتے تھے کہ حکومت قواعد و حاضر باشی
و مصارف وردی و خوراک اسپ وغیرہ نسبت فوج تعیناتی بیرونجات کے زیادہ ہوتی تھی

اور تنخواہ ہماری مطابق فوج تعیناتی بیرونجات کے ہو اسلیے غرہ محرم سنہ ۱۲۸۶ ہجری سے
ہجدہ ہزار ہفتصد ہشتاد روپیہ سالانہ کا اضافہ علی قدر مراتب فوج مذکور کی تنخواہ مین کیا گیا
اور چونکہ مدت ہجدہ سال سے دورہ خلد نشین کا چند سبب ملک محروسہ مین نہین ہوا تھا اور اسواسطے
زمینداران و رعایا وغیرہ پرگنات کی ظلم عمال سے نالان تھی اور شکایتین اونکی رشوت ستانی
و حق تلفی کرنے کی متواتر مسامعہ خراش ہوتی تھین اور دادرسی رعایای مظلوم او تنبیہ سرکوبی
عہدہ داران انصاف دشمن کی لازم تھی اسلیے ہر چند موسم سرما آخر تھا اور وقت دورے کا
گذر گیا تھا لیکن سلخ شوال سنہ ۱۲۸۵ ہجری مطابق ہجدہم فروری سنہ ۱۸۶۹ء روز شنبہ بتقریب دورہ
محالات ضلع جنوب بھوپال سے کوچ کیا اس ضلع مین آٹھ محال ہین شروع دورے کا محال چھیپانیر سے ہوا
کیفیت دورہ ضلع جنوب چہارم ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۵ ہجری مطابق ہفدہم فروری سنہ ۱۸۶۹ء
کو محال مذکور مین پہونچکر حاضری پٹیلون و پٹواریون اور جاگیردارون و معافیدارون اور
مہاجنون و بلاہیون دہات کی لیکر مجمع عام مین اشتہارات سنائے گئے اول یہ کہ ہفدہ
سال سے دورہ سرکار کا اس محال پر نہین ہوا اگرچہ ہر سال دورہ ناظمون اور تیسرے سال
دورہ نائب مدار المہام صاحب بہادر کا ہوتا رہا ہی اب سرکار کو یہ منظور ہی کہ جو ظلم و زیادتی اسقدر
عرصے مین تم لوگون پر جانب ملازمان اعلی و ادنی ریاست سے گذری ہو بعد تحقیق تدارک
و سزا اوسکی بدخواہون و ظالمون اور رشوت ستانون کو اچھی طرح سے دیجائے پس جس شخص کے
محال پر جسطرح کا ظلم تحصیلدارون و تھانہ دارون معزول و بحال اور عملہ تحصیل و تھانہ اور
ناظمون اور اونکے عملے اور نائبون مدار المہام صاحب بہادر اور اونکے عملے اور داروغون
سائر اور مہتمم سائر کل و مہتممان سائر ضلع اور اونکے عملے نے کیا ہو وہ اسکو بیخوف ہو کر سرکار
مین ظاہر کرو تحقیقات ظلم و زیادتی ملازمان ریاست کی خاص ہماری روبکاری مین ہوگی اور
جو تم اب بھی بخوف اہلکارون وغیرہ کے اظہار حال اپنا نکروگے اور پھر سرکار مین ظاہر ہوگا تو
بعد ثبوت کے مجرم و چھپانے والے دونون کو سرکار سے سزا دیجاویگی اور اشتہار ثانی یہ ہی کہ عاملان

سابق و حال محالات نے سوائے جمع مال بنہ سرکاری اور تھانہ داران سابق و حال نے
سوائے رقمیات معمولی دہریہ کے اور جو کچھ رقمیات معاف شدہ مثل دہر جنہ وغیرہ کے لئے
لیا ہو بیان کرو کہ تدارک اوسکا حق رسی تمہاری کیجاوے اور ثالثاً یہ ہو کہ جو کوئی متعلقہ
ملازموں واہلکاروں ریاست بھوپال سے رشوت لیویگا اور اطلاع اوسکی سرکار عالیہ میں ہوگی تو بعد
تحقیق و ثبوت کے رشوت لینے والے کو سزا مناسب حال دیجاویگی اور بصورت عدم ثبوت
رشوت مخبر و دہندہ رشوت سے مواخذہ ہوگا تیسرے حاضری ملازمان تحصیل و تھانہ و چوکیات
و سائر داران و ناکہ داران محال مذکور کی لی گئی جو ملازم ناکارہ و ضعیف یا باوجود کسی جرم میں
معلوم ہوئے بعد موقوفی بجائے اونکے دوسرا شخص مقرر کیا گیا اور جن سپاہیوں اہل محلہ
کے قبائل عمال سے چہرے نہیں ہوئے تھے اور اونسے کام سرکاری لیا جاتا تھا اونکے
چہرے مطابق تکمدے کے وقت حاضری کے لکھے گئے اور مطابق ملازمان اہل علم و اہل قلم
خاص بھوپال کے ملازمان محال و تھانہ و سائر محال چھاپا نیر سے بھی قسم لی گئی اور حاضری
دفتر محال و تھانہ و سائر چھاپانیر کی لیکر جو نقصان اوسمیں معلوم ہوئے پروانجات اوسکی
ہدایت کے جاری کیے گئے بعدہ عرائض مستغیثان پرگنات پر جو شکایات رشوت ستانی
اہلکاران یا تغلب مال سرکاری یا زیادہ ستانی مستاجرین رعایات سے تھی اونکی تحقیقات
اپنے روبرو کرا کر اثنائے دورہ میں حکم جزا و سزا کا دیا گیا اور جن مقدمات کی تحقیق
بیر معلوم ہوئی اونکی تکمیل دخل ہونے بھوپال پر منحصر رکھی گئی اور جو عرائض متعلقہ دیوانی
و فوجداری وہاں کے تھے اونپر حسب سررشتہ بنام عاملوں و تھانہ داروں و ناظموں و [?]
سائرکل و نائب ہتم کے حکم لکھا گیا اور زیادہ ستانی کا روپیہ عامل مستاجر سے واپس
زمینداروں کو دلایا گیا اور اوزان غلہ وغیرہ کی تحقیق و تفتیش شہر میں آئی اور اوزان وغیرہ
کی کمی و بیشی برابر کی گئی اور مکان کچہری تھانہ و تحصیل و سائر کی تعمیر کیلئے تعداد اونکی طلب کی گئی
حکم اور لحاظ فرودگاہیں آسایش و آرام کے لیے حکم لگانے درختوں سایہ دار کا دیا گیا چونکہ

پرگنہ بھرونده اور مرداں پور اور چھیپلی محال باڑی اور پرگنہ برپلی اور محال اودیپورہ کیا گیا اس محال میں جن نمبرداروں نے زر محصل زمین قاعدہ مقرر سرکار سے زیادہ لیا تھا وہ کاشتکاروں کو بعد اخذ جرمانہ واپس دلایا گیا پھر چھپّد پورہ اور قلعہ چوکی گڑھ کا دورہ کرکے قصبہ کاپیا کھیڑی محل نظامت جنوب میں آنا ہوا ان سب محالات میں کارروائی معمولی مثل محال چھپانیر عمل میں آئی بست ہفتم محرم کو مع الخیر داخل بھوپال ہوئی اس دورہ ہشت محال ضلع جنوب میں چہار ہزار و سہ صد و شصت قطعہ مستغیثوں کے عرائض ملاحظے میں گذرے اور احکام سررشتہ جاری ہوئے اور جملہ کیفیت دورہ حسب سررشتہ قدیم محکمہ ایجنسی بھوپال میں مفصلاً بھیجی گئی بست ہفتم جمادی الاخرہ سنہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق چہارم اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء کو کرنیل اوڈوارڈ تامسن صاحب بہادر قائم مقام پولٹکل ایجنٹ بھوپال نے محکمہ خریطہ بھیجا کہ مخلص نے آپ کی خوش تدبیری و حسن لیاقت اور خوبی نظم و نسق ریاست کی رپورٹ بشرح اور اس سرگرمی و محنت شاقہ کے جو آپ نے کمال شدت گرما و مضرت باد سموم کے زمانے میں گوارا کرکے اسلوبی و درستی انتظام اور تدبیرات آسایش و رفاہ عام میں کی ہے مع ترجمہ کیفیت دورہ جنوب و کارروائی انتظام مہام ریاست بوساطت صاحب والاجاہ ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا خدمت میں ارباب صدر رفیع القدر کی ارسال کی تھی دینولا بھی صاحب سکرٹری گورنمنٹ انڈیا مورخہ بست و نہم ستمبر سنہ رواں موسومہ صاحب مختشم الیہ اس مضمون کی آئی کہ نواب مستطاب معلی القاب ویسرائے گورنر جنرل بہادر ہندوستان نے تمام کیفیت اس امر کی ملاحظہ فرمائی کہ نواب بیگم صاحبہ بھوپال نے رشوت ستانی وغیرہ اعمال مذمومہ کے استیصال میں سرگرمی و دانائی مبذول فرما کر اطمینان و مفاد عام کا تجدیداً قاعدہ جاری کیا ہے اور اس حقیقت حال سے تحقیقاً جناب لارڈ صاحب بہادر ممدوح کو معلوم ہوا کہ نواب بیگم صاحبہ نے بقاعدے اپنی والدہ صاحبہ کے واسطے کرنے حکمرانی اپنے علاقے کے بیدار مغزی و روشن ضمیری سے قصد کیا ہے تا کہ ظلم و تعدی و جعلسازی شورہ پشتوں نمک حراموں کی ہونے پاوے

اور جو ضوابط مقررہ سے بہتری و آسودگی رعایا کی ظہور مین آئے جناب ممدوح کی رائے یہ ہو
کہ اگر قدیم و آزمودہ کار رؤسا طریقہ نواب بیگم صاحبہ بھوپال کا اختیار کرین تو اونکی بڑی
نیکنامی ظہور مین آوے اور جناب ممدوح کیفیت مذکور بکمال طیب خاطر بنظر اطلاع عام وخاص
باندراج گورمنٹ گزٹ مشتہر فرمادینگے اور ایک نقل اوسکی واسطے ملاحظہ جناب مستطاب
وزیر اعظم ہند کے ولایت انگلستان کو روانہ کرینگے فقط مخلص بکمال مسرت و شادمانی
نقل و ترجمہ چٹھی مذکور کہ سند مستحکم خوشنودی ارباب صدر رفیع القدر اور بہترین دستاویز
آپ کی نیکنامی و خوش لیاقتی کی ہی آپ کے پاس بھیجتا ہون اور حوالہ قلم اخلاص رقم کرتا ہی
کہ راضی و خوشنود ہونا جناب مستطاب نائب السلطنت و نواب گورنر جنرل بہادر ہندوستان کا
اور مشہور ہونا آپ کی خوش نظمی و فراست کا آپ کی محنت و سرگرمی کا نتیجہ ہی جو آپ نے
انتظام جزئی و کلی ریاست مین بدل و جان مبذول کی ہی یقین ہی کہ آپ توفیق بیش از بیش
اپنی تدبیرات پسندیدہ و رضامندی گورمنٹ انگلشیہ سے محفوظ و شادمان ہو کر ہمیشہ بہتری
و انتظام ریاست و خیر اندیشی سرکار انگریزی مین مصروف و ساعی رہینگی اور اپنی نیکنامی
و ناموری کو جو مشہور آفاق ہوئی ہی علی الدوام ترقی دیونگی بعد ازان ششم ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۶
ہجری برابر ہشتم فروری سنہ ۱۸۷۰ع کرنیل اوسلی صاحب بہادر قائم مقام پولٹیکل اجنٹ بھوپال
نے لکھ بھیجا کہ ڈیوک آرگل وزیر اعظم ہند نے لارڈ صاحب بہادر فرمانفرمای ہندوستان کو
لکھا ہی کہ انتظام ریاست بھوپال جو نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے اپنے دور مسند نشینی سے
فرمایا ہی کیفیت اوسکی میرے پاس پہنچی ہی اوسکو بکمال طیب خاطر ملاحظہ کیا ہمکو نہایت
خوشی اس حال کے پڑھنے سے ہوئی کہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے مسند نشین ہوتے ہی
انتظام و حکمرانی ریاست مین اپنی آزادی و بیدار مغزی کا ثبوت ظاہر کیا چاہا تھا [illegible]
[illegible] استقلال مین ظہور مین لائین تھین اور جناب ملکہ معظمہ کے حضور سے بھی [illegible]
آپ کی ایسا ہوا ہی کہ خوشنودی جانب جناب ممدوحہ سے بھی نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کی

خدمت مین کہ اونھون نے سعی وافر درستی انتظام و تدبیرات آسایش رفاہ عام بھوپال مین کی ہی ظاہر کیا ہے

فصل دوم ذکر ورود فرمان جناب ملکہ معظمہ اور کیفیت سفر کلکتہ و کیفیت دورہ نظامت مغرب ملک محروسہ بھوپال و بعض انتظامات جدید کے بیان مین ذکر ورود فرمان

دوم ستمبر سنہ ۱۸۶۹ء چھاونی سیہور سے کرنیل ایڈورڈ تامسن صاحب بہادر قائم مقام پولیٹکل ایجنٹ بھوپال نے اپنے خریطے کے ساتھ خط انگریزی ڈیوک آف ارگل صاحب بہادر وزیر اعظم ہند مقیم لندن میرے پاس بھیجا خط انگریزی کا ترجمہ یہ ہی میری معزز محبہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال مجھکو حضرت جہان پناہ ملکہ معظمہ دام سلطنتہا کا ایما ہوا ہی کہ مین آپ کو اطلاع دون کہ حضرت ممدوحہ کو آپ کی والدہ ماجدہ نواب سکندر بیگم صاحبہ کے انتقال سے نہایت افسوس ہوا ہی اور اس حادثے سے جو صدمہ گذرا ہی حضرت ملکہ معظمہ کی شفقت و عنایت و ملاطفت اور ایسے موقع پر اونکی تفقد و مرحمت آپ کے صفحہ ضمیر پر نقش کا حکم رکھتی ہی اور حضرت ملکہ معظمہ کو ہر طرح طمانیت کلی ہی کہ آپ حکمرانی ریاست جو آپ کے قبضہ اقتدار مین ہی دانشمندی و نیک نیتی اور التفات خاص و عالی ہمتی سے جسکے سبب سے مشہور و والا قدر نواب سکندر بیگم صاحبہ کو گورمنٹ انگریزی نے معزز و ممتاز فرمایا تھا اور جنکی جانشین آپ ہوئی ہین فرماوینگی اور میری آرزو دلی یہ ہی کہ آپ کی عمر و اقبالمندی کی ترقی ہوتی رہے فقط تحریر پنجم جولائی سنہ ۱۸۶۹ء آپ کا دوست صادق ارگل صاحب وزیر اعظم ہند مین نے وزیر صاحب کی خدمت مین نیازنامہ اور عرضداشت جناب ملکہ ہر موسٹ گریشس مجسٹی کوین وکٹوریا آف گریٹ برٹن اینڈ آیرلنڈ اینڈ امپرس آف ہندوستان کے نام تحریر کی اور بذریعہ خریطہ صاحب ایجنٹ بہادر کے پاس بھیجدی نقل اوسکی یہ ہی شکر ہی اوس پروردگار عالم کا جسنے ارشاد فیض بنیاد اوس بادشاہ حق رسان و اطاعت دوست رعایا پرور کا بواسطہ عالیجناب وزیر اعظم ہند اور جناب مستطاب گورنر جنرل صاحب بہادر ہندوستان و ایجنٹ گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا

وصاحب بہادر قائم مقام پولٹیکل اجنٹ بھوپال کے مجھ تک پہنچایا اور صدارت عاجزہ و
ولیعہدی نواب سلطان جہان بیگم کو اگرچہ ارکان سلطنت انگلشیہ والاحضرت تحقیق و ثبوت پر عہدہ
قائم کرچکے تھے حال مین ارشاد خاص خود اشرف اعلا سے منظور و مستحکم اور مجھکو بذریعہ جناب پہنچنا
فخر و محترم فرمایا نواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین نے تا دم آخرین وفاداری و خیرخواہی دولت
عالیہ گورنمنٹ انگلشیہ مین راسخ دم و ثابت قدم رہکر عاجزہ و سلطان جہان بیگم کو بہ سایہ
عاطفت و ظل حمایت آپ کے چھوڑا ہے خدا سے امید رکھتی ہون کہ مجھکو و میری اولاد کو بھی بہ
مادر بلکہ زیادہ تر وفاکیشی و خیرخواہی حضور و گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ مین سرخرو و نیکنام اور جودت
عطا و افتخار بخشی سامی سے کامیاب و بہرہ مند رکھیگا عاجزہ وقت مسندنشینی سے انتظام ملکی و
دادرسی بندگان خدا مین جہانتک کہ ممکن ہے مصروف ہو چونکہ مختصر کارہائے ریاست
و دورہ بیشتر خدمت مین لارڈ صاحب بہادر کی پہنچی ہے یقین ہو کہ اطلاع اوسکی بھی حضور مین
ہوئی ہوگی اور آئندہ بھی انتظامہائے شایستہ و کارہائے نیک و دادرسی و رفاہ حال رعایا اور
اطاعت و خیرخواہی سرکار گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ مین عاجزہ بدل و جان دریغ نکریگی فقط
معروضہ پانزدہم جمادی الاخرہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق بست و دوم ستمبر ۱۸۶۹ عیسوی

مضمون نامہ بنام وزیر اعظم شان واجب الامتثال مورخہ سیوم جولائی ۱۸۶۹ ع

شرف ایراد لایا ہے اسلئے علاوہ ارشاد ہدایت بنیاد کے کہ مجھکو جناب ملکہ معظمہ دام سلطنتہا کا ایما
ہوا ہے کہ مین تمکو اطلاع دون کہ حضرت ممدوحہ کو تمہاری والدہ نواب سکندر بیگم صاحبہ کے انتقال
سے دل سے نہایت افسوس ہوا ہے اس نوازش و الطاف بادشاہی نے عزت و آبرو میری
بڑھادی اور باین تخصیص کہ مجھکو ارشاد کرامت بنیاد سے خبر دی گئی ہمسرون مین مجھے فخر و ممتاز
فرمایا اور محنت جانفشانی و خیرخواہی اور خلوص جناب والدہ مرحومہ کا یہ نیک نتیجہ شہرہ آفاق
ہوا کہ اونکی وفات سے بادشاہ ہندوستان و انگلستان کو ملال ہوا اور اس ہدایت مستقیم سے
کہ تم حکمرانی ریاست کی جو تمہارے قبضہ قدرت مین ہے اوس دانشمندی و نیکنیتی اور انصاف سے

خاص و عالی ہمتی سے کرنا کہ جسکے سبب سے گورمنٹ انگریزی نے نواب سکندر بیگم صاحبہ کو
معزز و ممتاز کیا تھا اور تمکو اونکا جانشین کیا ہی تمام ہمت میری بمزید اہتمام اوسکے انصرام پر
مصروف ہی اور خدا سے یہ دعا ہی کہ ہمیشہ مجکو و سلطان جہان بیگم اور جملہ میرے جانشینون کو
توفیق نیک نیتی و خیرخواہی سرکار انگلشیہ و فکر وادرسی مخلوق اور انتظام ملک بخشی جسکے ظہور سے
ہر ایک اپنے اپنے عہد مین مورد مراحم شاہی اور تحسین و آفرین گورمنٹ انگریزی سے بہرہ ور ہو فقط
مرقومہ چہارم شعبان سنہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق نہم نومبر سنہ ۱۸۶۹ع اوسکے جواب مین چہاردہم مارچ سنہ ۱۸۷۰ع
کو صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ موصوف نے مجکو خریطہ لکھا کہ آپ کا نامہ و عرضداشت بذریعہ صاحب
اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنترل انڈیا روانہ لندن ہوے اور چٹھی انگریزی وزیر اعظم
کی بنام لارڈ صاحب موصوف بست و ہفتم جنوری سنہ ۱۸۷۰ع مقام لندن سے بذریعہ چٹھی سکریٹری گورمنٹ
انڈیا مرقومہ چہارم مارچ سنہ صدر بواسطہ چٹھی صاحب اجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر سنترل انڈیا
اسمی مخلص محررہ دہم مارچ سنہ مذکور اس مضمون سے آئی کہ عرضداشت رئیسہ بھوپال کو ملکہ معظمہ
نے کمال شفقت سے قبول کیا اور وزیر صاحب فرماتے ہین کہ جو ہمارے نام خط بھیجا اوس سے
ہم بہت خوش و راضی ہوے نقل چٹھی وزیر و سکریٹری گورمنٹ انڈیا آپکے پاس بھیجی جاتی ہی
مترجمہ چٹھی وزیر اعظم ہند موسومہ نواب گورنر جنرل بہادر ہند یہ ہی صاحب من جناب ملکہ معظمہ
کے حضور سے ایما ہو کہ جو خط یہان سے بتعزیت و تہنیت بنام نواب شاہجہان بیگم صاحبہ
رئیسہ بھوپال بتاریخ ہشتم اگست سنہ ۱۸۶۹ع جاری ہوا تھا اوسکے جواب مین عرضی نواب بیگم صاحبہ
موصوفہ نے بھیجی اوسکے جواب مین نواب بیگم صاحبہ کو اطلاع دیجاے کہ جناب ملکہ معظمہ نے
آپ کی عرضی کو نہایت مہربانی سے قبول فرمایا ہوا اور میرے نام جو بیگم صاحبہ نے خط ارسال
کیا ہو اوسکے وصول ہونے سے مجکو بہت خوشی ہوئی اور اوسمین جو مضمون صداقت کا
درج تھا اوسکے مطالعہ سے ہم راضی ہین فقط دستخط ارگل صاحب بہادر القاب و آداب
و عبارت خاتمہ جو واسطے صاحب پولیٹکل اجنٹ بہادر و صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب

بہادر گورنر جنرل انڈیا و لارڈ صاحب بہادر و ملکہ معظمہ و شاہزادہ و وزیر اعظم کے اس ریاست
سے لکھے جاتے ہیں یہ ہیں اور قبل ہمارے عہد کے دستور تحریر عریضہ بنام ملکہ معظمہ اس ریاست میں
نتھا بعد میری مسند نشینی کے توجہ صاحبان عالیشان بہادر سے یہ دستور قائم ہوا
القاب وآداب جناب ملکہ معظمہ کوین وکٹوریا بحضور معدلت ظہور شاہ گیتی پناہ
تاج بخش سلطنت آرا حضرت ملکہ معظمہ شاہنشاہ گریٹ برٹن و ہندوستان دام ملکہا
بعد تقدیم اوس آداب و تسلیم کے جو قابل باریابان آستان فلک نشان ہو یہ عرض ہے
عبارت خاتمہ ایزد متعال و قادر ذوالجلال جب تک مہر و ماہ کو مصروف خدمت
مرام فرماوے ظل رافت جہان پناہ کو سر مطیعان با اخلاص پر مخلد و مبسوط رکھے
القاب وآداب شاہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا بہادر عالیجاہا عالی پایہ
رونق سلطنت قیصرہ باصرہ مملکت شاہزادہ صاحب بہادر دام دولتہ بعد تقدیم لوازم آداب
و تسلیم و مراسم تعظیم معروض آنکہ **عبارت خاتمہ** ایزد متعال و قادر ذوالجلال
ظلال فضل و کمال شاہزادہ با اقبال کو سر عاجزہ خلوص اشتمال پر مخلد و مبسوط فرماوے
القاب وآداب وزیر اعظم ارکل صاحب بہادر جناب مستطاب معلی القاب
خورشید احتساب عمدۂ عائد سلطنت کبریٰ وزیر اعظم و مشیر خاص حضور فیض گنجور حضرت ملکہ معظمہ
قیصر الہند دام اقبالہ بعد تادیہ مراسم تسلیم و تقدیم مناسب تعظیم مرفوع خاطر فیض مظاہر
عبارت خاتمہ قادر ذوالجلال جب تک مہر و ماہ کو مصروف استعانت مرام
انام فرماوے ظل رافت و تمکین والا کو سر ارادت کیشان مطیع پر مخلد و مبسوط رکھے
القاب وآداب لارڈ صاحب بہادر سابق چونکہ نواب بیگم صاحبہ قبلہ مختار ریاست
تھیں لارڈ صاحب بہادر کے نام عریضہ لکھنا ارکین ریاست نے مقرر کیا تھا جب والدہ مرحومہ
مختار ریاست ہوئیں وہ بھی عریضہ لکھتی رہیں اور بعد حصول خلعت ریاست بھی بطور سابق
کارروائی رہی یہ قاعدہ مقتضی ادب تھا اور دستور تحریر روسای ہند کے بھی خلاف تھا

اسلیے تحریر خط باین القاب بنام نامی لارڈ صاحب بہادر سے بنے تجویز کیا صاحب عالیشان
شفیق و مہربان کرم فرمای نیازمندان سلمہ اللہ تعالی بعد ادای لوازم خلوص و نیاز معروض آنکہ
اور اسکی منظوری کیواسطے خریطہ خط پلیٹکل اجنٹ صاحب بہادر پاس بھیجا گیا بائیسوین جون
سنہ ۱۸۷۲ء ہم برابر پانزدہم ربیع الآخر سنہ ۱۲۸۹ ہجری صاحب موصوف نے یادداشت لکھ بھیجی کہ
جناب گورنمنٹ سے آپ کی تجویز منظور اور مستحسن ہوئی آیندہ خط با القاب مذکور لکھا جاوے

القاب و آداب و عبارت خاتمہ صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا

صاحب مشفق مہربان کرمفرمای نیازمندان سلمہ اللہ تعالی بعد اظہار مراسم ارادت و نیاز
کہ ہمین تمنای مخلصان خلوص انما ست مکشوف خاطر عاطر باد عبارت خاتمہ امید کہ تا وقت دلپذیر
ملاقات مسرت آیات محتوی صحت مزاج شفقت امتزاج بتحریر قائم محبت ضمائم مدام شاد کام فرمودہ باشند
القاب و آداب پلیٹکل اجنٹ صاحب بہادر بھوپال صاحب مشفق مہربان کرمفرمای مخلصان
سلمہ اللہ تعالی بعد تاسیس اساس خلوص قدیم کہ اہم مقاصد مخلصان صمیم ست مکشوف خاطر آنکہ
عبارت خاتمہ امید کہ تا وقت ملاقات مسرت آیات از تحریر قائم محبت ضمائم شاد کام فرمودہ باشند
کیفیت سفر کلکتہ کرنیل اوڈوارڈ تامسن صاحب قائم مقام پولیٹکل اجنٹ بھوپال نے
یکم دسمبر سنہ ۱۸۶۹ء مطابق بست و ششم شعبان سنہ ۱۲۸۶ ہجری یادداشت بحوالہ چٹھی صاحب اجنٹ
نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا باین مضمون لکھی کہ آپ کو دربار گورنری و شاہزادہ
ڈیوک آف ایڈنبرا مین چھبیسوین دسمبر سنہ حال تک پہونچنا چاہیے بنے بکمال خوشی ہجدہم
دسمبر مطابق چہاردہم ماہ رمضان سنہ ۱۲۸۶ ہجری کو بسبیل ڈاک بھوپال سے براہ ہوشنگ آباد
کوچ کیا اور نرسنگپور سے ریل پر جبلپور داخل ہو کر بست و سوم دسمبر ریل پر سوار ہوئی اور
بست و پنجم دسمبر کو کلکتہ پہونچی اور بست و نہم دسمبر مطابق بست و پنجم رمضان سنہ الیہ کو ملازمت
جناب شاہزادہ صاحب بہادر و لارڈ صاحب بہادر سے سربلند ہوئی دونوں صاحب بہادر نے
بہت اعزاز و اکرام سے ملاقات کی اور سی ام دسمبر کو دربار شاہزادہ صاحب بہادر مین

حاضر ہوئی بعدہ بتواریخ مختلف جناب محمد حسین بتقریب ملاقات بازدید میری فرودگاہ
پر تشریف لائے اور گورنر صاحب بہادر بمبئی و مدراس اور بشپ صاحب لارڈ پادریان
وغیرہ صاحبان عالیشان بہادر سے بکمال خوبی ملاقات ہوئی اور سیر ناچ گھر و میگزین
فورٹ ولیم قلعہ کلکتہ و عجائب خانہ و دار الضرب کا کیا اور فوج کی قواعد دیکھی اور چہارم
جنوری سنہ ۱۸۷۰ء مطابق یازدہم شوال سنہ ۱۲۸۶ ہجری جہاز دخانی سواری شاہزادہ صاحب بہادر
کو دیکھا اور ہنگام سیر مقامات مذکورہ رسم استقبال و سلامی بحفظ مراتب بخوبی سرکار انگلشیہ
کی طرف سے ادا ہوئی برابر بزرگی و آبادی شہر کلکتہ اس وقت ہند میں کوئی شہر نہیں ہے چار لاکھ
پچاس ہزار چالیس آدمی اس سال میں شمار کیے گئے ہیں اور اخبار پانیر سے معلوم ہوا
کہ تمام ملک ہند میں چوبیس کرور ایک لاکھ آدمی ہیں اور شمار مردم روئے زمین بقول محققین
فرنگ یہ ہے کہ یورپ میں ۲۸ کرور ستر لاکھ آدمی اور ایشیا میں ہفت ارب ۹۸ کرور ساٹھ لاکھ
اور افریقہ میں شش کرور اسی لاکھ اور آسٹریلیا میں اڑتیس لاکھ اور امریکا میں سات کرور
بست ہشت لاکھ جملہ تخمیناً ہشت ارب چہل و یک کرور ہفتاد و شش لاکھ آدم زاد دنیا میں ہیں یعنی
تخمیناً سہ ہزار و ششصد مختلف زبانیں ہیں اور اکثر مذاہب ہیں ازانجملہ اہل مذہب بودہ ایان فرنگ کے
مشخص ہیں اونکی تفصیل یہ ہے

چرچ گریکان	رومن کیتھولک	پروٹسٹنٹ	مسلمان
۶۵ لاکھ	۱۹ کرور ۵ لاکھ	۹ کرور ۱۰ لاکھ ۳۳ ہزار	۱۶ کرور
بودھ	دیگر مذاہب اہل ایشیا	بت پرست	یہودی
۳۴ کرور	۲۶ کرور	۲۰ کرور	۶۰ لاکھ

جو کہ اس شہر کے حال سے ایک عالم آگاہ ہے اسلیے قلم انداز کیا گیا یازدہم جنوری سنہ ۱۸۷۰ء
بسواری ریل کلکتہ سے چلکر چہاردہم ماہ مذکور کو جبلپور داخل ہوئی اور پنجم فروری سنہ ۱۸۷۰ء
سوم ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۶ ہجری مع الخیر بھوپال پہونچی اس سفر کے مصارف خرید بعض اشیائے
ولایتی و بعض زیور مرصع وغیرہ میں مبلغ ایک لاکھ ستاسی ہزار نو سو روپیہ پونے بارہ آنہ صرف ہوئے

ذکر دورۂ نظامت مغرب بست و ششم فروری ۱۸۷۰ء مطابق بست و چہارم
ذیقعدہ ۱۲۸۶ ہجری بھوپال سے بعزم دورہ کوچ کیا اور محالات دلود و بریسیہ
و نظیر آباد و دیبی پورہ و دوراہہ و سیہور مین وارد ہوئی صاحب پولٹکل ایجنٹ
بہادر و دیگر صاحبان عالیشان بہادر چھاونی نے مطابق دستور کے استقبال کیا اور قواعد
فوج کی دکھائی اور امتحان طلبۂ مدرسہ کا میرے روبرو دلوایا پھر محال آشٹہ و جاور
و محال اچھاور جاگیر بی بی صاحبہ حکیم شہزاد مسیح عیسائی و شمس گڈھ کا دورہ کرکے چہارم
جون مطابق چہارم ربیع الاول ۱۲۸۷ ہجری کو داخل بھوپال ہوئی اس دورے مین بھی
مطابق دورۂ اضلاع جنوب جملہ کاروائی معمولی ہوئی تین ہزار ایک سو ایک عرضیان مستغیثون
کی گذرین جسکا بعد تدارک ہوا اور سی عمل مین آئی زیادہ کام یہ ہوا کہ منجملہ ایک لاکھ دو ہزار
یکصد پنجاہ و شش روپیہ یک نیم آنہ زر باقی کے چالیس ہزار چھہ سو تئیس روپیہ چھہ آنہ نقد
وصول ہوے بقیہ زر کے لیے قسط بندی ٹھہری احاطۂ فرودگاہون مین آرام کے لیے
تعمیر چاہ پختہ و اشجار سایہ دار کے لگانے کا حکم دیا گیا جنگل مین شیرون کی کثرت پائی گئی
پانچ روپیہ فی شیر شکاری کو انعام ملتا تھا بنظر دفع مضرت بیس روپیہ فی شیر انعام مقرر کیا گیا
اور بابت آہنی کم وزن لیکر دار الضرب بھوپال سے اوزان جدید دکانداروں کو دیے گئے
ذکر بعض انتظامہای جدید چند سال عہد سرکار مرحومہ سے تعطیل روز جمعہ وغیرہ
نصف یوم کی مقرر تھی دوپہر کی چھٹی مین نہ کام خانگی ملازمان و نہ کار سرکار سر انجام پاتا تھا
اور سرکار انگریزی مین اتوار کی تعطیل اور حکام اسلام مین روز جمعہ اور راجون مین شنبہ کے
دن کی پوری تعطیل کا دستور ہے اسلیے تمام روز جمعہ کی تعطیل جاری کی علاوہ اسکے جو تعطیلین
بتقریبات تہوار اہل اسلام و ہنود نصف روز کی مقرر تھین انکو بھی تمام روز کی مقرر کردین
ساکنان سمت شمال بیرون شہر بھوپال دور سے پانی بھر کے لایا کرتے تھے اور مسافر بھی
تکلیف پاتے تھے اسلیے ۱۲۸۶ ہجری سے قریب عیدگاہ جانب شمال بھوپال ایک

جابجا بارش مین پانی کی آمد ہوا اوس سے بہت کچھی ایک دیوار عریض طویل پختہ سنگ
سے تعمیر کرکے تالاب بنوایا جس کا نام شاہجہانی اور کلانہ رکہی اس تالاب کے تعمیر ہونے سے
رعایا کو بہت آرام ملا اب یہ تالاب بسمت شمال بھوپال سیرگاہ خلائق ہوا ہے اسمین بہت
دیوار بلند تعمیر ہو چکی ہے ہنوز تعمیر اوسکی جاری ہے جانب مشرق اس تالاب کے منشی حسین خان
مانشر نے بھی ایک مختصر تالاب بنایا ہے اوس سے جانور اور اوس سے آدمی پانی پیتے ہیں اوس
تالاب سے آگے بڑھکر دامن کوہ مین ایک میدان وسیع و خوش فضا ہے وہان تجویز آبادی
کی گئی ہے تھوڑے عرصہ مین انشاء اللہ بہت آبادی نظر آویگی نام اوسکا شاہجہان آباد
رکھا ہوا اور مدرسہ ... بعض مکانات عمدہ کارخانہای ریاست کے لیے
بھی وہان تعمیر ہوینگے اور مکانات رعایا اور ساکنان وغیرہ وہان بسنے کا علاوہ
اسکے تقلید صاحبان عالیشان بہادر ایک توپخانہ مرتب کیا اور ... سے
فوج مین جن باجہ تھا ولایتی سازوسامان منگا کر اوسکو بھی جاری کیا ریاست بھوپال مین
جو پیسہ جدید بنتا ہی اوسکے عوض مین سکہ قدیم ڈلا جاتا ہی جب اس قاعدہ سے سکہ
قدیم فلوس موقوف ہوئے سکہ جدید مقرر کیا اور وزن منغ سکہ ... کے مطابق
رکھا اس سکے مین لفظ پاو آنہ و صورت تشرین لنقلہ دار اور سنہ ہجری نقش ہوا اوسکا رواج
شوال ۱۲۹۰ ہجری سے جاری کیا گیا اور سکہ بھوپال کے روپیہ کی چاندی بہت اور وزن
سکہ انگریزی چہرہ دار سے کچھ کم تھی اس سبب بخلاف سکہ جات ہندوستان و کوٹہ و ٹونک
وغیرہ سکہ بھوپالی پر بٹہ لگتا تھا اسلیے خالص چاندی کا روپیہ منغ سکہ چہرہ دار رائج کرنا
تجویز کیا ہوا اور صورت سکہ اول کو جسکے ایک رخ پر لفظ ضرب فی بھوپال اور جانب دیگر
سنہ ہجری نقش تھا بدل دیا ممالک محروسہ بھوپال مین صحرای کند ایک وسیع جنگل ہی جو کسی
کام کی قابل عمارت ہو لوگ اوسے بدلکے پا علاقہ غیر سے ... کا لیا کرتے تھے
اور فی خروار صرف ایک پیسہ محصول دیتے تھے اوسکی پیدایش کروا کر ناکہ بندی کرائی اور

مہتمم محافظت صحرا مع متصدی و داروغہ و جریب کش و سپاہی وناکہ دار مقرر کیے اور صحرای مذکور کا ایک قانون بھی تالیف کر کر جاری کیا تا ریاست میں ایک آمدنی جدید ہووے غرہ رمضان ۱۲۸۵ھ ہجری مطابق چھبیسوین نومبر ۱۸۶۸ء سے چھہ سو روپیہ سالانہ خرچ اسپتال میں حسب جواب دہی صاحب کلان بہادر مقرر کیا اور بملاحظہ اغلاط پیمایش سابق جریب جو خلد نشین کے عہد میں ملک محروسہ کی ہوئی تھی اور پانزدہ سالہ بندوبست اوسکی روسے ہوا تھا کمپاس سے اوسکی پیمایش ہونا مناسب سمجھکر عمل سرکار انگریزی سے پیمایش دان بلا کر بقدر ایک سو چھبیس آدمی ہر ایک نظامت میں مع امیر اور چھبیس ہزار سات سو چھہتر روپیہ سالانہ کی تنخواہ ملازمان اہل کمپاس ہر نظامت میں مقرر کیگئی سلخ شعبان ۱۲۸۸ھ ہجری تک سالم دو پرگنے اور نصف نصف دو پرگنون کی پیمایش ہوئی سو پیمایش سابق سے زمین موجب تفصیل ذیل انکی نصف پرگنہ چھاتیر ضلع نظامت جنوب نصف پرگنہ دلوہری ضلع نظامت مشرق پرگنہ سلوانی ضلع مشرق پرگنہ جیتھاری ضلع مشرق اور پیمایش دہات جاگیرات کا بھی حکم دیا گیا اور مطابق قاعدہ ملک سرکار انگریزی کے پٹواریان دہات کی نسبت حکم رکھنے پیمایش کمپاس کا صادر ہوا اور پیشتر عہد خلد نشین میں زمین چاہی کی تین قسمین اور ہر قسم کی تین تین نوع اور زمین بارانی کی بھی تین قسم مورن کابر تکیار اور ہر ایک کی تین تین نوع جملہ اٹھارہ وضع کی زمین قرار پائی تھی اور چونکہ محصول اقسام زمین مسطور کا اس درجہ مختلف تھا کہ ہر پرگنہ کے موضع موضع میں جب اگلے قاعدے کے مخالف کم و زیادہ بیتین معین تھین اور رعیت زمین دہات میدانی و ناہموار و کوہی مین کچھہ رعایت تھی اور بہ شکل اطالت بیفائدہ اور خلجان خاطر و نقصان عاید و رئیس الملک خالی نتھی اسلیے صرف سہ قسم چاہی اور سہ قسم بارانی جملہ چھہ قسم پر زمین کی قسمت کرکے ہر محال مین زمین دہات چاک میدانی چاک کوہی چاک نشیب و فراز و کم پیدایش مقرر کردی اور جس جا

حاصل زمین پہلے بندوبست مین کہی وجہ سے زیادہ تھا اوسکو ترک کرکے باقی اعلی اعلی پٹو کی
ربت سے حد اوسط تجویز کی اور بنظر رعایت رعایا اقسام کہی سابق الذکر یعنی اول دوم سوم کی
ریت کو ملاکر اوسکا اوسط نکالکر ریت اوسط باندھنا تجویز کیا گیا تا ادای محصول مین رعایا کو
مشکل نہو اور علاوہ مطبع سکندری جسمین اشتہارات و نقشجات وغیرہ چھاپے
جاتے ہین اور مطبع سلطانی جسمین کاغذ اشٹامپ طبع ہوتا ہے ایک تیسرا مطبع
شاہجہانی واسطے طبع کتب کارآمد مدارس و پرچہ عمدۃ الاخبار کے جاری کیا گیا

فصل سوم کیفیت دورہ انتظام ضلع مشرق ریاست بھوپال و بعض انتظامہای عمدہ کے احوال مین

دورہ اس ضلع مشرق کا بھی پندرہ سال سے نہین ہوا تہا اسلیے بست ششم دسمبر ۱۸۷۲ء
مطابق سوم شوال ۱۲۸۹ھ ہجری بہوپال سے کوچ کیا اول محال اعراوگنج پہونچکر کارروائی
معمولی مطابق دورہای سال گذشتہ کی گئی اور مخبرون و رشوت دہندون کی نسبت
اشتہار کیا گیا کہ بوجہ عدم مواخذہ مخبران کاذب کی اکثر مخبران وغیرہ نے عداوت سے
صدہا نالشات دروغ کین اب اگر کوئی مخبر جھوٹا مقدمہ دائر کرکے ثابت نکرسکیگا تو سزا
پاویگا اور بصورت اثبات مستحق انعام کا ہوگا اور رشوت دہندہ نالش کرکے اثبات رشوت
نکرسکیگا تو بجرم نالش دروغ اوسکو سزا ہوگی پہر کارروائی محال ہوئی اور بملاحظہ سینہ باغ
قصبہ مذکورہ محال دیوری و ملاحظہ تالاب و بہم گنڈہ کرکے محال چھپارہی مین بوجہ اجرای
کار پیمایش دہات پرگنہ مذکورہ کہیتون پر اپنی ذات سے جاکر ملاحظہ کام کا اور معاینہ اراضی
اور دریافت اقسام زمین و ریت بندی وغیرہ کی پہر محال سلوانی مین پہونچکر بعد کارروائی
معمولی راجگان سیرہ و جنیپور و بیاڑی گڈہ کا سلام نذر حسب قاعدہ باحضار دربار لیا گیا
وہان سے محال سیوانس پہونچکر محال کہیلون کا کام بھی بطلبی جاگیرداران و مستاجران

وغیرہ کیا یہ محال علاقہ غیر مین واقع اور حدود ریاست سے جداگانہ ہی اسلیے اسکا دورہ علیحدہ نہین ہوتا پھر محال غیرت گنج علاقہ ڈیوڑھی خاص مین پہونچکر معاینہ بازار و کچہری و مسجد کا کیا گیا اور تمام ہمراہیان لشکر کو خوراک دعوت دی پھر گڑھی انبا پانی جاگیر نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ مین داخل ہوکر بعد کارروائی دورہ صاحبہ موصوفہ کیطرف سے تمام لشکر ہمراہی کو سامان ضیافت دیا گیا پھر محال محمدپور پھر محال اسپین مین داخل نظامت ضلع مشرق ہی آکر حاضری عملہ وغیرہ لیکر ملاحظہ کچہری نظامت و معاینہ مکانات کہنہ قلعہ کیا گیا اور مسجد کے فرش ناہموار کو درست کرنے کا حکم دیا گیا ساتھ ہی کانا کھیڑی مین پہونچکر تصویرین سنگین اور [illegible] اور دروازہ تعمیر قدیمہ وغیرہ کو ملاحظہ کیا پھر محال [illegible] گنج مین کارروائی دورہ کرکے سیزدہم فروری سنہ ۱۸۸۸ء مطابق بست و دوم ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۵ ہجری شہر بھوپال مین داخل ہوئی حسب دستور تمامی فوج و اہلکاران عملہ نے تا مقام مقررہ استقبال کیا اس دورے مین ایک ہزار و پانصد و سی و چہار قطعہ عرائض مستغیثان گذرین انمین سے بعض عرضیان بابت ثبوت ستانی و ظلم و زیادتی ملازمان کی تھین تحقیقات انکی اپنی روبکاری خاص مین تحویل منصرمان مقدمات روبکاری عمل مین آئی اور جو مقدمات باقی تھین حکم لکھا کہ تحقیقات کے احکام کے سپرد ہون

ذکر بعض انتظامہای عمدہ

علاج غربا کے لیے [illegible] سنہ ۱۳۰۵ ہجری ریاست سے ہر پرگنہ علاقہ فوج بھوپال مین ایک ایک طبیب مدار المہام کی نگرانی کیلیے ایک افسر الاطبا مقرر کیا مصارف ادویہ و ماہوار حکما وغیرہ کا [illegible] روپیہ سالانہ ٹھہرا اور تین برس کے بعد خدمت سے ہٹا دینے کا قاعدہ ٹھہرایا سابق تحصیلدار کو پچیس روپیہ تک فیصلے کا اختیار اور ناظم کو دو صد و پنجاہ روپیہ اور مقدمہ فوجداری مین دو مہینے کی قید اور پنجاہ روپیہ تک جرمانہ اور نائب ریاست کو دیوانی مین پانسو روپیہ تک اور فوجداری مین چار مہینے کی قید اور سو روپیہ جرمانہ تک اختیار تھا اب تحصیلدار کو دو سو روپیہ تک کے فیصلے کا اختیار اور فوجداری مین دو ماہ کی قید اور پنجاہ روپیہ تک جرمانہ اور ناظم کو پانسو روپیہ تک کی حیثیت

اور فوجداری مین سو روپیہ جرمانہ اور چار مہینے قید اور نائب ریاست کو پانچ ہزار روپیہ تک
جرمانے کا اختیار اور فوجداری مین اڑھائی سو روپیہ تک جرمانہ کرنے اور سال بھر کی قید کا
اختیار دیا گیا پیشتر سے انفصال مقدمات کے لیے کوئی میعاد معین نہ تھی اس سبب سے فصل مقدمات
مین ہرج و توقف ہوتا تھا مدت تک مقدمات زیر تجویز پڑے رہتے تھے اب کیفیات دیوانی کی
میعاد پانزدہ روز اور انفصال مقدمات فوجداری کی میعاد پانزدہ روز اور مقدمات مالی کی
میعاد ایک ماہ اور مقدمات دیوانی کی میعاد تین مہینے کی مقرر کرکے اشتہارات جاری کیے
گئے کہ اگر بغیر موانع قوی جسکی اطلاع دینا اندر میعاد معینہ واجب ہوگی ترسیل کیفیت یا انفصال
مقدمات مین میعاد سے زیادہ توقف ہوگا تو حاکم اوسکا جرمانہ وغیرہ عمل مین آویگا اور
ایک نقشہ احکام کیفیت طلب کا اور دریافت انفصال زیر تجویز رہنے مقدمات کے لیے
ایک نقشہ اسکا جس سے اونکا حال دریافت طلب کرنا تجویز کرکے ہدایت کی گئی کہ ہر محکمہ
کاران [illegible] نقشون کو [illegible] مطابق [illegible] ایک [illegible] کہ وہ نقشے
پیش ہو اور اگر شاذ و نادر [illegible] نقشہ جات [illegible] محکمے [illegible] تو اوس محکمے کے حاکم
[illegible] تک جاری ہوگی اس صورت مین اب کوئی مقدمہ بلا موانع قوی میعاد مین سے زیادہ زیر تجویز
نہ رہیگا اور سب اہلکاران کی کارگزاری و غفلت شعاری سے ماہ بماہ معلوم ہوکر ہوشیار ترقی یا
اور مقدم کارگزاری جرمانہ و برطرفی پاوینگے کلکتہ مین بتقریب ملازمت شاہزادہ صاحب
جو اتفاق دیکھنے سلح خانہ قلعہ کلکتہ کا ہوا تھا اسلیے بتقلید صاحبان عالیشان یہان ایک
سلح خانہ نو بھی ایجاد کیا انواع اسلحہ وغیرہ اس ترتیب سے اوس مین رکھوائے گئے کہ وسط
اول مین بندوقین پلٹن کی اور تیغ و کرچ و نشان وغیرہ علاقہ فوج اور دوسرے مین اسلحہ
خاص سرکاری بندوق دونالی و یک نالی و نفیس تلوارین و تیغ و سپر و شمشیر و ماہی مراتب
رکھے اور بندوقون کو لکڑی کے خانون مین رکھا اور علم و نشان وغیرہ چھت مین
لگائے گئے اور سنگین و تیغ بشکل پھول کے دیوار مین سجائے گئے ؁

فصل چہارم مشتمل ہے پانچ تذکرے پر

تذکرۂ اول نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد ریاست طال عمرہا کے احوال جشن نشرہ مین
تذکرۂ دوم اپنے نکاح ثانی کی کیفیت مین تذکرۂ سوم دورۂ ثانی نظامت ضلع جنوب
ملک محروسہ کی سرگذشت او بعض نظم ونسق تازہ اوائل سنہ ۱۲۸۹ ہجری کے بیان مین
تذکرۂ چہارم ورود نامۂ نامی شہزادۂ جمجاہ خلف دوم ملکۂ معظمہ کے بیان مین
تذکرۂ پنجم بیان مین حصول خطاب تمغا ونشان کے جناب ملکۂ معظمہ ہند وانگلستان سے

تذکرۂ اول اہل ہند کا یہ قاعدہ ہے کہ اولاد کی شادی عقد مین صرف زر او طرح طرح کا تکلف کرتے ہین ہمارے بزرگون نے اسکے خلاف یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ جب اولاد قرآن مجید کو ختم کرچکے ایک جشن اوسکی خوشی کا کرتے ہین اور اوسکو شادی نشرہ کہتے ہین چنانچہ خلد نشین کا نشرہ اونکی والدہ نے اور میرا نشرہ خلد نشین نے بصرف زر خطیر بڑے تجمل واحتشام کے ساتھ کیا تھا اسلیے مینے بھی مطابق رسم خاندان عمل کیا یہ جشن نشرہ محرم سنہ ۱۲۸۱ ہجری سے شروع ہوا اور گیارھوین ربیع الاول سال مذکور کو تمام ہوا تمام ملک محروسہ اور خاص شہر بھوپال کی رعایا اور جملہ ملازمین ریاست کی ضیافت علی قدر مراتب کی گئی اور خلعتین قیمتی تقسیم ہوئین اور دعوت صاحبان عالیشان بہادر اور امرای گرد ونواح کی جو اکثر ایسی تقریبون مین ہمارے یہان قدیم سے تشریف لاتے ہین بتکلف عمل مین آئی اور رسم خانبندی برادران ریاست وارکان دولت کی طرف سے بخوبی ادا ہوئی چالیس شب تک روشنی وآتشبازی ورقص وغیرہ تکلف کے ساتھ بڑی بڑی مجلسین آراستہ وپیراستہ رہین اور روز اخیر باغ نشاط افزا مین یہ جشن باختتام کو پہونچا مبلغ دو لک نود و شش ہزار چہار صد نوزدہ روپیہ نیم آنہ اسمین صرف ہوا

تذکرۂ دوم جب ہمین جناب مستطاب شاہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب پسر دوم جناب ملکۂ معظمہ دام سلطنتہا کی ملاقات کو کلکتے گئی وہان کرنیل طامس صاحب بہادر پولٹکل ایجنٹ

بھوپال وغیرہ نے جو میرے ہمراہ تھے مجھ سے کہا کہ آپ اپنی شادی کرلیں وہ شخص آپ کے
کاروبار میں مددگار رہیگا پھر صاحب عالیشان کرنیل جیمز جان مید صاحب بہادر ایجنٹ
گورنر جنرل سنٹرل انڈیا نے بھی وقت ملاقات کے مضمون مذکور مجھ سے فرمایا تھا کہ ہمارے
دین میں دوسرا نکاح کرنا منع نہیں ہے لیکن ابھی کوئی شخص شایستہ نظر نہیں آیا جب میں
کلکتے سے بھوپال آئی مصلحت جناب موصوف کا خیال ہوا اور وہ مصلحت سبب بجا آوری
حکم خدای تعالی کی ہوئی کیونکہ کلام مجید میں بیوہ عورتوں سے نکاح کا حکم محکم فرمایا ہے اور اسی
پر عمل تمام ملک عرب و روم و ایران و توران کے مسلمانوں میں جاری ہے پس اس امر کو
بیشتر دین و دنیا کی صلاح بخیال سمجھا گیا کہ کسی شخص شایستہ نیکنام پسندیدۂ خاص و عام سے
اپنا عقد کروں جب تقریب دعوت جشن نشرۂ نورچشم بلند اقبال نواب سلطان جہان بیگم
طال عمرہا اسمن صاحب بہادر قائم مقام پولٹکل ایجنٹ بھوپال تشریف لائے میں نے تذکرہ
اس کا ذکر کی سراخ... صاحب بہادر سے مناسب جانی پس تیرھویں ماہ ذی قعدہ ۱۲۸۷ھ مطابق
ہفتم ماہ فروری ۱۸۷۱ء عیسوی کو کرنیل جان ولیم ولی اسبرن صاحب بہادر سی ایس آئی پولٹکل ایجنٹ بھوپال
نے خط انگریزی میرے پاس بھیجا اور میں نے لکھا تھا کہ میں نہایت خوش ہوا کہ خدای جی ولی
سکتی ہوں آپ کی شادی سے اب میں پوچھتا ہوں اور میں آپ کو دیکھکر نہایت خوش ہونگا
کہ پھر آپ نے شادی کی اور مضمون خط مذکور یہ تھا کہ لارڈ صاحب بہادر کہتے ہیں کہ
بیگم صاحبہ بھوپال اگر چاہیں تو کوئی سبب مانع نہیں ہے انکو اپنی شادی کرنے کا کسی شایستہ
شخص سے مگر یہ کام بہتر ہوگا بمصلحت و مشورت ریاست کے فقط اور بہتر ہے باتفاق اپنے
ارکان و اخوان ریاست اس امر خیر کے واسطے منشی سید صدیق حسن خان صاحب کو
انتخاب کیا صاحب موصوف جس وقت اس ریاست میں نوکر ہیں ایک مدت تک نواب سکندر بیگم
صاحبہ خلد نشین کے منشی رہے پھر جناب مرحومہ نے بلحاظ خوبی علم و فضل کے اونکی ہمتا کا
دوسرا عالم و منشی بھوپال میں نہ تھا انکو مہتمم علاقہ تاریخ نگاری ریاست بھوپال کا مقرر کیا

پھر وہ افسر جملہ مدارس سلیمانی وغیرہ ریاست بھوپال ہے پھر مخاطب بخطاب میر دبیر خانی
ہوکر میر منشی روبکاری میری کے ہوے اور نہایت کاردانی و دیانت و سرعت و ہوشیاری
سے خدمت مفوضہ کا انصرام کیا آج کا کام کل پر ہرگز نہ چھوڑا جملہ ارکان و اخوان ریاست
اونکی چال و چلن سے راضی و خوشنود پائے یہ صاحب علوم معقول و منقول و زبان عربی
و فارسی و علم ادب و علم کلام وغیرہ فنون مین فاضل متبحر ہین اور نسب مین سید بنی فاطمہ
ہین سب علماؤن مین مشہور ہوا اور اکثر کتابین زبان عربی و فارسی کی علوم دین مین اونکی
تصنیف و تالیف سے مشہور ہین اور جب سے اس ریاست مین مقیم ہین بوجہ رضا طلبی وغیرہ
کبھی بعہدہ جات و مقابلہ شغل کیا اہلکاران ریاست سے نہین ہوے سرکار عالیہ نشین انکی تعظیم و تکریم
کرتی ہین اور ہمیشہ درس و تدریس علوم و فنون مین مشغول ہین انکے والد ماجد کا نام سید
اولاد حسن [illegible] قنوجی اور انکے دادا کا نام [illegible] سید اولاد علی خان بہادر انور جنگ [illegible]
سرکار نظام الملک آصف جاہ بہادر والی حیدرآباد دکن سے امرای کبار و جاگیرداران عالی
اقربای امیر کبیر شمس الامرا بہادر مین تھے اور تعلقہ داری پنج لاکھ روپیہ و جمعیت ہزار سوار
و پیادہ سرکار شمس الامرا سے اونکے ذمہ [illegible] متعلق [illegible] وغیرہ وہان
انکی جاگیر مین مقرر تھے اور دادا انکے سید عزیز اللہ برادر عم زاد نواب ابو الفتح خان شمس الامرا بہادر
کے تھے سلسلہ نسب انکا سید جلال بخاری مخدوم جہانیان جہان گشت سے ملتا ہے اور امیر کبیر
اقربای نظام الملک سے صاحب ملک [illegible] تھے بستم شوال ۱۲۷۰ ہجری نوت [illegible] سن شش سالگی
راہی عالم آخرت ہوے اب انکی جا اونکے فرزند مسند امارت [illegible] مین ہین پس مینے نظر بحکم قرآن
مجید و صواب دید حکام وقت اور رفع بدنامی کے کہ اکثر امور ریاست بوجہ ضرورت یا سہنے اونکی
تنہائی مین منشی سے لکھواے جاتے ہین اور بغیر نکاح کے خلوت کرنا محرم سے خالی از اتہام
مخلوق نتھا مطابق حکم و آئین دین مبین کے بحضور مدار المہام محمد جمال الدین خان صاحب بہادر
نائب اول ملک محروسہ ریاست بھوپال و شیخ زین العابدین قاضی ریاست بھوپال وغیرہ اکابر اہل علم

واسکان کے جلسۂ عقد منعقد کرکے ایجاب و قبول نکاح کا سید صاحب ممدوح سے کرکے
حسب دستور ریاست کرنیل جان ولیم ولیم اسبرن صاحب بہادر پولٹکل ایجنٹ بھوپال کو
اطلاع دی صاحب بہادر موصوف نے چٹھی ۲۳ جون ۱۸۷۱ء مطابق یازدہم ربیع الآخر سنہ ۱۲۸۸ ہجری
جواباً یہ لکھا کہ نقل خط سکرٹری فارن ڈیپارٹمنٹ انڈیا جسمیں جناب نواب گورنر جنرل بہادر
ہندوستان کیطرف سے درباب نکاح اجازت ہے سابق آپکے پاس بھیجا آپنے جو بخوشی
رضامندی عقد اپنا منعقد فرمایا ہے اسمیں ہمیں خوشنودی حکام والامقام ہے فقط جو کہ منصب
و مختار انکا مثل نواب باقی محمد خان بہادر مرحوم کے ہے اور معاش عمدہ بھی پہلے سے مقرر
بحالیت کی مقرر تھی اور عہدۂ معتمد المہامی نیابت دوم ریاست غرۂ شعبان سنہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق
ششم اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء روز چہارشنبہ بدستخط راجکشن رام بہادر سے خالی تھا اور اس عہدے کی
جاگیر چوبیس ہزار روپیہ کی تھی لیکن جب راجہ صاحب بہادر مذکور مر گئے تو اونکے وارثوں کو
شش ہزار روپیہ کی جاگیر بحال رہی باقی ریاست میں ضبط ہوگئی اسلئے معاش سید
صاحب ممدوح کو موقوف کر کے عہدۂ معتمد المہامی میں شامل کیا اور ریاست کی جاگیر
بڑھا کر جملہ چوبیس ہزار کی جاگیر مع خطاب معتمد المہام سید محمد صدیق حسن خان بہادر عہدہ
نیابت دوم ملک محروسہ ریاست بھوپال کا تاریخ بست یکم ربیع الآخر سنہ ۱۲۸۸ ہجری دہم
جولائی سنہ ۱۸۷۱ء روز دوشنبہ مع خلعت پارچہ پنج رقم جواہر و چتر آفتابی و چوبدار و اسپ
وفیل و پالکی جھالردار و جیغہ قیمتی لعل روپیہ کی الکین و پاندان ریاست
دربار عام میں عطا کیا اور بنظر اعلام و آگاہی خاص و عام تزک و احتشام و سامان جلوس
و اہتمام کے ساتھ دیوان عام سے فیل انکا اسکے مکان تک جانے کا حکم دیا اور جب
نائب دوم سرکار مرحوم کے روبرو کام ریاست کا کیا کرتے تھے اور ... کا دربار
روبکاری ... کا خطاب صاحب ممدوح کے متعلق رکھا اور اطلاع اس امر کی حسب سرشتہ
صاحب پولٹکل ایجنٹ بہادر بھوپال کو دی پولٹکل ایجنٹ صاحب بہادر نے چٹھی ... جون ۱۸۷۱ء

تحریر فرمایا کہ مخلص اس تجویز پسندیدہ سے بہت خوش ہوا آپکی رای بہت مستحسن و انسب ہے
سید صاحب موصوف نے خلعت پہنکر جو آپیچ اہل دربار کو سنایا تھا یہ ہے شکر ہے اوس منعم
حقیقی کا جسنے خیر خواہی و رہت بازی و کار گزاری و جانفشانی ملازم کو کار و بار آقا سے
قدرشناس ہنر پرور فیض رسان کرم گستر عموماً سبب رفعت پایہ نمکخواران ٹھہرایا اور خصوصاً
میرا رزق ایسے سردار عالی تبار نامور نامدار کے مائدۂ لطف و احسان و خوان نعمت و امتنان کے
سپرد فرمایا جسکے فیض انعامات بے نہایت اور توجہات بے غایت سے جملہ حاضرین دربار
بہرہ مند و کامگار ہین بلکہ اکثر مردم باہر دور دست اور تمام ساکنین ملک محروسہ اوسکے
احسانات کے شکر گزار ہین اور درود و سلام اوس رسول کریم و شفیع امتان اثیم پر جسنے
تمام امت کو خصلتہای نکوہیدہ اور عادات ناپسندیدہ مثل خیانت و رشوت و سرقت
و خصومت و رعایت بیجا و طرفداری نازیبا سے ہر مقدمہ دین و دنیا مین خوب ساڈرایا اور
وعدۂ ذلت دنیا و عذاب آخرت فرمایا اور دیانت و امانت و اطاعت و جانبازی
و تابعداری و نمک حلالی و رفاقت و وفاداری کا رستہ بتایا اور اوسپر اجر و ثواب کامل ٹھہرایا
پھر شکر کرتا ہون مین جناب نیرۂ معظمہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ ریاست بھوپال دام اقبالہا
الاقبال کا جنھون نے براہ قدرشناسی ہنر دانی و ملازم نوازی و فیض رسانی کراو نکا جوہر افقی
و کمال فطری ہے اول مجکو عہدۂ میر منشیگری پر سرفراز کیا گویا نشیب خاک سے اوج افلاک پر پہنچایا
پھر اکرامات و انعامات سے ممتاز فرماکر عہدہ نیابت دوم ریاست کا باجمیع لوازم و خطاب
و جاگیر وغیرہ عطا کیا اور باضافہ منصب توقیر عزت و آبرو شایان دی اور جو صلہ خیر طلبی و
وفاکیشی کو ترقی نمایان بخشی تھوڑا شکر اس رہت قدرشناسی کا مجھسے بڑی عمر مین ادا ہونا علاوہ
اور دعوی حقوق نمکخواری و وفاداری کا کما حقہ اپنی زبان سے آپ کرنا مذموم اسلیے اب مجھپر
لازم و واجب ہے کہ ہمیشہ تہ دل سے اونکے احسانات و اکرامات کا بقدر امکان شکر گزار رہون
اور اونکی اولاد اور ریاست کی نیکنامی و خیرخواہی مین بدل و جان تمام عمر بسر کرون حق تعالی

مجھکو انصرام کاروبار ریاست مین بوجہ محنت وجانفشانی بخلوص نیت وخیرخواہی توفیق
روزافزون بخشے اور رئیسہ معظمہ بارک اللہ لہا وعلیہا کو اور تمام اخوان وارکان و ملازمان ریاست
کو مادام الحیات بنا بر رستگاری و استقامت وخیرخواہی ظاہر وباطن ریاست ہمیشہ مجھسے خوشنود
رکھے فقط بعد اوسکے خدمت نیابت دوم ریاست کو مرتبۂ بلند صاحب موصوف سے کمتر پاکر
غرہ صفر ۱۲۸۹ ہجری ریاست سے مینے موقوف کردیا اور بمنظوری صدر عالیہ جناب نواب والاجاہ
امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہادر کو طلب کیا نواب صاحب معدن محامد اخلاق و مخزن
مکارم خصائص سلمہ اللہ تعالی نے بجا آوری حکم شرع شریف کو مقدم اور موجب فلاح دارین
سمجھکر مبلغ بست و پنج ہزار روپیہ ریاست کا مین نے قبول کیا اور اپنی خاص ماش سے تین ہزار
روپیہ سالانہ بابت نان و نفقہ مقرر فرمایا بیان مختصر اس محل کا یہ ہے کہ جو خطاب القاب و مرتبہ
امرا کو بادشاہت سے ملتا ہے وہ بسبب امتیاز معاصرین اوس شخص مین ہوتا ہے اور پھر وہ مصاحب
اوس لقب سے اہل عالم مین مادام الحیات مخاطب رہتا ہے اور سب لوگ جو ایسے ہین بابت اوس
منصب مرتبہ کی ہمیشہ ملحوظ رکھتے ہین لہذا اس بات پر مینے بست و چہارم ذیقعدہ ۱۲۸۸ ہجری
مطابق چہارم فروری ۱۸۷۲ عیسوی کرنل میڈ صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ بھوپال کو
بذریعہ خط اس مضمون بھیجا کہ سید امیر الملک بخشی باقی محمد خان نصرت جنگ بمنظوری صدر
قرار پایا تھا اونکے واسطے سرکار انگریزی سے مراتب مقرر ہوے تھے خطاب ثانی با لفظ
نظیر الدولہ خان صاحب بہادر و سلامی توپ وغیرہ وقت آمد و رفت ملاقات بھوپال
و ملاقات حکام فرنگ کے تھی لہذا افسران گورنمنٹ بھوپال کا وقت عطائے خلعت کو
آنا ایجنٹ صاحب بہادر کا فوجداری جہانگیرآباد سے پل خاص جہانگیر آباد تک آنا اور پیشی
اجنٹی اندور کا رواد ہوا بدستور استقبال کو ایجنٹ صاحب بہادر ایجنٹ صاحب
بہادر کا وقت آمد و رفت بھوپال ملاقات کو اونکے مکان پر جانا بسبب مراتب سرکار انگریزی کے
ادا ہوتے تھے اور جو علاقے اوس ریاست سے متعلق ہوتے تھے جیسے نذرین ملازمان و اخوان

وارکان ریاست کی اور تقرر جاگیر وغیرہ کا وہ بھی سب ریاست سے ادا ہوتے تھے پس جو رتبہ شوہر اول مخلصہ کا سرکار انگریزی اور اس ریاست سے ہوا تھا وہ بھی صدیق حسن خان صاحب بہادر کا بھی ہونا چاہیے شرع شریف و قانون انگریزی مین زوج اول و ثانی بوجہ مساوات ایک حکم رکھتے ہین اس صورت مین شوہر رئیسہ کو زمرہ ملازمان نائب ثانی ریاست کے عہدے پر رکھنا حقارت شان رئیسہ ہے پس بہرحال محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر کو نواب باقی محمد خان بہادر مرحوم کے مرتبے کے برابر رکھنا اور عہدہ معتمد المہامی نیابت دوم ریاست اونکی ذات سے اوٹھا دینا بہت ضرور ہے پس درخواست مخلصہ یہ ہے کہ سرکار انگلیشیہ سے جتنے مراتب مذکورہ واسطے شوہر اول مخلصہ کے عطا فرماے تھے وہ سب مراتب سید صدیق حسن خان صاحب بہادر کو بھی دیے جاوین اور اونکو خطاب نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر کا عطا ہو اور پہلے یہ درخواست اس خیال سے نہین کی گئی تھی کہ اگرچہ بحکم خدا بیوہ عورتون کا نکاح ہونا اہل اسلام کی تمام ولایتون مین جاری ہے اور بھی انگلستان مین اسکا معمول ہے وہ ہندوستان سے اکثر مسلمانون نے معیوب سمجھکر اوٹھا دیا ہے اور اسکے خاندان مین بعد نکاح ثانی بیوہ کرنے کے جو در خلاف عقل و حکم اسلامی و خلاف قانون انگلشیہ ہے رسم چلی گئی ہے پس بہ اگلی بندشون سے جو لوگ نکاح بیوہ کا بسبب جہالت عیب جانتے ہونگے وہ پہلے تو نکاح کرنا مخلصہ کا خلاف رسم خاندان کے جانینگے دوسرے سبب اس شوہر کے شوہر اول کے مرتبے مین پاوینگے زیادہ تر اونکو ناگوار ہوگا اسواسطے انکو بنا بر تجویز شوہر اول کے رتبے پر پہونچانا مصلحت وقت ہے جب تک کہ پہلے انکے واسطے تجویز نیابت دوم ریاست کی جو خیالی تھی لکھی گئی تھی اب جو عہدہ نیابت دوم موقوف کرکر انکو جاگیر وغیرہ مثل شوہر اول دیجاویگی انکا رتبہ بھی اونکے برابر ہو جاویگا اور آمدنی جاگیر نائب دوم ریاست جو خلد نشین کے زمانہ حیات مین ریاست سے ہرسال صرف ہوتی تھی وہ خزانہ ریاست مین جمع ہوتی رہیگی امید کہ اس تجویز کی منظوری سے آپ تحریر جواب ممنون فرماوین فقط

اس خریطے کا ترجمہ حسب سررشتہ صاحب کلان بہادر نے صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل
صاحب بہادر سنٹرل انڈیا کی خدمت مین بسبیل ڈاک ارسال کیا وہان سے مطابق ضابطہ
جناب مستطاب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر وویسرای کشور ہند کی خدمت مین لکھا گیا
درخواست منظور ہوئی بعدہ حسب قاعدہ صاحب کلان بہادر نے خریطہ خط منظوری مورخہ
ہفدہم دسمبر ۱۸۸۱ء مطابق ہجدہم رجب ۱۲۹۹ ہجری لکھ بھیجا اور دسوین شعبان کو بابت خلعت
عنایتی جناب لارڈ صاحب بہادر وویسرای کشور ہند رونق افزا بھوپال و فروکش کوٹھی
جہانگیر آباد ہوئے گیارھوین تاریخ دیوانخانہ کلان محل امین جو اس جلسے کے لیے آراستہ
و پیراستہ تھا اور اسمین جملہ ارکان و اخوان و متوسلان و جاگیرداران ریاست حسب قاعدہ حاضر
تھے خلعت کو باحتشام تمام لیکر صاحب بہادر تشریف لائے مطابق ضابطہ اتواب سلامی
سر ہوئین اور استقبال مقرری عمل مین آیا بعد اجلاس پرسش خیر و عافیت صاحب بہادر
ممدوح نے خریطہ خط مبارکبادی منظوری خلعت و خطاب وغیرہ کا نواب صاحب بہادر
موصوف اپنے ہاتھ سے جناب کے ہاتھ مین دیکر زبانی بھی تہنیت ادا کی اور منشی دین دیال
میر منشی محکمہ ایجنسی نے بحکم صاحب کلان بہادر اس خریطے کو اول سے تا آخر اہل دربار کو
سنایا ملخص خریطہ خط مذکور یہ تو قبل ازین ۱۰ دسمبر سنہ حال اس نوید مسرت افزا سے آپکو
اطلاع دی گئی تھی کہ سرکار انگریزی سے خطاب نوابی و خلعت نواب محمد صدیق حسن خان
صاحب بہادر شوہر شفیق [illegible] کو عطا ہوا اور اخوان ملازمان کو کمال خوشی ہوئی اس جلسہ مسرت [illegible]
مین جو واسطے اس تقریب سعید کے منعقد ہوا ہے نواب صاحب بہادر ممدوح کو خلعت
و خطاب عطیہ گورنمنٹ انگلشیہ سے خلع و مخاطب کرتا ہون اور سب اخوان و ارکان ریاست کو
حالات مسرت سے اطلاع دیتا ہون کہ خطاب نواب والاجاہ امیر الملک و خلعت فاخرہ اس
درجہ علیا کا سرکار انگلشیہ سے نواب صاحب بہادر ممدوح کو عطا فرمایا گیا اور جمیع مراتب
اعزاز مین انکی نسبت وہی سرکار کا لحاظ اقتدار سے نقش منظوری کا پایا مناسب وغیرہ ذلک

کہ برادران و اعیان و ارکان ریاست بدل و جان اعزاز و مراتب مثل نوابان سابق بھوپال کے
عظمت و جلالت منظور رکھیں و نواب صاحب بہادر ممدوح اس عطیہ کبری گورنمنٹ انگلشیہ کے
ممنون ہو کر ترقی نیکنامی ریس و نفع رسانی و رفاہ عام میں عالی ہمتی و بلند نظری سے
مصروف رہیں اور آپ و نواب صاحب بہادر ممدوح پر منکشف ہو کہ یہ ریاست حسن خوش نظمی
و نیکنامی سے اور ریاستوں میں ضرب المثل و مشہور ہے بفضل الٰہی ویسی ہی انتظام پسندیدہ سے
رونق و زینت اس ریاست کی اب تک چلی آتی ہے اسی طرح آپ سرسبزی و ترقی حسن انتظام ریاست
میں آیندہ بدل مصروف رہیں اب مخلص اس مکاتبے کو اس دعا پر ختم کرتا ہے کہ خلعت خطاب
موصوف نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر کو اور آپ کو اور جمیع متوسلان ریاست
کو مبارک و مسعود ہو اور حصول درجۂ اعلی نواب صاحب بہادر ممدوح سے آپ اور سب اخوان
و ارکان ریاست کو خوشی حاصل رہے فقط مورخہ پانزدہم اکتوبر سنہ ۱۸۸۱ء بعدہ نواب صاحب
کو خلعت سے مخلع فرمایا نواب صاحب نے کیسہ ایک سو ایک اشرفی نذر جناب لارڈ صاحب
بہادر کا صاحب کلاں بہادر کو دیا اور جملہ اخوان و ارکان و جاگیرداران ریاست وغیرہ نے
نواب صاحب بہادر کو نذریں علی حسب المقدرت پیش کیں پھر صاحب کلاں بہادر نواب صاحب
بہادر کو ہمراہ اپنے پاس نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کے لیگئے بوجہ بزرگی اونکی و خردی رشتے
اپنے کے ایک اشرفی و پانچ روپیہ نذر کیے بعدہ دربار برخاست ہوا صاحب بہادر اپنی
فرودگاہ پر گئے ریاست سے ہزار روپیہ محتاجوں کو اس تقریب سعید میں للہ خیرات
کیا گیا اور تنخواہ ہفت نیم روزہ ملازمان سوائے نذر دستی بحساب فی صدہ روپیہ لی گئی
اگرچہ بقاعدۂ قدیم وضع ہونا پانزدہ روزہ تنخواہ ملازمان کا چاہیے تھا لیکن نواب صاحب
بہادر نے براہ رعایت ہفت و نیم روزہ معاف کر کے ہفت روزہ قائم رکھا اور بحساب
فی روپیہ ایک آنہ تحصیل ملک سے نذرانہ نواب صاحب بہادر کو لینے کا حکم دیا یہ روپیہ
داخل خزانہ ریاست ہو کر جانب نواب صاحب بہادر سے بصرف ضیافت طعام کیا گیا

وصلاسمان ریاست آویگا اور شروع سنہ فصلی مطابق غرہ شعبان سنہ ۱۲۹ ہجری سے
جاگیر چہتر ہزار چارسو بہتر روپیہ سوا دس آنے کی اونکے مصارف کے لیے ریاست
مقرر کی خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ جناب لارڈ صاحب بہادر سے اونکو عنایت ہوا
تفصیل اوسکی یہ ہو سرپیچ مرصع الماس ایک مالائے مروارید کلان ایک حمت یل ایک
چغہ زردوزی ایک دوشالہ ایک زوج آرخالق ایک طاقہ کمخواب ایک طاقہ مخمل چار
بندوق دونالی ایک شمشیر طلائی قبضہ ایک پتلہ زردوزی ایک پیش قبض ایک کمان ایک
ترکش ایک سپر ایک فیل مع ہودج نقرہ سادہ کا بالیع طلائی مع جھول دوسری ونگہ زردوزی
ایک مسند تکیہ مخملی کارچوبی اسپ مع پوشش دوچی جھول نقرہ زرین چار جامہ زردوزی
ایک راس نواب صاحب نے یہ سامان خلعت ریاست مین دیکر بلحاظ قیمت اوسکے ریاست
کیلیے اور نواب صاحب بہادر موصوف نے جو سابق تین ہزار روپیہ سالانہ نفقہ کا مقرر کیا
تھا اب بعد حصول اس جاگیر کے اوسکو مضاعف کرکے شش ہزار روپیہ سالانہ آغاز
سال سنہ فصلی سے ہمارے توشک خانے مین ارسال کرنا معین کیا
تذکرہ سوم ہرچند روز مسند نشینی سے مدت سال مین ہر نظامت کا
دورہ کیا جسکا ذکر اس دفتر مین مرقوم ہو چکا ہو لیکن استخبار حال رعایا اور اپنی توجہ نگرانی
سے عمال کو متنبہ کرتے رہنا مقتضائے ریاست داری سمجھکر سلسلہ دورہ ملک محروسہ کا
جاری رکھنا مناسب جانکر بہ ترتیب دورہ نظامت جنوب دہم شوال سنہ ۱۲۸ ہجری بھوپال
سے کوچ کیا قریب دو دو ہفتہ ہر محال مین قیام کرکے مثل دورہ گذشتہ سال بدلالج
رعایا پروری و دریافت حال عمال و رفاہ خلائق اللہ مین کوشش کی اور اپنے لشکر مین
نسبت جملہ خاص و عام حکم دیا کہ سامان رسد لشکر بقیمت واجبی نقد خرید کرکے صرف مین
لاوین کوئی شخص کوئی شی بازار لشکر و قصبے کے وصف نلیوے اس دورے مین اکثر رعایا کو
شاکر و خوشحال پایا اور حکام کو بخوف بازپرس متدارک خفت ہر گونہ تحکم جیا و تعدی ہوئے

مجتنب ورہی دیکھا معہذا جس کسی کی نسبت ادنی زیادتی بھی ثابت ہوئی اوسکا تدارک بوجہ مناسب قرین انصاف عمل مین آیا اس دورے مین صرف سات سو اٹھاون عرائض مقدماتی پیش ہوے اور احکام مناسب فیصلہ جس محکمے کے متعلق تھے اوسکے مہتمم کے نام جاری کیے اور منجملہ بندوبست جدید ریاست کے یہ کام ہوے کہ سابق محکمہ دیوانی مین یہ قاعدہ تھا کہ جب کسی مقروض پر چند مقدمات دائر ہوکر ڈگریان ہوتی تھین تو مدیون کی جایداد ظاہری نیلام ہوکر حق رسی مدعیون کی بحصہ مساوی کی جاتی تھی اور مدعا علیہ فارغخطی کل کی دلائی جاتی تھی اکثر بوجہ اخفاے جایداد حق تلفی قرضخواہان و گنجایش بدمعاملگی مفسدون کی متصور تھی اسلیے بنظر رفاہ عام یہ قاعدہ مقرر کیا گیا کہ بعد نیلام جایداد ظاہری زر نیلام سے بحصہ مساوی حق رسی کرکے بجاے فارغخطی رسید مدعیون سے لیجاوے اور وقت نشاندہی دیگر جایداد بقیہ حق رسی عمل مین آوے دوم حد سماعت دعوے وداد و ستد مدعیان علاقہ بھوپال پندرہ سالہ اور مدعیان چھاونی سیہور کی حسب قانون انگریزی سہ سالہ تھی چونکہ اس قاعدے کی پابندی مین مدعیان ساکنان چھاونی سیہور پر ایک طرح کا حیف تھا اسلیے کل مدعیون کیواسطے بلالحاظ سکونت میعاد حد سماعت پانزدہ سالہ رکھی گئی سوم معاملات دیوالیہ کے مقدمات کا کوئی قاعدہ مستقل مقرر نہین تھا وقت وقوع ایسے معاملات کے حکام کو دقت اور قرضخواہون کو طرح طرح کی حجتین پیدا ہوتی تھین اسلیے یہ قاعدہ مقرر کیا کہ جو دیوالیہ مقروض دیوالہ نکلنے کا ہوکر درخواست حق رسی اپنے قرضخواہون کی دام ساہی سے کرے اور اوسکا دوالہ نکلنا ثابت ہو تو اوسکی جایداد ظاہری کی قلمبندی و حفاظت ہو اور وجہ دوالہ نکلنے کی معلوم کیجاوے اور قرضخواہون کے نام اشتہار میعادی ایک مہینے کا واسطے دعوی پیش کرنے کے جاری ہو اور بہر مدعیون کی بقیہ قرضہ طلب ہو کر بعد انقضاے میعاد مقدار جایداد قرض سے اطلاع دیجاوے اوسوقت جو مدعی حسب حصہ خود اشتمام داخل کرکے نالش کرے اور

حق بھی چاہئے تو حسب ضابطہ بعد تحقیق کارروائی عمل میں آئے اور بضرورت ایک میعاد
تک مدعا علیہ کو قید بھی رکھا جائے حسب نشانہی مدعیان تلاشی جایداد کیجاوے اور اگر
قرضخواہان متعدد بعد حکم بندی جایداد کے کارروائی عدالت بلا نالش تقسیم کرلینا جایداد
مدعا علیہ بحساب واسم رسائی چاہین تو بقدر نصف زرتحصیل اوس جایداد سے جمع کرکے
باقی حوالہ کردی جائے چہارم بعض مدعیان مفلس بسبب نہ داخل کرسکنے ضمانت زرخرچہ
یا ثبوت مطالبہ وقت عدم اثبات دعوی نالش سے بازرہکر اپنے حصول حق سے
محروم رہتے تھے اسواسطے یہ قاعدہ مقرر کیا گیا کہ سماعت دعوی ایسے مفلس کی
کیجائے اگر کچھ جایداد ہو اور کوئی اوسکی ضمانت نہ دے انکے لئے [illegible] کرکے
بصورت عدم اثبات دعوی زرتحصیل اوسکی ذات پر [illegible] واسطے [illegible] چاہیے تھا
فریقین اہل مقدمہ جو شامل ہوتے تھے اونکے حکم جاری کیا گیا تا وقت [illegible]
قبضہ حال [illegible] کہ داخل ہوئی ہو معلوم ہو جائے پنجم کسبیان اپنی چہوکریون کو
بوجہ حق پرورش و تعلیم رقص و سرود اپنا مال تصور کرکے اونکا نکاح کرنے سے
مانع آتی تھین حقاً اور شرعاً اختیار اونکا [illegible] حکم کیا گیا کہ کسبیون کی
چہوکریان آزاد ہین اونکو اپنے نفس کا اختیار ہے جب چاہین نکاح کرلین یا وقت [illegible]
[illegible] بحساب [illegible] حق خدمت [illegible] پرورش و تعلیم نایکہ کو دلایا جاوے
ششم میعاد سماعت اپیل کی سابق سے بعد لینے نقل [illegible] مقرر تھی [illegible]
واسطے وسعت میعاد اپیل مدعا لینے نقل فیصلے سے اغماض کرتے تھے اسلئے یہ قاعدہ
جاری کیا گیا کہ بعد فیصلہ اطلاع لینے نقل کی فریقین کو کیجاوے اور اوسی تاریخ سے
میعاد سماعت اپیل حسب [illegible] ہشتم چونکہ اہلکاران [illegible] اپیل کو [illegible]
صرف عدالت فوجداری و معمول بود [illegible] ہوتا تھا [illegible]
چنانچہ [illegible] خلاف [illegible] [illegible]

انڈیانس مذکور معاف کرکے دینا دوسو چوبیس روپیہ ماہوار چوکیدارون کا ریاست سے
مقرر کیا گیا نہم اکثر ملازمان و اہلکاران اپنے قریبون کے نام سے دہات ریاست مستاجری
مین رکھتے تھے رعایا پر اونکی مراعات سے گنجایش تعدی اور باقی رہنا زر سرکار کا متصور تھا
اسلیے حکم دیا گیا کہ بعد اختتام میعاد پٹہ کسی ملازم ذی وجاہت یا اوسکے عزیز کے نام
مستاجری مین گانون ندیا جاوے دہم دوازدہ ہزار روپیہ سالانہ مصارف سڑک سیہور
تا بھوپال جو ریاست سے داخل محکمہ اجنٹی بھوپال کیا جاتا تھا اوسکی معافی چاہی اور ذمہ
طیاری سڑک کا اپنی طرف رکھا اوسکے جواب مین یادداشت محکمہ اجنٹی سیہور بحوالہ چٹھی
محکمہ اجنٹی سنٹرل انڈیا و خط صاحب انڈر سکرتری گورنمنٹ انڈیا بانقول ہر دو خط منظوری معافی
دوازدہ ہزار روپیہ سالانہ مذکورہ اس خلاصہ سے کہ جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے سال
حال کے اخیر سے سالانہ بارہ ہزار روپیہ کا لینا موقوف فرمایا موصول ہوئی بموجب اوسکے
بتقرر مہتمم و عملہ اخراجات ضروری حکم طیاری سڑک و تعمیر پلون کا سیہور سے تا بھوپال و بھوپال سے
تا ہوشنگ آباد جاری کیا گیا اور اسی نہج پر اکثر نظم امور ریاست مین بغور و فکر تمام مساعی جمیلہ عمل مین آئے
تذکرۂ چہارم جب شہزادہ صاحب بہادر ڈیوک آف ایڈن برا سیر کنان دار الامارت
کلکتہ سے بعزم مراجعت دار السلطنت لندن شکار کھیلتے ہوے متصل ہوشنگ آباد تو اندی
کے کنارے رونق افروز ہوے مینے بھوپال مین اونکے قدم رنجہ فرمانے کی تمنا کی چونکہ جناب
ممدوح کا عزم بالجزم بہت جلد لندن کو مراجعت فرمانے کا تھا اس سبب اتفاق تشریف آوری
سمت بھوپال نہوا تب مینے سلخ صفر سنہ ۱۲۸۷ ہجری ایک نیاز نامہ لکھا اور چند عدد پارچہاے
سوزن کاری اپنی اور نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد کی دستکاری کے مع چند
ہتیار وغیرہ تحف ساخت خاص بھوپال بطریق ہدیہ و یادگار اونکی خدمت مین روانہ کیے
شہزادہ صاحب بہادر نے مقام لندن سے بجواب اوسکے عنایت نامہ مورخہ ششم نومبر سنہ ۱۸۷۰ع
براہ تفضلات شاہانہ مع چند تحفہاے نادر ولایت انگلستان بوساطت جناب لارڈ صاحب بہادر

معرفت جنرل اندور دو بہت پاس بھیجے شرح انکی یہ ہو تھان ریشمی تمام اطلس سادہ
و پشمینہ کا کار کلابتون کا رسات تھان کریب ریشمی کلابتون سوزن کار ایک عدد قالین ریشمی
پر نقش و نگار ایک عدد مرقع تصاویر خاندان شاہی ایک مجلد کلان نمبر ایک نہایت عمدہ
باغ نہالے مرصع دو عدد دوربین ایک عدد گھڑی نہایت عمدہ بیش قیمت ایک عدد عطردان
مرصع ایک عدد اور ترجمہ صحیفہ انگریزی کا یہ ہو مخبر مجبہ من آپ کا خط محبت کا بھرا ہوا مع
دلچسپ نمونہ ہای ہنرمندی اور دستکاری بھوپال جو آپ نے براہ مہربانی ہمارے پاس بھیجا
پہونچا اشیاے موصوف کو اینجانب بہت قدر و منزلت سے بطور آپکی یادگار کے جو آپ کی
جانب سے خلوص محبت نسبت حضرت ملکہ معظمہ انگلستان اور اینجانب کے ہو اپنے پاس محفوظ
رکھے گا آپ نے جو افسوس بسبب پہونچنے آفت کے بھوپال مین لکھا تو آپ یقین کرین کہ ہمکو
بھی نہایت افسوس ہوا ہو کہ آپ کی بہت بڑی انتظام کی تعریف عمدہ جیکر اوپر نواب سکندر بیگم
صاحبہ مرحومہ و نیز زمانہ فرمانروائی آن مشفقہ نیکنامی شہرہ ہوا اور انکی نام آوری شہرت
کل سرزمین مملکت جناب ملکہ معظمہ مین پھیلی ہوئی ہو یہ پہونچنے سے عندالملاقات نہایت خوشی
سے ہنرمندی و دستکاری یورپ کے چند نمونے آپکے واسطے بھیجا ہوں تاکہ آپ قبول فرماوینگی
اور اشیاے مذکور جو خفیف کم قیمت ہین اینجانب کی طرف سے صداقت دلی کی یادگار رہینگی
تذکرہ پنجم بتاریخ جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری جناب عالی پولیٹکل ایجنٹ صاحب بہادر بھوپال
بایں مضمون آیا کہ ہم بہت خوشی سے آپکو مبارکبادی دیتے ہین اس بات کی کہ ملکہ معظمہ نے
جو تین مصروف ہونا تمھارا آبادانی ملک اور رعایا اور بہی خواہی خلق اور آسایش رعایا بدولت
سرکار دولتمدار انگلشیہ مین بحصول تحریرات گورنمنٹ عالیہ دریافت کرکے براہ نوازش بالکمال
خطاب نایٹ گرانڈ کمانڈر اسٹار آف انڈیا کا عطا فرمایا ہو اور بواسطے اسکے تمغہ و نشان
و درجہ اول اس عہدہ کے نائب السلطنت کو حکم دیا ہو جو لکھا گیا تاریخ [illegible] بہادر قیصر ہند
سنہ ۱۲۸۹ ہجری مطابق [illegible] نومبر سنہ ۱۸۷۲ع الا [illegible] صاحب بہادر [illegible] مین [illegible]

ہند سے ملاقات کرینگے وہاں تکو نوازش خسروی سے ممتاز فرماوینگے میں پنجم رمضان
سنہ ۱۲۸۵ ہجری مطابق ہفتم نومبر سنہ ۱۸۶۸ع مع ارکان و اخوان و جمعیت دو صد و ہفتاد و ہشت نفر
مردم یعنی نور چشم نواب سلطان جہان بیگم نواب امیر الملک والا جاہ بہادر مدار المہام بہادر
فیض محمد خان کفیل محمد خان عاقل محمد خان لطیف محمد خان بخشی محمد حسن خان بہادر
لا انجی خزانچی وغیرہ اہلکاران اور ساز و سامان ضروری اور چھ نفر سوار مع یک عہدہ دار
کے متوجہ بمبئی ہوئی اور بھوپال سے براہ چھپانیر کنارہ اس طرف دریائے نربدا تحصیلداری
بھوپال تک آہستگی اور کشتی پر دریا سے عبور کرکے براہ ہردا عمل سرکار انگریزی دسویں
رمضان کو بوقت پنج گھنٹہ شام ریل پر سوار ہوکر ایلغار کرتے منزلوں سے گیارہویں رمضان
کو گیارہ بجے دن کے اسٹیشن محلہ بہادری کہلا ممبئی میں پہنچی کرنیل جان ولیم ولیبی بہا
اسپرن صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال مسٹر اسپرن صاحب بہادر مسٹر گون صاحب
بہادر پولٹکل سکرٹری اور ایک مصاحب گورنر صاحب بہادر بمبئی و مترجم زبانہای شرقی پلیٹ فارم
پر تشریف لائے مسٹر اسپرن صاحب نے مجھسے اور میری ولیعہد سے مصافحہ فرمایا اور آئین
مزاج پرسی ادا کیا میں و ولیعہد اور بعد میرے نواب والا جاہ بہادر اور دوسرے سرداران ہمراہی
اور پیچھے میرے و ولیعہد کے چہرے پر نقاب پڑی تھی حسب شیوہ قدیم و بہت صاحبان ذی عزت بھی
اس استقبال میں حاضر تھے مسٹر گون صاحب بہادر میرے ہمراہ اور مسٹر اسپرن صاحب بہادر
میری ولیعہد کے ساتھ اور کرنیل اسپرن صاحب بہادر مع مصاحب گورنر صاحب بہادر و
و مترجم زبانہای شرقی نواب صاحب کے ساتھ چلے جب اسٹیشن کی دوسری جانب ہم پہنچے
وہاں سوار رجمنٹ پلٹن کا جو استادہ تھا رسم سلامی بجالایا اور انگریزی باجہ سلامی کا بجا اول میں
لی گاڑی میں ولیعہد اور مسٹر اسپرن صاحب بہادر اور نواب صاحب بہادر اور مسٹر
گون صاحب بہادر و کرنیل اسپرن صاحب بہادر و مصاحب گورنر صاحب بہادر بمبئی اور میرے
ارکان بہت دوسری گاڑیوں پر سوار ہوئے اور ایک رجمنٹ پونا ہارس ہماری جلو میں اندھا

اونهین فیصلامی کی سیر ہوئی صاحبان بہادر ممدوح نے کوٹھی [illegible] جی ... تک
جو ہماری فرودگاہ تھی جلوہ پہنچایا اس کوٹھی کا کرایہ ایک سو بیس روپیہ مقرر ہوا
اور سید [illegible] برخاست پہا ... ملاقات گورنر صاحب بہادر کی کوٹھی کی قرار پائی بعد اوسکے
استقبال فوکی ملاقات اونکی کوٹھی پر حاصل ہوئی اور اوسکے گورنر صاحب بہادر ممدوح صاحب
استقبال ہمارا تا کوٹھی ہماری کے کیا رسم مشایعت وقت واپسی کے عمل مین آئی دوازدہم
رمضان کو وقت برخاست ہشت ... گورنر صاحب بہادر بمبئی ہماری ملاقات کو آئے
مدار المہام صاحب بہادر ... حسن خان نے استقبال و مشایعت انکا کوٹھی اونکی
کیا اور سیلامی توپ خانہ ... ہوئی اور ... کو ... واسطے اوسی سیلامی کے جا ... تک
... کوٹھی ... [illegible] ... دن برخاست ... سواری نواب ... [illegible]
... صاحب بہادر ... جہاز دلنگر کا ... بخلر ... میدان حاضر تھی اور
... [illegible] ... قلعہ ... شور تک استقبال کیا جناب لارڈ صاحب
بہادر ... [illegible] ... بات
... کوٹھی گورنر صاحب بہادر ... [illegible] ...
... [illegible] ... نواب صاحب بہادر مدار المہام ... استقبال
... [illegible] ... [illegible]
بہادر کی ... اوسکے ... [illegible]
کوٹھی ... [illegible] ... سواری ... [illegible]
کوٹھی سے ... [illegible] ... صاحب بہادر نے ...
... استقبال ... [illegible]
... [illegible] ... اوکی ... [illegible]
... [illegible] ... صاحب بہادر کے کوٹھی ... [illegible]

کنارہ دریا سے کوٹھی تک دو رویہ بازار و ہر کوچے پر اتنا ہجوم خلائق تھا کہ بے مبالغہ لاکھ
آدمی سے زیادہ تھے اور کثرت لڑکوں اور عورتوں کی جو کھڑکیوں مکانات ہفت منزلہ کی
ہر منزل مین بیٹھی تھین اتنی تھی کہ شمار سے باہر ہوا اور اسیقدر کثرت بگھیوں و دوسری سواریوں
کی تھی یہ جلسہ قابل دیکھنے کے تھا کہتے ہین بمبئی مین زیادہ سات لاکھ سے آدمی اور
زیادہ سات ہزار سے بگھیان ہین بتاریخ تیرھوین رمضان ۱۲۸۹ھ ہجری مطابق پندرھوین
نومبر ۱۸۷۲ع ہم واسطے ملاقات خاص لارڈ صاحب بہادر کے گئے سکرتر اعظم اور ایک
صاحب نے تا نصف راہ کوٹھی مع اردلی رسالہ جنگی استقبال ہمارا او وقت مراجعت
اسیطرح مشایعت کی اس ملاقات مین نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ و نواب والاجاہ
مدار المہام بخشی فوج منشی موتی لال وکیل لالہ لالجی خزانچی ہمراہ تھے بعد ادائے سلام
کے ہمنے نذر اشرفی گذرانین پھر ہمنے مزاج لارڈ صاحب بہادر اور اونکی دختر اور
ملکہ معظمہ کا پوچھا لارڈ صاحب بہادر نے جواب ہر ایک بات کا بخوبی و مہربانی فرمایا بعدہ
جناب ممدوح نے فرمایا ہمنے دربار انبالہ بسبب فساد ہوا کے موقوف رکھا ورنہ آپ کو زیادہ
تکلیف ہوتی ہمنے عرض کیا کہ آپ ہمکو جہان بلاتے ہم بخوشی حاضر ہوتے کچھ تکلیف نہ تھی
پھر پوچھا تاریخ ماں کی انگریزی مین لکھی ہے ہمنے عرض کیا کہ وہ تاریخ والدہ ماجدہ کی ہے
ہمنے تاریخ بھوپال اردو فارسی مین لکھی ہوا ابھی انگریزی اوسکی نہین ہوئی بعد ترتیب
کے آپکی خدمت مین بھیجی جاویگی بعد ازین عطر و پان و پھولون کے ہار تقسیم ہوئے مجھکو
بدست خاص دیا اور نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ اور نواب صاحب بہادر کو سکرتر اعظم
نے دیا اور دوسرون کو اونکے مصاحبین نے تقسیم کیا اور وقت آمد و رفت کے جناب لارڈ صاحب
بہادر نے لب فرش تک استقبال و مشایعت فرمائی جب ہمنے مراجعت کی قریب کوٹھی
گورنر صاحب بہادر سرکار بزرگ نواب قدسیہ بیگم اثنائے راہ مین جاتی ہوئی ملین معلوم ہوا
کہ بسبب برخاستگی دربار کے ملاقات اونکی لارڈ صاحب بہادر سے حسب خواستہ نہین ہوئی

صرف سلام خانگی ہوا شانزدہم نومبر ۱۸۷۲ء برابر چہاردہم رمضان ۱۲۸۹ ہجری روز شنبہ کو
وقت نواخت سہ گھنٹہ روز سواری نکلی ہمراہ صاحب کلان بہادر مع نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ
نواب والاجاہ مدار المہام عاقل محمد خان نظیر محمد خان لطیف محمد خان فیض محمد خان کی
دربار گورنری میں بتقریب حصول تمغاے اسٹار حاضر ہوئی اور قریب بارگاہ کے جہاں
حسب اشارہ صاحب کلان بہادر کے باستقبال طلب ٹھہری رہی سواری نکلی سے ڈیرہ دربار
تک جو فاصلہ دو سو قدم کے تھا فرش بانات بچھا ہوا تھا ہر ایک نائب گرزبردار کمیدان جنکو
اذن واسطے حاضری دربار کے دیا گیا تھا جب وہ سب اتر کر پیادہ ہوے صاحب
اندر سکرٹری نے استقبال کر کے اونکو خیمون میں جو اونکے لیے استادہ تھے لیگئے وہان انھون
نے پوشاک اسٹار کی تبدیل کی بعد ازان صاحب موصوف اونکو خیمہ بارگاہ میں لیگئے اور وہان
اہل خطاب درجہ دوم و سوم بھی حاضر ہوے اور موافق رسم قدیم درجہ اول کے اہل اسٹار
کے آگے درجہ دوم کے خطابی اور اونکے آگے درجہ سوم کے خطابی باریاب ہوے اور درجہ
اول کے خطابیون کے پیچھے گورنر صاحب بہادر جنکو تمغا دینا تھا متعین ہوے اور فوج تفنگچی
اونکے دامن جبہ یعنی کپل کو دو لڑکے خورد سال جو تیار تھے اوٹھا لیے ہوے تھے جناب نائب
ہیون کے پیچھے جناب ممدوح کھڑے ہوے اور باعتبار نمبر کے سب کے آگے تھے معلوم ہوا
کہ یہان ترتیب نمبرون کی جانب بائین سے تھی واپس سے نمبر کا شروع اور آگے تک
ختم ہوا جو کہ سب کے آگے تھا درمیان میں گھر تھا اور ترتیب نقارہ دربار آنکی تھی اول ہر دربار
چیف صاحب بہادر سپہ سالار جماعت اندر سکرٹری و صاحب سکرٹری پھر گرپا فرمان اہل خطاب
درجہ سوم پھر اہل خطاب درجہ دوم پھر صاحبان خطاب درجہ اول و ہر ایک نائب گرزبردار
کمیدان کے آگے اونکا ایک افسر نشان لیے ہوے اور عقب اوس صاحب خطاب کے آٹھ
سرچارلس لاجق اور سکرٹری صاحب جنگی جناب گورنر جنرل صاحب بہادر و صاحب پرائیوٹ
سکرٹری جناب ویسرای صاحب بہادر دونون نشان لیے ہوے پیچھے جناب گورنر کے تھا

صاحب بہادر اور جناب معتمد کے پیچھے سرداران و ملازمان جناب ممدوح تھے جب اس
ترتیب سے خیمہ بارگاہ میں ورود ہوا سرداران اشارہ یافتہ صف بستہ اپنی اپنی جا پر کھڑے
ہوئے اور جب تک جناب ممدوح اپنی جا پر متمکن نہیں ہوئے کھڑے رہے اور جب
جناب ممدوح درمیان اونکے گذرے سب نے مجرا کیا سلامی پادشاہی سر ہوئی بعدہ جناب
ممدوح کے حکم سے سکرٹیری صاحب نے باعلان کہا کہ اب دربار شروع ہوا اور صاحبان خطاب کا
نام بلکہ بموجب ترتیب پکارنا شروع کیا جو حاضر تھے کھڑے ہو کر جواب دہ ہوئے اور جو غیر حاضر
تھے اونکی عوض اندر سکرٹیری نے جواب دیا پھر سکرٹیری صاحب نے اظہار اس بات کا کیا کہ
یہ دربار صرف واسطے عطاے خطاب و تمغا نواب شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال اور
انریبل جان اسٹریچی صاحب کیواسطے بموجب فرمان شاہی منعقد ہوا ہے بعد ازان سکرٹیری
صاحب اور اندر سکرٹیری صاحب دربار سے ہمارے لارڈ کیواسطے جہاں تھی سواری تک
آئے اور استقبال کر کر بارگاہ تک لیگئے وہان دو صاحب او پیشوائی کو گئے اور قاعدہ تمغا
اسطرح پر ہوا کہ آگے علم بردار پھر عصا بردار پھر اندر سکرٹیری تمغا لیے ہوئے پھر صاحب سکرٹیری
اونکے عقب دو صاحب پھر صاحب پولٹکل ایجنٹ بھوپال پھر [illegible] لیے
ہوئے پھر [illegible] پیچھے منتقب بارگاہ میں قدم رکھتے ہی سپاہیان گارد نے سلامی
ادا کی مطابق نمبر ملن اشارے کے اپنی کرسی پر جا بیٹھے کرسی صاحب کلان کی [illegible]
برابر اونکے کرسی منشی حافظ محمد حسن خان کی بوجہ اونکے نشان اشارے کے عقب اور
کرسی ولیعہد کی اوسکے برابر کرسی نواب صاحب بہادر کی اوسکے برابر کرسی مدار المہام صاحب
بہادر کی اوسکے پیچھے کرسی او عمراہیون کی او بنظر صورت ہونے جارہے کے گورنمنٹ
کیطرف سے اجازت ہوئی کہ وہ لوگ کہ نمبر ملن اشارہ کا اوٹھا دین اور اس باب میں نشست
رئیسا کی باعتبار نمبر اشارے کے مقرر تھی صاحب سکرٹیری نے فرمان شاہی لارڈ صاحب کو دیا تا
تمغا و خطاب بخشنے کو ارشاد کیا لارڈ صاحب تخت پر بیٹھے تھے میں تخت کے

وہ جو کہ سکریٹری صاحب نے پڑھا تھا اوسکا ترجمہ اونکے میجر لارنس صاحب کو دیا لارڈ صاحب
نے فرمان شاہی صاحب سکریٹری کو دیا اونھون نے اوسکو پڑھا بعد ازان مجکو میز کے نزدیک
لیگئے حسب ایماے لارڈ صاحب سر جپٹیل صاحب نے تمغا اور [illegible] نے
نشان سکریٹری صاحب سے لیا اور دونون صاحبان مذکور نے خلعت کا مجکو پہنا کر
تخت کے سامنے لائے بعد شرائط تعظیم کے اوسکے اوس وقت دونون صاحبان مذکور
علیحدہ اپنی جا پر کھڑے ہوے لارڈ صاحب بہادر نے کھڑے ہو کر مجکو نشان کا
پہنایا اور فرمایا کہ جناب ملکہ معظمہ کے ایما سے مین آپکو اس وقت اس دربار مین تمغا و نشان
ہر اور نشان اشتار آف انڈیا کا دیتا ہون یہ نہایت بلند مرتبہ خطاب کا ہے اور حضرت
ملکہ معظمہ نے منظور کیا ہے اور بطیب خاطر آپکو سردار گرینڈ کمانڈر کا کیا ہے بعد اسکے اوس وقت
فیر توپ سلامی سر ہوئی اور سکریٹری صاحب نے ہر ایک نائٹ گرینڈ کمانڈر کے پاس مجکو لیجاکر
اونسے مصافحہ کرایا پھر میز کے پاس لیجا کر اقرار نامے پر دستخط معہ خطاب مذکور دستخط
کرانے پھر مین سلام کر کے اپنی نشست کے سامنے کھڑی ہوئی بخشی محمد حسن خان میرے
نشان بردار نے نشان کھولا جسقدر دونون ہلایا پھر بگل صاحب کیادی کا بجا اور سکریٹری صاحب
میرے خطاب کو باواز بلند اہل دربار کو سنایا بعد ازان مین اور اہل دربار جو تعظیما کھڑے
تھے اپنی کرسیون پر بیٹھے بعد ختم اس ہوم کا سب صاحبان انگریز صاحب بہادر کو عطا ہوا
اس نشان کے ساتھ جامہ وہ پہنے تھا بعد دربار برخاست ہوا اور لارڈ لٹن صاحب بہادر
تشریف لیگئے اور اکیس ضرب توپ سلامی کی سر ہوئی سب اہل اشتار و پیادے اونکے
ہمراہ اپنے اپنے خیمون مین گئے اور وہان کپڑے اشتار کے اتار کر واپس ہوئے اثنا اسکے
مین سکریٹری صاحب نے تشریف لاکر [illegible]
[illegible]
[illegible]

چونکہ ہم چاہتے ہین عطا کرنا آپ کو ایک ایسی نشانی شاہی مہربانی کی جس سے ثابت ہو
قدر کرنا ہمارا بنسبت آپکے جو ملحوظ خاطر ہمارے ہی اور وہ بجلدوی خیرخواہی جو آپ نے
ہماری سلطنت کی کی ہیں اسواسطے آپ کو سزاوار سمجھکر مقرر و معین کرتے ہین نایٹ
گرینڈ کمانڈر ہمارے بلندترین ستارہ ہند کا اور اس سبب سے ہم عطا کرتے ہین آپکو عہدہ
نایٹ گرینڈ کمانڈر اشتار ہمارے آرڈر کا اور ہم آپکو اختیار دیتے ہین کہ اسپر قائم و کامران
رہین اس مرتبہ و منزلت نایٹ گرینڈ کمانڈر ہمارے مذکور الصدر آرڈر کا مع ان تمام
حقوقون کے جو متعلق اسکے ہین اور دیا گیا دربار قاعدہ مارمول مع نشانی معمولی اور مہر
آرڈر مذکور الصدر کے ستئی اسم ماہ مئی سنہ ۱۸۶۱ع سال جلوس ۳۵ اس دربار مین حضار مجلس
اور دوسرے تماشائی غالباً پانچ ہزار آدمی سے زیادہ ہونگے جب دربار سے اپنی فرودگاہ
کو آئی اسپیچ شکریہ اس منصب اعلی کا لکھکر پاس صاحب کلان بہادر کے بھیجا وہ یہ ہے
اول ہزار ہزار شکر کرتی ہون مین اوس خالق زمین و آسمان کا جسنے ہندوستان کی
پادشاہت اوس پادشاہ کو دی جسکو ہندوستان کے حق مین بہتر رحیم دل خیر پسند
و ظلم گداز انگلستان سے قائم کیا تھا وہ پادشاہ گریٹ برٹین تھا الحمد للہ کہ اوس
ذات مقدس نے ایسی صفت کے پادشاہ کو ہندوستان کی بھی پادشاہت دی ہندوستانیونکو
اوس پادشاہ کا فرمان بردار بنایا اور اوس پادشاہ کو سب ہندوستانیون کا محافظ و دادرس
ٹھہرایا یہی سبب ہی کہ سب رئیس ہندوستان کے محض اس پادشاہ کے طفیل حفاظت و
شوکت سلطنت سے اپنے اپنے مقامون مین بے تشویش و بے خلش نہار اعدا و اغیار
حکمرانی کرتے ہین اس بات پر مجھکو ایک مثال خوب و سچی یاد آئی ہی سب صاحب سنین کہ
جب متوسلان و نائبان اس سلطنت کو میری مادر مہربان کا خلوص ظاہر و باطن اور خیرخواہی
معلوم ہوا اول خطہ بھوپال کو سب دشمنون و باغیون کے ارادہ فاسد سے کئی بار گورنمنٹ
کی فوج خاص بھیجکر بچایا دوسرے صلہ خیرخواہی مین ایک پرگنہ بیرسیہ نام دوام کو شامل

علامت رسیدن تمغا وزیر اعظم

ریاست بھوپال کو گرانبخشا تیسرے اشتار درجۂ اول کا اونکو دربار میں عنایت کیا جو تھے
بعد وفات اونکی اونکا تعزیت نامہ خاص ملکۂ معظمہ پادشاہ ہند و گریٹ برٹن نے اپنے
وزیر اعظم سے لکھوا کر میرے نام پر انگلستان سے میرے پاس بھیجا اس عنایت خاص سے
میری آبرو کو ترقی بخشی پانچویں اپنے نائب سلطنت گورنر جنرل بہادر کو حکم دیا جس نے
مجکو اپنے دربار عام میں بخشش اشتار درجۂ اولین کے تمغے سے سرفراز فرمایا ان عنایتوں
و قدردانیوں اور عنایات کا شکر تحریرًا اپنی عمر تک بھی مجھسے ادا نہیں ہو سکتا اس عہد
میں ہم سب چھوٹے و بڑوں پر لازم ہو کہ ایسے پادشاہ کی پادشاہت کا قیام ہندوستان میں
اپنے لیے باعث فائدہ و آرام سمجھیں اور اوسی کی اطاعت میں سرگرم رہیں اور اوسی کے
قیام سلطنت کو اپنے اور اپنی اولاد کے قیام حکومت کا باعث سمجھیں اب سب صاحبان
عالیشان بہادر و اہل جلسہ ملاحظہ فرماوین کہ یہ مثال جو میں نے بیان کی ہو کیسی صاف و
صحیح ہو اب مجھے جناب نائب سلطنت گورنر جنرل بہادر سے یہ امید ہو کہ اس اسپیچ کو
میرے پادشاہ عزت بخش ملکۂ معظمہ کی خدمت میں پہنچا دیں تا میری شکرگزاری اون
عنایتوں کی جو مجھپر و میری مادر مہربان پر اس پادشاہت سے ہوئی ہیں سماعت میں حضرت
ملکۂ معظمہ کی گذر جاوے پھر لارڈ صاحب بہادر نے ایک رات جلسہ رقص و سرود و آتشبازی کے
واسطے ملاحظۂ رؤسا کے کیا اور مجکو بھی شرکت کو بھیجا لیکن بسبب علالت طبع جانا نہ ہوا
پھر جناب ممدوح نے تصویر عکسی اپنی براہ مہربانی عطا کی کہ وہ بطور یادگار رہے جو جناب
لارڈ صاحب بہادر بہت صاحب اخلاق کشادہ جبین خندہ پیشانی متین قدرشناس رئیس نواز
ہیں جس ملاقات میں دربار خاص التفات و توجہ و قدردانی کا دستور پیش آتے
بعد چند دن کے صاحب کلان بہادر نے ایک کتاب مختصر بحکم گورنمنٹ انڈیا مرتبہ
و مطبوعہ انگلستان بھیجی تھی جو کہ مضمون اوسکا لائق عمل کے رئیسان کے ہے اہل اشتار کے
خیال سے اوسکا بیان لکھا جاتا ہے نائٹ ہوڈ یعنی طبقۂ دلاوران احکام و قواعد

ور فرامین مین ملقب بلقب اعلای ستارۂ ہند ہونگے اشخاص ذیل اس طبقے مین شامل ہونگے
سوورن یعنی بادشاہ گرانڈ ماسٹر یعنی امیر اعظم و نائٹ گرانڈ کمانڈر یعنی رئیسان ولاور اعظم
نائٹ کمانڈر یعنی رئیسان ولاور کمپانین یعنی صاحبان طبقۂ ولاوران ملکۂ معظمہ اور اونکے
وارثہ و جانشینان جنس ذکور و اناث سے نسلاً بعد نسل بادشاہ اس طبقے کے رہینگے اور اس
قانون مین کمی بیشی اونکے اختیار مین رہیگی گورنر جنرل ہند گرانڈ ماسٹر یعنی امیر اعظم اس
طبقے کا منصوبی منصب بسرانی و گورنری تک ہے بعد فراغ منصب کو کے شمار مین طبقۂ
رئیسان اعظم ولاور کے رہیگا اور اگر رؤسای معمولی مین جگہہ خالی ہوگی اسطور رئیس اپنے
وقت خلوی منصب تک شمار کیا جاویگا اور یہ مرتبہ خاص واسطے اوس گورنر جنرل کے ہے
جو ملکۂ معظمہ اور اونکے جانشینان مقرر کرین یا کرینگے نہ اون آدمیون کو جو وقت ضرورت
کے کام گورنری کا انجام کرین اور اس طبقۂ اعلی کے تین درجے ہین لقب اول نائٹ گرانڈ
کمانڈر یعنی رئیسان ولاور اعظم دوم نائٹ کمانڈر یعنی رئیسان ولاور سوم کمپانین یعنی صاحبان
ولاور تعداد جماعت درجۂ اول کی زیادہ پچیس آدمی سے نہین ہے پچیس آدمی ہند سے اور
ونش انگریز اور ملکۂ معظمہ اور اونکے وارثون کو اختیار عطاے اس منصب کا انگریزون اور
ہندوستانیون کو جو کہ مستحق اس عنایات کے ہووین بنظر اونکی وفاداری و جانفشانی کے
حاصل ہے اور جو آدمی قبل تقرر اس قانون کے اس طبقے مین داخل ہوے ہین وہ بھی اسی
القاب و خطاب و اختیارات سے کامیاب ہونگے رؤسا و اشخاص غیر ملکی جنکو ملکۂ معظمہ
اونکی عطاے اس عزت کے بخشین وہ انزیری نائٹ گرانڈ کمانڈر یعنی رئیسان ولاور اعظم
اعزازی ہونگے تعداد جماعت دوم یعنی نائیٹ کمانڈر کی پچاس اور جماعت سوم یعنی کمپانین کی
سو آدمی ہین بلا افزائش اور جب تک کہ حسن خدمت و کارگزاری سے ممالک ہند مین مستحق
اس تفضلات کے نہ ہوینگے شامل اس طبقے کے نہ ہوینگے ملکۂ معظمہ اور اونکے جانشینان کو
اختیار ہے کہ نسلاً بادشاہ جانج اداے جسکو چاہین رئیس ولاور اعظم نامزد مقرر کرین اور

از روی اختیارات جو حاصلہ فرمان سنہ جلوس کے زیادت تعداد مین اونکے شمول کسی وجہ
مین فرماوین جس وقت ملکہ معظمہ کسیکو اس رتبے پر معزز فرماوینگی وارنٹ یعنی سند تقیین اوسکی
بدستخط شاہی و مہر اس طبقے کے اور دستخط ایک منشی کی دیوان سلطنت سے ہووے گی
جملہ تقریبات اعلی مین جو اہل طبقہ باہم او قبل رئیسان طبقہ ممتاز سینٹ میکائیل و سینٹ
جارج ہر رئیسان اعظم رتبہ پاوینگے اور سوائے امراے اعظم اس طبقے کے دوسرے رئیسان
و مصاحبان کو بحسب تقرر تواریخ خود رتبہ ملیگا جلسہ ہائے مکانات مین جو نشان اس طبقے کا
مثل جامہ و ساز کے متعلق ہے تفاوت سے کہ رتبہ شاہی اوس سے متمیز ہوگا لباس رئیسان
امرا کا جبہ اطلس آسمانی استر سفید ریشمی ہو اور بند جبہ کا ریشم سفید سے اور [illegible]
ریشم کے نیلا ہوں [illegible] معلق ہین اور جانب چپ یعنی بائین پہلو پر [illegible] ایک ستارہ
زرکار کہ مرکز اوسکے لمعات زر کے درخشان ہین اور اوس مرکز پر ایک تاج چمکیلی
صنعت الماس مینا کار آسمانی رنگ [illegible] کہ ہر دو طرف سے [illegible]
بالاے [illegible] اس طبقے کا صنعت الماس مین عبارت تو آسمانی رنگ جس پر حضرت
ملکہ فرماتی ہین کہ رئیسان اعظم اپنے جامہ بیرونی پر جانب چپ مقابل [illegible] ستارہ [illegible]
اوقات خوشی مین دیوان [illegible] طوق [illegible] طوق زرین [illegible] شکل کا پہنے کہ اوسپر صورت
کول کے پھول کی ہوتے اور اوسکی شاخین یکدیگر پیوستہ ہو کر [illegible]
بنا ہوتے اور اس طوق پر رنگ سپید و سرخ سے صورت گلاب کے پھول کی اور درمیان
طوق کے صورت [illegible] انگلستان کی ہووے اور طوق تمامی الوان و نشان مینا کاری سے
مسلسل زنجیر طلائی ہووے [illegible] اول اس طبقے کا نگین طلائی جس پر صورت
ملکہ معظمہ کا نقش اور اوس تاج سے آویزان اطراف [illegible]
منقش اور [illegible] الماس سے [illegible] ہاین اور بالاے اوسکے ستارہ [illegible]
[illegible] الماس [illegible] تقریبات مین [illegible] اعظم کو [illegible]

اوس تمغے کو قور آسمانی چار انچھ عریض پر طرف سیدھے کاندھے کے مائل بجانب چپ
لٹکاوین اور عرض قور تمغا سے رئیسان ولاوری کی دو انچھ اور تمغا اوسکا وہی تصویر چہرہ
کی سنگ سلیمانی بیضاوی پر اور اطراف اوسکے طلاکار آسمانی مینا نگار اور اوسپر تنقیح
نور آسمانی ہمارا رہبر مرصع الماس تمغا سے درجۂ اولی سے خرد اور بالاے اوسکے ستارہ
سیمین پنجگوشہ کنگرہ دار اور رئیسان مذکور طرف چپ جامہ بیرونی کے ستارہ لٹکاوین کہ طلائے
مرکز اوسکے سے لمعات سیمین درخشان ہووین اور اوس مرکز پر ستارہ سیمین پنجگوشہ مینا کار
آسمانی قور [illegible] اور بالاے قور مرصع الماس سے نور آسمانی
ہمارا رہبر نمایان ہووے اور جماعت [illegible] رئیسان [illegible] ولاوری کے
تمغا [illegible] انچھ کی [illegible] طرف چپ [illegible] لٹکاوین [illegible]
انگلستان مین ہوگا تو تمغا ملکہ معظمہ کے ہاتھ سے اور اگر ہندوستان مین ہوگا تو [illegible]
کے ہاتھ سے پاویگا بروز خلعت پوشی کے پادشاہ یا امیر اعظم اس طبقے کا جب وہ تمغا پہنے
اور حتی الامکان ولاوران اعظم کو اپنے ساتھ شامل کرے اور ہر ایک اپنا اپنا جبہ و طوق و تمغا
پہنے اور جسکو [illegible] ہوگا [illegible] وقت طلا [illegible]
لیکے آگے اوسکے حضور مین پادشاہ یا امیر اعظم کے حاضر ہوگا [illegible] پادشاہ یا گورنر
جنرل ہند امیر اعظم اس طبقے کا [illegible] رتبہ ولاوری کا اگر [illegible] اس سے
اوسکو عطا ہوگا عنایت کریگا اور دست خط [illegible] سے اوسکی عزت و آبرو کو ترقی
دیگا اگر کوئی بسبب کسی وجہ کے حضور [illegible] ہوگا تو پہنچیگا خسروی سند بذریعہ
دستخطی خاص و دستخط و مہر سلطنت کسی شخص کو حکم ہوگا کہ طرف ملکہ سے مراسم
خلعت پوشی کے بجا لاوے اور اگر ملکہ مراسم خلعت پوشی کے معاف فرماوین تو معاف ہو
اور ان دونون صورتون مین حقوق و مراتب اوسکے یکسان ہونگے جب کوئی شخص اس
طبقے کا درجۂ اعلی پاوے یا فوت ہوجاوے تو اوسکے وارث اوس تمغے [illegible] علامات کو

واپس کر دین اور بعد حصول اس منصب کے مخاطب موصوف اقرارنامہ اس مضمون کا لکھدیوے
اقرار کرتا ہون کہ اگر بعد ازین اس طبقہ اعلی پر قائم نہ رہون بلا توقف جملہ علامات جو پادشاہ
یا امیر اعظم اس طبقت مجکو حاصل ہوے ہین سکتے ہین یا جسپر طبقہ کو واپس کر دون اور
اگر کاش تا دم مرگ اس زمرے مین داخل ہون تو بعد میرے میرے وارث علامات
واپس کرین اور یہی اقرارنامہ طرف سے [illegible] کے بھی مرقوم ہووے اور جب تک
کہ شرائط اقرارنامہ کے اتمام پر نہ پہنچین اقرارنامہ [illegible] خانگی محل شاہی کے
حفاظت مین واسطے [illegible] کو اجازت [illegible] علامات
خاندانی [illegible] علامات کا [illegible] اور [illegible] اور
[illegible] سے [illegible] طبقہ کا نقش ہو [illegible] اور
[illegible] اور [illegible] معلوم ہووے اور [illegible] والا اس طبقہ کو اجازت [illegible] علامات
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اگر کوئی شخص [illegible]
[illegible]
یا کسی اور جسم مین لازم ہو [illegible] ہین اسکو واسطے واپسی کے [illegible]
تو وہ شخص [illegible] اس طبقت [illegible]
نیابت خاص واسطے [illegible] اس [illegible] لکن [illegible]
طبقت سے [illegible]
اور [illegible]

منصب دار فوت ہوتے یا استعفا پاتے سکتر یعنی علامات اوسکے لیکر نزدیک ناظم محل شاہی کے
امانت رکھے اور صاحب ہشت تعریبات ما بقی میں جیسا کہ شکل جبہ سکتری کے پہنے اوسکا میں
زنجیر طلائی اوسمیں بنے ہوئے مینا کار آویزان اوسمین شکل ایک کتاب مجلد کی برنگ نیلگون
مع اوراق منقش طلائی کے اور درمیان اوسکے ایک ستارہ پنجگوشہ اور ہیئت مجموع ایک
دائرہ خفیف آسمانی ہین کہ اوسمین جمیع طبقے کا منقوش ہو اور بالاے اوسکے تاج بمقدمہ
طوق وستارہ وتمغا وقوانین مذکورے کے بغیر منظوری بادشاہ کے کہ دستخط ملکہ معظمہ وہر طبقہ
فرمین ہو کسیطرح کا تغیر وتبدل نہووے اور یہ قوانین مع دفعات اپنے کے وکالت مالوا
رہین اور اختیار تغیر وتبدل یا اضافہ وتفسیر کسی عہدے کا ذریعہ اشتہار مختوم طبقہ ملکہ معظمہ کو ہو
اور ان تبدیلیون اور تغیرون کو ایک جزو قانون تصور کرنا چاہیے دیوان شاہی آسن بلوس (?)
واقع جزیرہ ولایت سے حسب الحکم ملکہ معظمہ کے قبدہ (?) بتاریخ سترھوین رمضان روز سہ شنبہ
لارڈ صاحب بہادر ہماری فرودگاہ پر واسطے ملاقات بازدید کے تشریف لائے نواب صاحب
بہادر ومدار المہام نے تا کوٹھی فرودگاہ شاکر صاحب بہادر جاکر استقبال کیا اور سلامی توپ
قلعہ سے ہوئی اور کپتان گورہ بھی مع باجہ ہماری کوٹھی پر واسطے اداے سلامی کے اونکی
طرف سے آئی اس دربار میں سب ارکان وبھائی بند ہمراہی موجود تھے ہم سب نے نذر
اشرفی کی گذرانی لارڈ صاحب بہادر نے معاف فرمائی اور کہا کہ تمکو اس سفر ماہ رمضان
میں بہت تکلیف ہوئی ہوگی اگر پیشتر سے معلوم ہوتا تو ہم دربار بعد ماہ رمضان مقرر
کرتے اسیطرح اور بھی کلمات مہربانی کے فرمانے بعد ہوتے اونسے اجازت سیر سورت
واحمد آباد کی چاہی اور عرض کیا کہ یہان کی آب وہوا موافق طبیعت کے نہین ہے اسواسطے
ہم جلد ہی جانا چاہتے ہین مخالفت آب وہوا پر افسوس کرکے اجازت سیر بلاوند (?) گورہ دی
بعد ختم اپنے ہاتھ سے لارڈ صاحب بہادر کو عطر پان دیا اور ہار پھول پہنایا اور
سکرتر اعظم اور دو صاحب کونسل اور دو صاحب اجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر ایک

سنٹرل انڈیا اور دوسرے راجپوتانہ کو بھی سب نے اپنے ہاتھ سے عطر و پان دیا الا جناب
بہادر نے تخت سے اوتر کر بذات خاص اپنے ہاتھ سے بتواضع تمام مہاراجہ صاحبان عالیشان بہادر
انکے ہمراہ تھے بقیہ صاحبان بہادر موصوفین کو عطر و پان نواب صاحب بہادر نے اپنے ہاتھ سے دیا

بندر بمبئی یہ ایک جزیرہ کنارہ دریای شور پر ہیں کوکن میں آباد ہے کہتے ہیں سو برس
پہلے ایک گانوں بدآب و ہوا تھا جب ملک ہندوستان قبضہ میں شاہ انگلستان کے آیا
تو یہ گانوں روز بروز آباد ہونے لگا چنانچہ اب بڑے بڑے شہروں میں گنا جاتا ہے
گمان جاتا ہے کہ اس شہر میں ہندو مسلمان برابر اور عیسائیاں اور زرتشتیاں کم ہیں اکثر
وہاں کے باشندے سوداگر پیشہ اور بہت آسودہ حال تونگر ہیں طرح طرح کا اسباب
قیمتی چین و فرنگ کا بازاروں میں بکثرت میسر ہوتا ہے اور اگر کوئی وہاں … سے
چاہے اور تلاش کرے تو ہفت کشور کے آدمی اوسکے دیکھنے میں آویں لیکن ساکنان اس
شہر کے تجارت پیشہ بڑے معاملہ دار … خود غرض ہیں آب و ہوا بھی وہاں کی
بہت ہی موافق مزاج اور شہر والوں کے آدمیوں کے نہیں ہے مکانات وہاں کے بعضے
سہ پنج شش ہفت منزل تک ہیں اور اکثر چوبی اور بعضے پکے بنگلوں … ہیں
… ہیں راستے چوڑے اور بہت ہموار ہیں گھر گھر پانی کی نہر جاری ہے مسجدیں مثل
… آباد اور اہل مسجد اکثر … ہیں … اور انگریزوں کے کلیسے
بھی بہت ہیں اور گبروں کے آتشکدے بڑے عالیشان ہیں … دکھائی دیتے ہیں …
نامی ہے جامع مسجد بنا کردہ محمد علی سوداگر کی تین منزل بڑی عمارت خوشنما اور کلیسا
نصاری خوب صورت … بنا ہی آراستہ ہے … قلعہ کی … فصیل …
تھیں حکام فرنگ کے اور بعض مکانات زرداروں کے بہت بلند … دیکھے … میں
… بھر کر … ایک پہاڑی گران …
اور … قلعہ کی ایک پہاڑ … دریای شور میں تھا … آم کیا کو …

وہ بنیر کا اور طرح طرح کی مچھلیاں وہاں ملتی ہین اور باقی میوجات تر و خشک اور اقسام چیزین
کھانے پینے پہننے کی اور اسباب آرایش و پیرایش کا کہ بیان اوسکا درازی خواہی بکثرت
بہم پہونچتا ہی لیکن سب چیزین بہت گران ہین وہان شتر و فیل نہین اور پالکی بھی کم ہی
خاص و عام بگھی پر سوار ہوتے ہین اور بعضے سواری گھوڑے کی کرتے ہین اگر ہزار بگھی
کرایہ سے لیا چاہین تو بہم پہنچتی ہین اسپان عربی تین سو سے تین چار ہزار روپیہ تک
اگر تلاش کرین تو ملتے ہین وقت آنے جہازات ہر ولایت سے کے رونق شہر کی دو چند ہوتی ہی
مردم عرب و ایران و روم و توران و چین و فرنگ و دیار ہندوستان کے باوضاع مختلف
ہر رنگی کپڑے اور قہوہ خانے مین بکثرت دیکھے جاتے ہین خانہ شاہی ٹون ہال نام بہت بڑا
عالیشان خوش ترکیب ہی بروز چہارشنبہ گورنر صاحب بہادر بمبئی وہان آتے ہین اور امور
ریاست کو انجام دیتے ہین اس محل بزرگ کو شیشہ آلات اور فرش فروش قیمتی سے آراستہ کیا ہی
ایک بڑے دالان دیوان عام مین تصویر الفنسٹن گورنر کی سنگ مرمر سے تراشی ہوئی ایک طرف
رکھی ہی اور دوسرے دالان مین اوسکے مقابل تصویر ایک بڑے نامی فرنگی کی سنگ مرمر کی ہی اور
تصاویر راجہای ہند اور شاہان ہر ولایت کی در و دیوار پر اس مکان کے بسلیقہ شایستہ
آویزان ہین اور ایک ایوان مین شبیہ سرجان مالکم کی جو سنہ ۱۷۶۹ع مین پیدا ہوا تھا اور سنہ ۱۸۳۳ع
مین فوت ہوگیا لٹکی ہی اور لاش ایک مرد و ایک طفل کی اور سر ہاتھی کا کہ بسبب تاثیر مالش
دوا حافظ جثہ کے اونکی صورت اصلی متغیر نہین ہوئی ہی نیچے حباب ہای آبگینہ کے رکھی ہی
اور قریب اس خانہ کے دوسرا خانہ ہی کہ وہان پرندون چارپایون کے پوست مین کوئی شی بھر کر
اسطرح سیتے ہین کہ زندہ معلوم ہوتے ہین اور ایک چکر فولادی کسی شخص سکھ قوم اکالی کا جو
وقت جنگ لاہور مین انگشت پر پھیر کر پھینکا تھا اور ایک سردار اوس چکر کی ضرب سے ہلاک
ہوا تھا اور ایک گولا توپ دیوان مولراج حاکم ملتان اور تیر و ترکش و کمان و زرہ حاکم مذکور کا
و طوق یادگار و سنگ کہ رکھا ہی اور کتابہ انگریزی جو پیشطاق پر منقوش ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ

بنے ہوئے ہیں بنیاد اس گھر کی پتھر اور چونے سے ہیں انجام کو پہنچی اور بھی مقامات قابل الذکر
سے گودی ایک جگہ بنا ہوا ہے جہازات خالی پانی کی جو اوسکے آنے جانے کو دروازے بنے
ہیں جملہ سامان چوبی و آہنی ساخت جہازات کا طیار رہتا ہے اور وہ مثل خندق کے کنارہ دریا
پر ہے دروازہ اوسکا ہمیشہ بند رہتا ہے اور دریا سے شور ہیں ہر روز صبح و شام چڑھتا ہے یعنی
جوار بھاٹا ہوا کرتا ہو جب نیا جہاز بنا ہو جاتا ہو وقت آمد آب کے دروازے گودی کے کھول
دیتے ہیں اوسی وقت اوسمیں پانی بھر جاتا ہے اور جہاز دریا میں چلا جاتا ہے پھر دروازہ گودی کو بند
کر کے پانی اوسکا آلہ آتشی سے نکال ڈالتے ہیں اور جہازات پرانی و خالی یہاں کثرت سے
تالاب بحکم گورنمنٹ بجائے پانی و خالی ہوتے جاتے ہیں ایک جہاز خالی وہاں کا بنتے
دیکھا ساٹھ تین سو گز کا لمبا اور بہت چوڑا تھا اور اوسمیں کمرے اور خلاصے و غیرہ تھے و
نہایت آراستہ تھے اور گنجائش رکھنے سامان کی اور رہنے آدمیوں کی علاوہ ازین بہت
بہت سے ساتھ بھی اور سامان خورد و نوش و پوشش غیرہ ضروریات سب موجود تھا چنانچہ فقط انتظار
یہ مکان متعلق ٹکسال کے دیکھنے کو پولیس آئی اور آلہ پھر و نقش سکہ روپیہ و چاندی کے سکے
بنتے اور علیحدہ کرنے چاندی خالص غیر خالص سے کہ آگ اور میل چاندی کے نکالنے کے
اور تراشنے اور اصلاح روپیہ کی مقرر ہیں اور کام جلا دینے اور زرد کرنا اوسکا واسطے شان
واسطے آب دینے آلات کے اور بعض بعض گھریاں تھیں ایک مرتبہ چو ہزار روپیہ کی چاندی
گلتی ہو اور میزان کر دس ہزار روپیہ ایک پلہ میں بے تفاوت تولا جاتا ہو بالعرض کے
اور اسکے سوا بہت سے آلات کی تفصیل اونکی دراز و دریافت استعمال اونکا بدون تعلم
بتفصیل کے دشوار ہو معاینہ کیے ولایتی ایک اور بھی مکان و باغات قابل دید کے لائق تعریف
میں انہی جملہ کا خانہ رولی و شفاخانہ اور حسن کاریگری اور طرح طرح کے عجیب و غریب چیزیں
جنگ کا جو کہ بدون شناخت اوزار اون اور بناوٹ ترکیب استعمال اوسکے تماشائی اوسکو
دیکھکر دنگ ہوتے ہیں وہ چیز سب دیانا نہ تھا ایک بیج جو بہت بلند گیا اوسپر بنگلہ

آئینے کا ہی رات کو اوسمین شمع روشن کرتے ہین کہتے ہین کہ شب کو سو میل سے مردم
جہاز سوار اوسکی روشنی دیکھکر جانتے ہین کہ اب ہم قریب ممبئی کے آپہنچے اور اسی منارے
کے پاس ایک مکان ہی کہ اوسمین دوربین بزرگ رکھا ہوا ہی اوس سے ہیئت اصلی ستارونکی
مرئی ہوتی ہی اور ایک آلہ ہی کہ اوس سے کمی و بیشی حدت آفتاب کی دریافت ہوتی ہی سوائے
سرداران فرنگ و سوداگران ذی عزت بلند مرتبہ کے قنصل سلطان روم اور بابلیوش شاہ عجم
اور آغائی خان داماد فتح علی شاہ مرحوم بادشاہ ایران اس بندر مین مردم نامی گرامی سے ہین
ملا فیروز بن ملا کاوس زردشتی موبد نامور اس بندر مین تھا اوسنے ایک کتاب جارج نامہ
سہ دفتری بزبان دری پارسی احوال شاہان لندن اور کیفیت تسخیر ہند و لڑائیون اہل ہند
و فرنگ مین بمقدار چہل ہزار بیت بتتبع شاہنامہ تصنیف کی ہی کہ لائق تعریف کے ہی اٹھارھوین
رمضان کو ہمنے حسب استجازت لارڈ صاحب بہادر کے بسواری ریل واسطے سیر شہر سورت و
احمد آباد و گجرات کے کوچ کیا دن کو سات بجے صبح کے ریل راہی سورت ہوئی پانچ بجے
شام کو وہان پہونچی ممبئی سے سورت تک پلہاے آہنی قریب ڈیڑھ سو کے ملے منجملہ اونکے
دو چار پل بہت ہی بڑے تھے اور اثنائے راہ مین جنگل و باغات ناریل و کھجور کے سوا زراعت
و زمین ہموار بہت کم دیکھنے مین آئی جس وقت ہم داخل سورت ہوئے مراتب استقبال و سلامی
کے اسٹیشن ریل پر طرف جج صاحب بہادر ضلع سے بخوبی ادا ہوئے ایک روز مقام کرکے
سورت کو ملاحظہ کیا اور ملا نجم الدین پیر بوہرہ کی عورتون سے ملاقات ہوئی اور اونکی
طرف سے مراسم ضیافت بتعین دو بگھی و بھیجنے طعام وغیرہ کے باخلاق تمام مودی ہوئی
اور چند تھان پارچہ وغیرہ کے اونھون نے واسطے ہمارے و ولیعہد و نواب صاحب بہادر
و مدار المہام صاحب بہادر کے موافق رسم خاندان اپنے بھیجے بوجہ اصرار اونکے قبول کیے گئے
بندر سورت سے شاہان دہلی و گجرات کے زمانے مین کوئی بندر بڑا ہندوستان مین نہ
تھا اور عمدہ دریا بھی اس بندر پر نوبتیان نامور یا موجود رہتے تھے فی زماننا یہ شہر ویران ہی

اور اکثر باشندے اوسکے محتاج و پریشان محلہ قوم بوہرہ او محلہ پارسیان قدرے آباد
معلوم ہوتا ہے باقی شہر وحشت افزا ہوگئے ہین جب سے کہ آتش بار ہوئی تیغ بہادران اسلام
سے منقلب ہوئی ایک گروہ پارسیون کا جلا وطن ہو کے بہت ہین آیا اور اسی جگہ سے بمبئی
گئے ہین قوم بوہرہ مذہب اسمٰعیلیہ رکھتے ہین جو ایک فرقہ شیعہ کا ہے ملا نجم الدین پیشوا اونکا
ہوا ہے امیرانہ عزت و احترام سے وہان بسر کرتے ہین حال اس مذہب اور اوسکے عقائد دین کا
تاریخ مصر موسوم بکتاب المواعظ والاعتبار مین تقی الدین مقریزی نے بشرح و بسط لکھا ہے
اور خلاصہ اوسکا رسالہ عمدۃ الاخبار مین جو مولوی محمد عباس نے بمقام سورت مرقوم کیا ہے اور عمارات عہد کے
مہانسرا عہد شاہجہان بادشاہ کی اس شہر مین باقی ہے اور سر دروازے اوسکے یہ ابیات کندہ ہین نظم

بنام فروزندۂ مہر و ماہ	بدوران شاہ جہان بادشاہ	بنا کرد حاجی حقیقت سرشت
بصورت سرا و بمعنی بہشت	پی تاریخش آمد سروش این ندا	ہمایون سرای حقیقت بنا

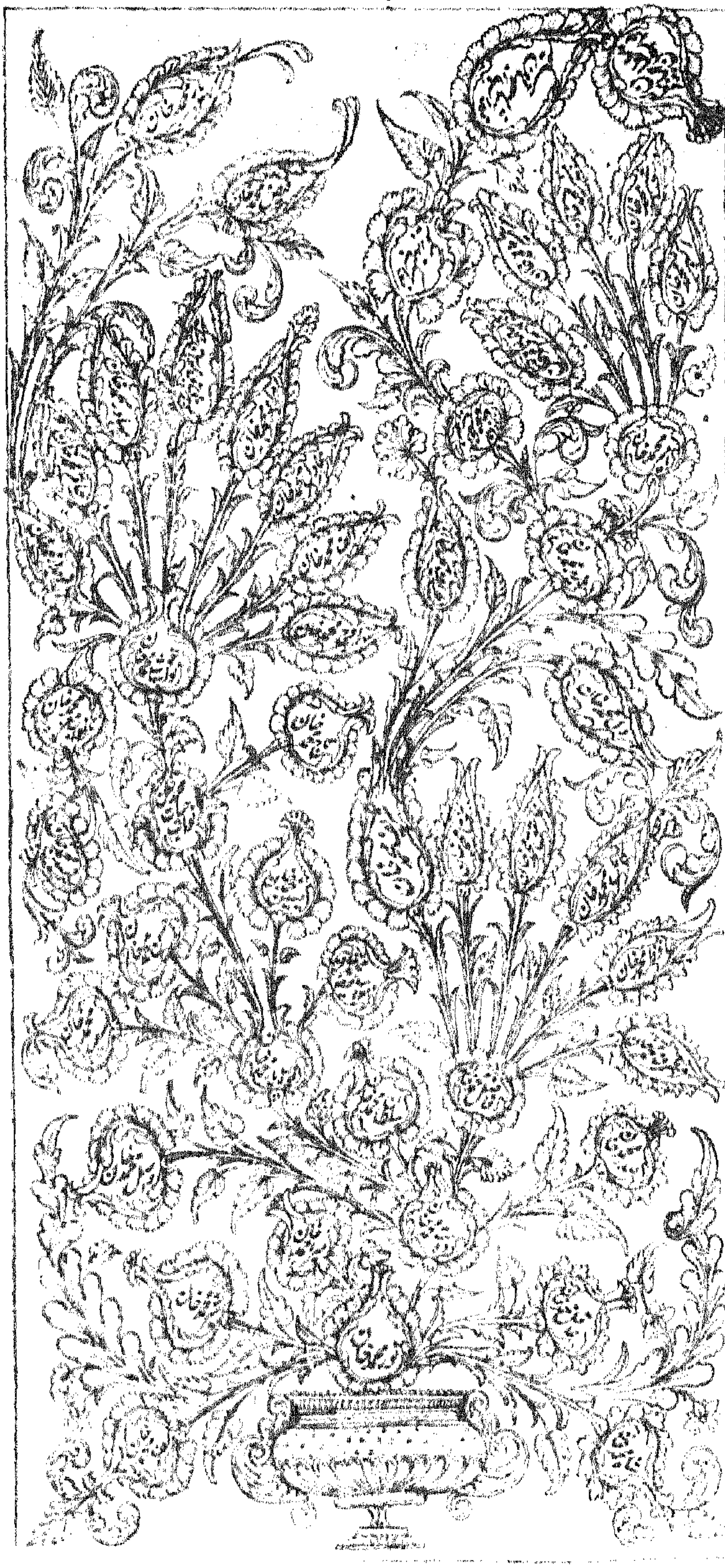
قلعہ سورت بنایا ہوا محمود شاہ گجراتی کا ہے مولف تاریخ محمود شاہی نے لکھا ہے کہ دیوار اوسکی
پینتیس ہاتھ بلند اور پندرہ ہاتھ عریض اور خندق مین ہاتھ گہری چار دروازے سنگ سے
مستحکم کیے ہین اور پتھرون کے جوڑ آہن کے قلابون سے جوڑے ہین لیکن اب تصرفات
سرکار انگلیسیہ سے صورت قلعہ سورت کی دگرگون ہے اور طرز اوسکی دوسری ہو گئی ہے چند
محکمے سرشتہ کے وہان قائم ہین اور تین توپین برج پر رکھی ہوئی ہین اور باقی کچھ نہین ہے
شفا خانہ بنایا ہوا سرکار انگلیسیہ کا اچھا ہے اور دوسری عمارت بہت کہنہ ہے اور اندرون حصار
شہر کے اب بعض جگہ زراعت ہوتی ہے بعد قیام ایک روز کے سات بجے صبح کو ریل سوار ہو
روانہ احمد آباد ہوئی اور وقت مغرب ان اتری اثنای راہ مین سورت سے تا احمد آباد
راہ ہموار پائی اور ریل آہنی نرمدا ندی پر عجیب پل بہت بڑا بنا ہوا پایا اور اسٹیشن بروده بھی دلچسپ
وقت ورود کے اسٹیشن احمد آباد پر وہان کے جج صاحب بہادر اور ڈپٹی کلکٹر نے رسم استقبال
و شاکت سلامی کو ادا کیا اور چونکہ بھائی کی کوٹھی مین کہ وہان سے بہت نزدیک ہے ڈیرہ

فروکش ہوئی ڈپٹی کلکٹر مذکور نے ضیافت طعام بتکلف تمام کی دو روز یہان ٹھہر کر اور
بعض اشیا خرید کر اور سیر قلعہ بیدر مسجد جامع و مقابر احمد شاہ اور اونکی اولاد و ازواج
و شاہ عالم اور باولی ہفت منزلی کا کر کے مراجعت کی قلعہ بیدر اپنی صورت اصلی پر نہین ہی
سرکار انگلیسیہ نے اوسکو بطور خود تعمیر کر کے کارخانہ قیدیون کا وہان رکھا ہی قالین و کلاہ
و شطرنجی و موزہ وغیرہ بناتے ہوے قیدیون کے ملاحظہ کیے مرقوم رہا کہ اس جیلخانے
مین مقیدین ناف سے زانو تک بشکل پاجامے کے جسم اونکا نیل سے داغدار تھا اور
بازو اونکا گوشت پہاڑ کر اوسمین چاندی سونے کے مربع ٹکڑے بھرے تھے اور تمام
کو بھی زنگ سے داغدار کیا تھا معلوم ہوا کہ اوس ملک مین یہی رسم ہی حکام اس بلدہ سے
ڈپٹی کلکٹر تا زمانہ اقامت بخلق تمام پیش آئے اور جملہ سیر و گلگشت مین ہمراہ رہے
احمد آباد گجرات آب و ہوا وہان کی کسیقدر اچھی اور راستے کشادہ اور عمارات کہنہ بہ
گرد پیچی افتادہ کہتے ہین کہ لفظ خیر اس شہر کے بنا کی تاریخ ہی اور ملا حلوی شیرازی نے احمدنامہ
مین بعبارت نظم نقل کیا ہی کہ ناصر الدین احمد شاہ گجراتی نے ماہ ذیقعدہ سنہ ہشتصد و سیزدہ
ہجری مین بنا اس شہر کی ڈالی اور ہاتھ سے گماشتہای شاہ دہلی کے یہ شہر بروز سہ شنبہ ہشتم
ماہ صفر سنہ ۱۱۹۴ ہجری اہل فرنگ کے ہاتھ آیا مشروع و کمخاب عمدہ وہان بہت بنتی تھی اور اکثر
شہرون مین جا کر فروخت ہوتی تھی اب یہ کارخانہ قدرے قلیل ہی جامع مسجد اوس شہر کی بہترین
عمارت قابل ستایش ہی اور کہتے ہین کہ تاریخ تعمیر اوسکی بخیر ہی منشی سکندر مؤلف تاریخ آئینہ سکندر
نے پیمایش مسجد کی اسطرح لکھی ہی طول سواے صحن و ایوان شمالی و جنوبی کے ایک سو گز
عرض سواے صحن کے پچاس گز عرض صحن کا ایک سو بیس گز عرض دونون بازو سے جنوبی و
شمالی کا بیس گز ستون اندرون مسجد سواے ملوک خانہ کے تین سو باون اور ملوک خانے مین
بارہ ستون تخت ملوک خانے کا آٹھ ستون کا دونون بازوی جنوبی و شمالی کے دو سو بارہ ستون
ہر ایک شرقی و شمالی و جنوبی مین سی و دو ستون بالای گنبد اٹھانوے سواے ایوانہای شمالی

جنوبی کے تین دروازے شمالی اور چھوٹے دروازے تئیس زینہ ستاون ہر ایک منارہ
ایک سو چھیاسی گز ہر منارہ تراوے ستون فقط اس جگہ کلام مورخ کا تمام ہوا مسجد و مقبرہ
شاہ عالم کا کہ درویش پاکیزہ کیش تھے پر فضا ہے اور انکا باغچہ و مقبرہ فرحت افزا و خوشنما
تاریخ محمود شاہی میں مرقوم ہو کہ محمود گجراتی نے ایک شکارگاہ موسوم بآہوخانہ دو میل
دو فرسخ کے اور ایک باغ فردوس نام پانچ کوس کا لانبا اور دو کوس کا چوڑا باہر شہر کے بنایا
تھا اس وقت میں جو شخص وہاں جا کر دیکھا تو کچھ پتا نشان اونکا نپایا بست سوم رمضان
کو احمد آباد سے سات بجے شب کے کوچ کر کے دس بجے رات کے بڑودہ پہنچی ہوئی اور یہان
چار مقام کر کے کچھ سامان متفرق خرید کیا اور مکانات نوکر کمپنی کی اور ہمراہ صاحب کلان
بہادر کے جا کر بارہ خانہ دیکھا چونکہ معلوم ہوا کہ اسباب توشکخانہ [illegible] نواب
بہادر اور سامان فراش خانہ و جواہر خانہ اور اسباب ہمراہیان کا کہ تحویل میں بخشی جانفشان محمد حسن خان
کی [illegible] کیا تھا آتشزدگی [illegible] مشتعل ہو کر جل گیا اور یہ تمام نقصان غفلت
بخشی مذکور سے ہوا اور تقصیر مذکور اونکی برطرفی کی گئی اور نقصان اموال ثابت شدہ کا بقدر
مبلغ چونسٹھ ہزار چھ سو پچپن روپیہ ایک آنہ ہوا سوائے اس کے دفتر خانہ مشتمل کتاب خبر [illegible]
منشی و فہرست منشی و کتاب یادداشت اور امثلہ اشتہار ہمارے اور [illegible] کے ہمراہ اور
تھین سب جل گئیں چنانچہ تاریخ بست و ششم رمضان ۱۲۶۹ھ کو یہاں کرایہ ایک دس بجے
دن کے روانہ ہوئی آٹھ بجے شب کے تاریخ بست و نہم رمضان اسٹیشن [illegible] گاڑی کی آئی اور
اور وہاں سے بارات عبور کر کے قصبہ [illegible] میں پہونچ کر دو مقام کیے اور عید الفطر
کی [illegible] وہان سے منزل بمنزل سفر کر کے پنجم شوال روز شنبہ [illegible] جبل پور [illegible]
اور اس سفر میں مبلغ [illegible] صرف ہوا اس شرح سے کہ [illegible]
میں [illegible] اور کرایہ ریل [illegible] مکان [illegible]
اور خرید سامان [illegible] اور انعام و عنایات و ضیافت خیرات میں [illegible]

فصل پنجم تحقیق قوم میرازی خیل و مداخل و مصارف ریاست و تفصیل محکمجات و جاگیرداران و خانہ شماری و آدم شماری ملک بھوپال میں

افغانستان میں پٹھانوں کی سیکڑوں قومیں ہیں اونمیں ایک قوم گُرّان بھی ہی اوسکے نسب میں مختلف قول ہیں انہا منجملہ ایک قول معتبر یہ ہی جو تاریخ حیات افغانی میں بھی مرقوم ہی کہ مسمی عبد اللہ خان لودھی کو ایک طفل نوزائیدہ اوس جگہ سے ملا جہان ایک قافلہ شب باش ہوکر صبح کوچ کرگیا تھا عبد اللہ خان نے طفل یافتہ کو مثل فرزند پالا اور گُرّان نام رکھا جب وہ بالغ ہوا اوسکا نکاح اپنی دختر سے کردیا اوسکی نسل کی قوموں کو گُرّانی کہتے ہیں قوم دلازاک اورکزئی آفریدی بنگش خٹک وزیری آتمان خیل یہ سب فرقہای نسل گُرّان سے ہیں یہ گُرّان جسکو عوام اولاد قیس عبد الرشید سے گمان کرتے ہیں تھا گُرّان کے دو بیٹے تھے کودی ککی کودی کی دو بیبیان تھین اول کی اولاد سے اورکزئی وغیرہ چھ تھین منجملہ اون کے ایک میرازی خیل ہین جو بانی خیل کی شاخ ہی اور بانی خیل محمد خیل کی شاخ اور وہ دولت زئی کی شاخ اور وہ اورکزئی کی شاخ ہی فقط اور تاریخ پشتو سے معلوم ہوا کہ نام میرازی خیل اصل مین میر عزیز خیل ہی اس قوم مین ایک شخص صالح محمد خان سے اونکی بی بی کا نام فاطمہ تھا اور وہ امیرزادی تھین اونکے بطن سے جو اولاد ہوئی سب نے موافق قاعدہ افغانستان فاطمہ خیل کہلائی دوست محمد خان بن نور محمد خان ہمارے جد امجد میرازی خیل گروہ فاطمہ خیل سے ہین ابتدائے ریاست بھوپال اونکے عہد سے ہی جو اس درخت سے کے دیکھنے سے واضح ہی۔



اور آمدنی ریاست کی بوجہ طوائف الملوکی اور کثرت جنگ وجدال سے پہلے معین نہ تھی ہمیشہ کمی وبیشی رہی فی الحال آمدنی ریاست بھوپال کی چھبیس لاکھ تراسی ہزار تین سو چھیاسی روپیہ ایک آنہ ہی اوسمین دس لاکھ نود وسہ ہزار نو سو ہفتاد وہشت روپیہ دوازدہ نیم آنہ کا ملک جاگیرداروں کے ملک تصرف میں آور پندرہ ہزار چار سو چھہتر بیگہ پندرہ بسوہ زمین ایک ہزار تین سو چونسٹھ آدمیوں کو معافی سابق سے ہی اور مبلغ پندرہ لاکھ نواسی ہزار چار سو پانچ روپیہ چہار نیم آنہ خزانے میں داخل ہو کر بعد منہائی مبلغ دو لاکھ روپیہ زر سالانہ تنخواہ فوج کنٹنجنٹ ومبلغ چہار ہزار دو سو پچاس روپیہ خرچ مدرسہ وچھہ سو روپیہ خرچ مجلس اور چھہ سو خرچ اسپتال اور مبلغ ہشت لاکھ نو ہزار سہ صد وہشتاد وسہ روپیہ چہار دہ آنہ تنخواہ سالانہ شش ہزار یکصد پانچ نفر ملازمان اہل علم واہل قلم یعنی تنخواہ فوج ریاست بھوپال ومحکمات وکارخانات ریاست باقی توشکخانہ وتعمیرات ودستی شفاخانہ ومسافرخانہ ومصارف دواب گھی خانہ وفیلخانہ وبگھی خانہ وشتر خانہ ومصرف کوٹھہ یعنی گودام جسمیں اقسام غلہ وغیرہ بقدر صرف یکسال خرید ہوتا ہی اور کارخانہ وغیرہ مصارف لابدی ہیں کہ تفصیل اوسکی طولانی ہی صرف ہوتا ہی سال تمام پر آمد وخرچ برابر اور کبھی کسیقدر بوجہ کسی تقریب آمدنی سے صرف زیادہ ہو جاتا ہی اور کبھی بوجہ قلت مصارف زائد تک کسیقدر پس اندازی بھی ہو جاتی ہی اوس سے قسط بندی کے قرضہ ادا کیا جاتا ہی اصلی محکمات ودفاتر وکارخانجات ریاست کے سوائے ملکی ودخلی اس تفصیل سے ہیں اول محکمہ مدار المہام صاحب بہادر کا ہی وہان تمام ملک محروسہ کے مقدمات مالی ودیوانی وفوجداری جو حد اختیار سے ناظم سے زیادہ ہوتے ہیں وہ دائر وفیصل ہوتے ہیں اور ہر سہ نظامت کا مرافعہ بھی وہین سماعت ہوتا ہی اور دیوانی وفوجداری محکمات بھوپال کے روبکار جو تمسوں کے حد اختیار سے زیادہ ہین جاری روبکاری ہین وہ پیش ہوتے ہیں اور تحریر حکم اخیر کے واسطے جاری روبکاری سے مدار المہام صاحب بہادر پاس بھیجے جاتے ہیں اور جسمین بقدر داخل اختیار مدار المہام ہوتے ہیں اون پر وہ حکم قطعی تحریر کرتے ہیں اور

نافذ جدا اختیار پر پرچہ تجویز حکم اخیر تحریر کر کر خاص ہماری روبکاری مین واسطے صدور حکم
قطعی کے روانہ کرتے ہین ہماری روبکاری سے اون پر حکم قطعی نافذ ہوتا ہے اور جملہ محکمات
کے مقدمات و معاملات کی خبرگیری گرد آوری اور سیاہہ آمدنی ریاست وغیرہ امور
جزوی و کلی و بخشیگری ہر سہ نظامت و سائر اسی محکمے سے متعلق ہین محکمۂ دیوانی اس مین
مدعی و مدعاعلیہ باشندگان بھوپال کے مقدمات دیوانی دائر ہوکر بعد تکمیل مثل بشمول مقدمات
داد و ستد مہاجنی از روے پنچایت اور مقدمات اہل اسلام از روے فتواے شرعی
اور معاملات ہنود از روے دھرم شاستر فیصل ہوتے ہین اور تحریر قبالجات مکانات
وغیرہ ہر جنس فرق عوام ہنود و تصفیہ مقدمات زراعت باقی [illegible] اسی محکمے سے متعلق ہے محکمۂ فوجداری
اس مین مقدمات فوجداری بموجب دستور العمل ریاست بھوپال خاص متعلق شہر کے دائر ہو
فیصل ہوتے ہین اور اسی محکمے کے ماتحت تھانہ جات شہر آبادی ہو او جہان [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شہر [illegible] [illegible]
آمد و رفت صاحبان عالیشان وغیرہ کا کیا انتظام و اخبار نویسی شہر اسی محکمے سے [illegible]
اور [illegible] [illegible] کسی جرم کے باعث جو [illegible] ہوا ہو [illegible] اور تحریر [illegible]
کا اور روشنی فانوسوں کی جو تمام شہر مین سر سڑک منصوب ہین اور [illegible] قیدیان محکمے
کا [illegible] [illegible] [illegible] ریاست مین سب کام اس محکمے سے متعلق ہین [illegible]
[illegible] کا [illegible] [illegible] انتظام [illegible] مقدمات دیوانی و فوجداری [illegible]
[illegible] جاتی ہین اور [illegible] شرعی لیا جاتا ہے محکمۂ مفتی [illegible] قاضی کے [illegible] کی تصدیق
کیجاتی ہے [illegible] معاملات شرعی [illegible] قاضی و مفتی [illegible] محکمہ [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] بھوپال [illegible] جملہ [illegible] ریاست [illegible]
تمام [illegible] کے تابع ہین اور [illegible] اشیاء [illegible] لیتے ہین ایک
[illegible] [illegible] [illegible] سال [illegible] اور [illegible] ماتحت کے [illegible] کا نگران حال

رہکر دورہ بھی کیا کرتا ہی محکمہ مشورہ اسمین مقدمات دیوانی و فوجداری و مالی کا مرافعہ ہوتا ہی
اور امور غور طلب ریاست مین مشورہ لیا جاتا ہی مہتممان محکمجات و ناظمان وغیرہ اپنی اپنی رای
لکھکر پیش کرتے ہین بعد ملاحظہ رئیس جو امر قرار پاتا ہی اوسکا حکم جاری ہوتا ہی محکمہ وکالت
مہتمم اس محکمے کا بنام وکیل ریاست مع عملہ اہل قلم و سوار و پیادہ قصبہ سیہور مین پولیٹکل اجنٹ
صاحب بہادر کی خدمت مین حاضر رہتا ہی اور آمد و شد کاغذ سرکار انگلسیہ و تحریرات ریاست
تا اجنٹی سیہور و ریزیڈنسی اندور و صدر کلکتہ و ولایت لندن اسی محکمے کی معرفت ہوتی ہی دراصل
اس ریاست کے جزوی و کلی معاملات کا تعلق صاحبان عالیشان مراتب سہ گانہ سے ہی اول
پولیٹکل اجنٹ بہادر دوم سنٹرل انڈیا بہادر سوم نواب مستطاب لارڈ صاحب بہادر وایسرائے کشور ہند
اور باقی صاحبون سے معرفت بطریق وداد و اتحاد ہی محکمہ نظامت جنوب ناظم مع عملہ اہل قلم
و سوار و پیادہ قصبہ کلیاکھیڑی مین رہتا ہی ہر سال اپنے علاقے کا دورہ کرتا ہی اور اس ناظم کے
زیر دست چھہ تحصیلدار اور چھہ تھانہ دار اور مہتمم پیمایش کمیاس مع عملہ و مہتمم صحرای گنور ہین
جنگل مذکور مین اقسام چوب قابل عمارت کثرتی ہی اور اوسکی دو قسم ہین ایک محفوظہ اوسمین سے
لکڑی بقدر صرف کارخانجات تعمیر ریاست سرکار مین آتی ہی اور ایک غیر محفوظہ اوسمین سے لوگ
محصول ادا کرکر لکڑی کاٹتے ہین اور بھوپال وغیرہ قصبات مین لیجاکر سوداگری کرتے ہین اور
اس محکمے کے انتظام کے لیے زیر حکم مہتمم صحرا ایک عملہ اہل قلم کا ہی اور سپاہی و ناکہ دار چار ہزار
سالانہ کے تنخواہ دار ہین محکمہ نظامت مشرق ناظم قصبہ راسین مین رہتا ہی اور آٹھ تحصیلدار
اور آٹھ تھانہ دارون کی کچہریان ماتحت اس محکمے کی ہین اور پیمایش کمیاس کا کام بھی
مثل نظامت جنوب اسی محکمے سے متعلق ہی محکمہ نظامت مغرب یہ محکمہ قصبہ سیہور مین ہی
سوائے اہل عملہ و سواران و پیادگان سات تحصیلدار و سات تھانہ دار ماتحت اس محکمے کے ہین
محکمہ بخشیگری اس محکمے کا افسر اعلی کل فوج کا بخشی ہی اور اس محکمے کے دفتر مین بہت متصدی
سیاق نویس نوکر ہین جملہ نوکران ریاست اس محکمے سے تنخواہ پاتے ہین اور ایک نایب فوج جو

ہماری روبکاری مین حاضر رہتا ہی اوسکے متعلق میرے حکم سے چہرہ نویسی و لکھنا تاریخ بحالی و برطرفی اور تقسیم نوکری سپاہ کا کام ہوا اور دوسرے منیب کے ذمے جانچنا حساب تقسیم ماہوار ملازموں کا اور لکھنا جمع و خرچ بخشی خانہ کا بقاعدہ مدات سیاق ہی اور خاص بخشی کی روبکاری سے امور انتظام مثل کمیٹی و رپورٹ و سزای غیر حاضری و عدول حکمی اہل فوج وغیرہ حسب آئین فوج و قواعددان انصرام پاتے ہین (۱۳) محکمہ افسر الاطبا اس محکمے کے تابع کل اطبا ملازمین ریاست اور نیٹو ڈاکٹر حاضران بھوپال و ماموران تمام پرگنات ریاست اور شفاخانہاے سرکاری ہین جسمین مریضون کو دوا ملتی ہی اور اطبای ماتحت نقشہ صرف ادویہ و علاج بیماران بقید نام مریض و مرض و نسخہ ماہ بماہ لکھکر پیش کرتے ہین اونتیس خاص بھوپال مین اور سولہ پرگنات کے شفاخانون مین جملہ پینتالیس طبیب نوکر ہین (۱۴) محکمہ تحقیقات مقدمات سنین ماضیہ چونکہ بسبب کثرت مقدمات اکثر محکمجات بھوپال و بیرونجات مین بہت سے مقدمات ماضی مدت سے غیر منفصلہ پڑے تھے اسلیے آخر رجب ۱۲۹۸ہجری تک مقدمات غیر منفصل کے واسطے ایک منصرم اعلی مع عملۂ خاص بھوپال مین اور تین منصرم مع عملہ زیر حکم منصرم بھوپال سے اطراف مین مقرر کیے تاکہ پچھلے مقدمات فیصل ہو جاوین اور غرۂ شعبان سنہ مذکور سے ہر مہتمم محکمہ مقدمات مرجوعہ کو تین مہینے کے اندر فیصل کر دیا کرے (۱۵) محکمہ سالانہ داران و بنگلسیان و خیراتیان و زکوتیان اس محکمے سے مستحقان ہر چہار قسم مذکور الصدر تنخواہ پاتے ہین اور مہتمم مردمان مذکور کا نگہبان حال رہتا ہی (۱۶) محکمہ سہ کروہی اس مہتمم کا اختیار مثل تھانہ دار تین تین کوس ہر چہار سمت بھوپال ہی اور بضرورت بیگاری و گاڑیان بکرایہ مقررہ سرکاری کروہ یکنیم آنہ دہات داخل حد مذکور سے طلب کر دیتا ہی (۱۷) محکمہ قلعداران یہ چار محکمے اور چار قلعدار ہین ایک قلعدار فتحگڈھ دوسرا قلعدار بالا قلعہ تیسرا قلعدار قلعہ کہنہ چوتھا قلعدار شہر پناہ بھوپال انکے زیر حکم سپاہی و گولہ انداز ہین دروازہاے شہر پناہ و قلعہ و برج پر حسب معمول قدیم پاسداری کرتے ہین اور قلعدار بست و کشاد ابواب قلعہ و شہر پناہ وقت مقررہ پر کرا کر کنجیان حضور رئیس

مین بھیجتے ہین اور شب و روز نگران اپنے اپنے قلعے کے رہتے ہین محکمہ[18] معتمد المہام اسمین جمع و خرچ
ملک محروسہ بنظر تنقیح و جانچ دیکھا جاتا تھا اور ترتیب ڈول بٹہ وغیرہ کو اخذ مال کی جاتی تھی اور
نقشجات باقیات محالات مرتب ہوکر احکام اوسکے حسب سررشتہ بنام ناظمان و عمال وغیرہ
لکھے جاتے تھے اور جو کوئی مدار المہام یا اونکے عملے پر نالشی ہوتا تھا اوسکی سماعت ہوتی تھی اور
کتب دستور العمل محکمات کی تالیف و اصلاح عمل مین آتی تھی اور تحریر کرنا مسودہ اقرار نامہاے
ملازمان محکمات کا اور واسطے اجرا کرنے کے ملک محروسہ مین غور کرنا نقشہاے کارروائی
ہر گونہ مروجہ عملداری انگریزی کو اوسمین اپنی راے کو راے رئیس مین شامل کرنا اور شروط
و قواعد لکھنا جاگیرداروں کا وقت دینے جاگیر کے بعد فوتی جاگیردار اوسکے وارثون کو اور
تغیر و تبدل قواعد اخذ محصول سائر و معافی وغیرہ جو درج نقشہ آمدنی سائر ہے اور لکھنا قواعد
محاصل و بابات ملک محروسہ و وصول کرنا کاغذات سنین ماضیہ کو باتفاق رئیس اور طیار کرنا ہر سال
تخمینہ آمد و خرچ سال تمام ملک محروسہ کا وقت آغاز سال فصلی اور بنانا و صل باقی فہمایش ہر چہار
قسط سال تمام کا اور تقسیم کرنا زر قرض ریاست کا اور طیار کرنا نقشہ مصارف زائد تنگدہ کا اور لکھنا
کیفیت مقدمات متعلقہ خود وقت استفسار سرکار اور لکھنا نقشہ صرف یکروزہ و یکہفتہ و یکسالہ
ملک محروسہ کا اور ہر سال حاضری لینا کاغذات محکمہ مال و دیوانی و فوجداری خاص بھوپال کا
اور تحقیقات تغلب و تصرف مقدمات مال و بندوبست لکھنا اہل پیمایش جریب کا اور فیصلہ کرنا
جاگیرداران ریاست کے مقدمات کا اور انصرام بڑے کامون سررشتہ مال کا اہتمام ہوتا تھا
غرہ صفر سنہ ۱۲۸۹ ہجری کو یہ محکمہ موقوف کر دیا گیا جیسا فصل چہارم مین مذکور ہے اور اسمین جو کام
سرانجام پاتے تھے وہ محکمہ مشورہ و مدار المہام و دفتر حضور مین بنظر سہولت تقسیم کر دیے گئے
تا جلد بلا وقت بخوبی سرانجام پاوین محکمہ[19] اپیل اسمین مرافعہ مقدمات دیوانی و فوجداری و تحریر کرانا
ضمانت نامے کا وقت رہائی قیدیان جیلخانے کا ہوتا تھا جب محکمہ مشورہ قائم ہوا اس محکمے کی
کچھ ضرورت باقی نہی موقوف کر دیا گیا اب مرافعہ محکمہ مشورہ مین ہوتا ہے محکمہ[20] تعمیرات ریاست

اسمین مزدور و معمار نجار لوہار نوکر ہین ریاست سے جو مکانات متعلق ہین وہ بناتے ہین اور مہتمم مثل چیف انجنیر نگران حال رہتا ہی اور سالتمام پر جمع و خرچ متصدیون سے بنواکر دفتر حضور مین داخل کرتا ہی محکمہ (٢١) شاگرد پیشہ اسکے مہتمم کے ماتحت فراشخانہ فیلخانہ بگھی خانہ شترخانہ رتھ خانہ اصطبل وغیرہ کارخانجات اور نوکران شاگرد پیشہ مثل چوبداران چپراسیان فراشان و مشعلچیان کہاران وغیرہ ہین محکمہ (٢٢) سڑک اسکے دو محکمے ہین ایک سے ملک محروسہ مین جو سڑکین و پل تعمیر ہوتے ہین اور دوسرے مہتمم سے سڑک جدید جو بھوپال سے ہوشنگ آباد تک تعمیر ہوتی ہی متعلق ہین محکمہ (٢٣) کوٹھ فتحگڈھ اسمین داروغہ متصدی حمال وزن کش وغیرہ ملازم ہین اور سالتمام کے مصارف کے لائق انواع و اقسام غلجات و اشیاے خورش خرید ہوکر رہتی ہی روزمرہ وہان سے تقسیم ہوتی ہی محکمہ (٢٤) تاریخ اسمین وقائع و انتظامات ریاست قابل درج تاریخ لکھے جاتے ہین دفتر انشا (٢٥) محکمہ خاص الخاص رئیس کی روبکاری کا ہی اسمین بحکم رئیس جملہ احکام قطعی عرائض پر اور حکم روبکارات دیوانی و فوجداری و مقدمات مال پر اور پروانجات بنام مہتممان محکمجات و وکیل و ارکان و اخوان ریاست وغیرہ ملازمان رقم ہوکر ہماری روبکاری سے جاری ہوتے ہین احکام کی نقل بجنسہ اور عرائض کا خلاصہ دفتر مین لکھا جاتا ہی اور تحریر یادداشت و خریطون کی بھی اسی محکمے سے ہوتی ہی اور پروانجات تفویض عہدہ و احکام وصول کرنا زرباقی ریاست عمال سے اور نقشجات مفصلہ ذیل اس محکمے مین آکر ہماری روبکاری مین پیش ہوتے ہین اور بعد صادر ہونے احکام مناسب شاملین بھیجے جاتے ہین تفصیل انکی یہ ہی

ہفتہ آمدنی و خرچ مستہجی	ہفتہ میگزین	ہفتہ ذخیرہ توپخانہ فتحگڈھ	کتاب جرائم خفیف فوجداری
ہفتہ آمدنی و خرچ فوجداری	کتاب آمد و فروخت غلہ بازار	کتاب جرائم خفیف تھانہ جہانگیرآباد	ہفتہ آمدنی و خرچ محکمہ مدارالمہام صاحب بہادر
ہفتہ آمد غلہ سرکاری کوٹھ خورش خرید	نقشہ آمد و رفت مسافران	ہفتہ نقدی کوٹھ فتحگڈھ	روزنامچہ ہاے محکمات دیوانی و فوجداری

نقشہ رپورٹ پہرہ جات قلعۂ بھوپال	نقشہ رپورٹ چوکیات فوجداری	نقشہ پہر روزہ آمد و رفتن مردمان مقیم و مسافر در بھوپال	ہفتہ آمدنی و خرچ تعمیرات
کتاب حاضری قیدیان ہر سہ جیلخانہ	کتاب ہائی قیدیان ہر سہ جیلخانہ	ہفتہ آمدنی و خرچ سائرات	کتاب ہائی قیدیان جو محکمہ مشورہ سے رہا ہوتے ہین
کتاب سپاہیدگی آرد کوٹھہ فتحگڈھ	کتابہاے قیدیان حوالاتی و میعادی و دائم الحبس جو دفتر انشا مین بنتی ہین	نقشجات جرمانہ و دستک ملازمان محکمجات	نقشجات بحالی و برطرفی ملازمان محکمات
کتاب حاضری محصول سائر	کتاب احکام جو کسی جرم کی وجہ سے یا بحکم سرکار برطرف ہوتا ہے کہ پھر ریاست مین نوکر نہو	کتاب اسم نویسی مخبران اشتہاری	نقشہ فہرست چٹھیات نیکنامی سال وار
نقشہ اسم نویسی ناظمان و تحصیلداران و تھانہ داران	کتاب پہرہ بندی چوبداران و چپراسیان غیر شاگرد پیشہ	نقشہ عطاے انعام شخص شیر کشندہ و مارے	—

[26] محکمہ دفتر حضور اسمین ہر سال تمام ریاست کے جمع و خرچ داخل ہوتے ہین اور اونکا تنقیح ہوتا ہے اور ایک جمع و خرچ کل ریاست کا رقم ہوتا ہے اور اوسپر دستخط رئیس کے بعد سماعت ہوتے ہین اور تحریر اسناد جاگیرات اور تحریر چٹھیات جو سرکار سے خزانے پر جاری ہوتی ہین وہ سب اسی محکمے سے تحریر ہوتی ہین اور نقشجات باقیات حسابکردہی دیہات اور باقی جمع و خرچ پرگنات اور فردہاے رقبہاے معافی اور نقشہ اقلام تکراری آمدنی ریاست اور تحریر سناد معافیداران اسی محکمے سے متعلق ہے [27] محکمہ دفتر کل اسمین زمانہ ماضی و حال کا مالی و ملکی کاغذ موجود ہے اور بعد تین برس کے جملہ محکمات کا کاغذ منفصلہ اسی محکمے مین داخل ہوتا ہے اور بمقابلہ فہرست لیا جاتا ہے اور جو کاغذ ردی قابل نگہداشت نہین ہوتے وہ بعد اطلاع رئیس چاک کیے جاتے ہین اور جاگیرداروں کی جاگیر کی مثلین اور حدبندی و پیمایش ملک محروسہ کی مثلون مین جو نقصان پیمایش و حدبندی مین معلوم ہوا اس محکمے مین تحریر ہوتا ہے [28] مدرسہ سلیمانیہ وغیرہ منسوب بنام سلیمان جہان بیگم صاحبہ مرحومہ دختر صغری محررہ سطور اسمین مدرسہ عربی مدرسہ فارسی

مدرسہ حساب مدرسہ اردو مدرسہ ہندی ناگری مدرسہ انگریزی ایک کتب خانہ مفید عام
بھی اس مدرسہ عالی مین ہی جسمین بیشتر ہر علم کی کتابین موجود ہین اور اس مدرسے کے
مہتمم کے ماتحت سترہ قصبات ملک محروسہ کے مدرس و مدارس بھی ہین اور امتحان
طالب علمون کا ہر سال مین دوبار لیا جاتا ہی ایکبار اہل علم ملازم ریاست بعد شش ماہ امتحان
لیتے ہین اور سال بھر کے بعد امتحان ہماری روبکاری مین لیا جاتا ہی اور نقشہ امتحان کا
بنتا ہی طلاب علم کو بقدر مراتب انعام بھی ملتا ہی مدرسین مدارس چونسٹھ آدمی اور مدرسے اڑتالیس
ہین اور واسطے طلبہ علم مدرسہ سلیمانیہ کے بندوبست ملابس و مطاعم ضروری بھی کیا گیا ہی
تاکہ طلبہ بلا ددو روست کھانے کپڑے سے فارغ البال ہوکر تحصیل علم کرین اور جب درجہ
فضیلت کو پہونچکر اپنے اوطان کو جاوین اور جنکو نوکری ریاست منظور ہو وہ بعد فراغ تحصیل
بقدر لیاقت عہدہ و ماہوار پاوین اور واسطے تدریس کے فضلاے نامور تجویز کئے گئے کہ
ہر علم و فن دینی و دنیاوی کو اچھی طرح تعلیم دین اور جمع کتب درسیہ فنون عقلیہ و نقلیہ مین
اہتمام کیا گیا تاکہ کتب ہر قسم مدرسے مین موجود رہین مدرسہ وکٹوریا اسمین طلائی نقرئی گوٹہ
پٹھا ہر قسم کا اور پیپات و لیس و کرن و گوکھرو سلمہ ستارہ بتت کلابتون و کندلے کا تار و کامدانی
و کلاہ زردوزی و دوشالہ بافی و کفش سازی کا کام اطفال لاوارث سے بنوایا جاتا ہی
اطفال نان و پارچہ سرکار سے پاتے ہین اور حرفہ ہاے مذکورہ کے کاریگر تعلیم کرنے کو نوکر ہین
اور ایک مہتمم افسر مدرسہ ہی مدرسہ پرانس آف ویلس اسمین افسر مدرسہ و کاریگر ملازم ہین
دری بافی و نواڑ و قالین و چکن و خیمہ دوزی و جراب و خیاطت پاپوش اونی و تلمع
گلت طلائی نقرئی کا ہنر لڑکون کو سکھایا جاتا ہی اور وہ لڑکے ایک آنہ سے دو آنے تک
یومیہ پہلے پاتے تھے بعد ازان غرہ ربیع الآخر ۱۲۹۹ ہجری سے بعوض وظیفہ اطفال
مدرسہ ہذا او نان و پارچہ اطفال لاوارث مدرسہ وکٹوریہ کی ماہوار مقرر کی گئی اور
حسب سررشتہ تکدمہ بنایا گیا سالتمام پر امتحان اپنی اپنی حرفت کا دیتے ہین مدرسہ مطبع سکندری

منسوب بنواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین اس چھاپے خانے مین اشتہارات و نقشجات
وغیرہ کاغذات ریاست چھپتے ہین مہتمم تصحیح و مقابلہ کرتا ہی مطبع [۳۲] سلطانی منسوب بنواب
سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد ریاست اسمین مہتمم مع عملہ سواے ملازمان کارخانہ طبع
مقرر ہی اور اسٹامپ بقدر صرف تمام محکمات وغیرہ ملک محروسہ ریاست بھوپال چھپتے ہین
مطبع [۳۳] شاہجہانی منسوب بنام محررہ سطور اسمین ہفتہ وار عمدۃ الاخبار نام پرچہ طبع ہوکر مشتہر
ہوتا ہی گزٹہاے انگریزی و ہندوستانی کا خلاصہ اور خبر بھوپال لکھی جاتی ہی و بعض مضامین
علمیہ و لطائف شعریہ و قصائد و تواریخ وغیرہ درج ہوتے ہین اور بعض کتب کارآمد تعلیم
اطفال مدارس بھی چھپتی ہین گنجگاہ [۳۴] وہیزم خانہ ریاست کے صرف سالتمام کے لائق گھاس
لکڑی اسمین جمع ہوکر خرچ ہوتی ہی محکمہ [۳۵] مہتمم باغات جس قدر باغات ریاست مین ہین اونکی
محافظت و آراستگی و فروخت ثمرات و ازہار وغیرہ اوسکے ذمے ہین اور باغبان بیلچہ دار
مزدور آبپاش وغیرہ نوکران باغ کل اوسکے تابع رہتے ہین اور تنخواہ پاتے ہین میگزین [۳۶] اسمین
ایک سلاح خانہ ہی اور بارود جسقدر شلک توپ سلامی و قواعد فوج وغیرہ مین صرف
ہوتی ہی باہتمام مہتمم وہان بنتی ہی دار الضرب [۳۷] اسکا اہتمام لالہ العلیجی خزانچی ریاست سے متعلق ہی
ساہوکار وغیرہ باوضع مصارف دار الضرب جسکا ایک قانون مقرر ہی روپیہ پیسا مسکوک کروا لیتے
ہین اور سرکاری روپیہ پیسا بھی بقدر ضرورت مسکوک ہوتا ہی محکمہ [۳۸] خزانہ آمدنی کل ملک محروسہ
خزانے مین داخل ہوتی ہی خزانچی روزنامچہ آمد و خرچ کا اور حساب مہاجنون کا جنکی دکانات پر
ہنڈویات پرگنات ملک محروسہ سے آتی ہین اپنے سامنے اہل محکمہ سے لکھواتا ہی اور کتاب
آمد و خرچ ہفتہ وار لکھکر سرکار مین ارسال کرتا ہی اور بسالتمام پر وصلباقی چٹھیات سرکاری
دفتر حضور کی اور تقسیم زر تنخواہ ملازمان وغیرہ جملہ کاغذ متعلقہ خزانہ مرتب کر کے جمع و خرچ
خزانہ لکھواکر سرکار مین پیش کرتا ہی محکمہ [۳۹] توشکخانہ مہتمم اسکا حسب الحکم رئیس اسباب مایحتاج
کارخانجات مثل فراش خانہ و فیلخانہ وغیرہ خریدتا و بنواتا و دیتا ہی اور پارچہ و زیور وغیرہ جو

ریاست مین ورکا ہوتا ہی اوسکو پلیس کے ملاحظے مین گذرانکر اشیاے پسندیدہ خرید کرتا ہی
اور سالتمام پر جمع وخرچ حسب سررشتہ تحریر کراکے دفتر حضور مین گذرانتا ہی ڈاک خانہ پہلے
اس علاقے مین ایک مہتمم چار ڈاک منشی پینتیس ۳۵ ہرکارے جملہ چالیس نفر نوکر تھے خطوط و
کاغذات سرکاری بھوپال سے ہر سہ نظامت تک ہرکارے پونہچاتے تھے اور نظامتون سے
محالات پر بلاہی کاغذات لیجاتے تھے خرچ سالانہ اس سررشتے کا چہار ہزار و دو صد و
و ہشت روپیہ و چہار آنہ پاو بالا تھا پانزدہم ربیع الاول سنہ ۱۲۸۹ ہجری سے بنظر رفاہ خاص و عام
انتظام ڈاک تمام ملک محروسہ مین بطور ڈاک انگریزی کیا گیا اور اخذ محصول خطوط و دیگر
جملہ مدارج قاعدہ انگریزی کے پر تو پر مقرر کر دیے گئے چودہ ہزار دو سو آٹھ روپیہ سالانہ
تنخواہ دو سو اونتیس نفر و چھہ سو اونسٹھہ روپیہ ساڑھے گیارہ آنہ سالانہ کاغذ و روشنائی
و قلم جملہ چہاردہ ہزار آٹھہ سو ستہتر روپیہ ساڑھے گیارہ آنے کا خرچ سالانہ ڈاک خانہ
مقرر کیا گیا مساجد مقابر سدا برت ان تینون علاقون مین بہت آدمی نوکر ہین مساجد مین
موذن پیش نماز سقے جاروب کش اور مقابر حکام سلف مین حافظان قرآن فراش خدام
مامور ہین اور لنگر خانے مین باورچی دیگ شو بہشتی ملازم ہین ہر روز دو وقتہ چند قسم کا کھانا
پکتا ہی فقرا و مساکین مقیم و مسافر کو لوجہ اللہ ملتا ہی اور جنس خام بھی محتاجون کو اور زنان
بیوہ و معذور آدمیون کو ملتی ہی سیکڑون محتاج و اجب الرحم پرورش پاتے ہین مہتمم ہر سال
آمد و خرچ کا حساب دفتر حضور مین داخل کرتا ہی اب غرہ محرم سنہ ۱۲۹۰ ہجری سے عوض
طعام پختہ خوراک خام حسب درخواست محتاجین و مساکین بمقدار سابق مقرر کی گئی
جاگیرداران ریاست مین چار قسم ہین اول قسم مین چہار آدمی اعلی جنکے صرف
مین ہفت لاکھہ سی و نہ ہزار پانسو روپیہ چودہ آنہ آمدنی سالانہ کا ملک ہی

ایک نواب قدسیہ بیگم صاحبہ	دوم محترمہ تاج ... بھوپال	سوم نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد ریاست	چہارم نواب والاجاہ امیر الملک
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

دوسری قسم جاگیرداران کلان ہیں سولہ آدمی ہیں کہ اونکی دو لاکھ سترہ ہزار ایک سو چھپن روپیہ ہشت پیم آنہ کی جاگیر ہے

میان یسین محمد خان [illegible]	بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم شہزادہ [illegible]	مدار المہام صاحب بہادر [illegible]	میان خیر محمد خان [illegible]
میان یار محمد خان [illegible]	میان حاکم محمد خان [illegible]	لالہ چیت رولال [illegible]	دختر راجہ کشن برام [illegible]
راجہ امر سنگھ [illegible]	خوشحال سہائی گوبند [illegible]	رانی نول کنور زوجہ مرزا شاہ [illegible]	زوجہ راجہ ٹھاکر سیو بہال سنگھ [illegible]
راجہ مضبوط سنگھ [illegible]	راجہ ٹھاکر سہائے گوبند [illegible]	راجہ لچھمن سنگھ [illegible]	راجہ پرتاپ سنگھ [illegible]

تیسری قسم جاگیرداران اوسط کی ہے جو ہزار روپیہ سے زیادہ کے جاگیردار ہیں چوتھی قسم ادنی ہے جو ہزار روپیہ سے کم کے جاگیردار ہیں اور یہ دونوں قسم کے جاگیردار ایک سو ستاون آدمی ہیں اور ایک لاکھ سینتیس ہزار تین سو اکیس روپیہ سوا چھہ آنہ کا علاقہ ان سب کی جاگیروں میں منقسم ہے اور یہ جاگیرات ریاست سے بچند وجہ دی گئی ہیں اول ہر سہ جاگیرداران اعلی کو بوجہ استحقاق وراثت ریاست دوم اخوان ریاست کو بوجہ برادری ریاست سوم اہلکاران خیرخواہ کو بصلہ حسن خدمت چہارم جاگیرداران قدیم کو جو قبل زمانہ حکومت ہمارے کے حکام ماضی کے عہد سے جاگیردار ہیں اور اب ہمارے مطیع فرمانبردار ہیں پنجم مشائخ و فقرا کو بوجہ اللہ ششم بعض اہل قلم و اہل علم کو بوجہ اونکی خیرخواہی ورفاقت کے رئیس ہر چند کل اپنی ریاست کا مالک ہوتا ہے مگر اپنی ذات خاص کے مصارف کے لیے کسیقدر ملک خواہ زر نقد اپنی مملکت سے علیحدہ کر کر صرف خاص میں لاتا ہے چنانچہ فی زماننا نیر اکبر وغیرہ میں چھپا اخبار سے ملاحظے میں آیا کہ شاہان مفصلہ ذیل کو خرچ کے لیے پارلیمنٹ سے یہ ہوا معین ہے شاہ روس [illegible] سلطان روم [illegible] شاہ فرنس [illegible] شاہ اسٹریلیا [illegible] شاہ پروشیا ایک لاکھ شاہ اٹلی چار لاکھ شاہ انگلند و ہند [illegible] شاہ اسپین تین لاکھ شاہ بلجیم ایک لاکھ حاکم امریکہ [illegible] اسیطرح اس ریاست میں بھی قدیم سے قطاع مصارف و ساحی سابق و حال بقدر ضرورت خاصہ ریاست جداگانہ مقرر چلی آتی ہے اب ہمنے جاگیر اپنی شروع سنہ ۱۲.. فصلی سے شامل خالصہ ریاست کرکے زر نقد

بمقدار یک لاکھ روپیہ سال واسطے مصارف ضروری کے مقرر کر لیا ہوا اور ضمانہ بست پچھتر ہزار روپیہ سال کا جاگیر نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ میں ریاست سے کر دیا اور خانہ شماری مردم شماری ملک محروسہ بھوپال کی جو سنہ ۱۲۸۴ فصلی میں حسب فرمایش صاحب پولٹیکل اجنٹ بہادر کے ہوئی عمل میں آئی اوسکا نقشہ یہ ہے

نقشہ گوشوارہ خانہ شماری و مردم شماری علاقہ خالصہ ریاست بھوپال و جاگیرداران خرد و کلان سوائے علاقہ جاگیر نواب گوہر بیگم صاحبہ قدسیہ

نام ضلع	تعداد پرگنہ	تعداد شہر و قصبہ و دہ				تعداد خانہ	تعداد شمار مردمان				میزان
		شہر	قصبہ	موضع	میزان		مرد	لڑکا	عورت	لڑکی	
بھوپال	+	یک	+	+	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ضلع جنوب	۸	+	۸	۶۱۴	۶۲۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ضلع مشرق	۱۲	+	۱۲	۹۴۳	۹۵۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ضلع مغرب	۱۰	+	۱۰	۹۷۷	۹۸۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
+	۳۰ پرگنہ	یک شہر	۳۰ قصبہ	۲۵۳۴ موضع	۲۵۶۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور خانہ شماری و مردم شماری علاقہ جاگیر نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کی جو جناب ممدوحہ نے لکھکر بھیجی وہ یہ ہی

تعداد خانہ	مرد	لڑکا	عورت
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

لڑکی	میزان
[illegible]	[illegible]

اور ہمارے حکم کے مطابق جو منشی واجد خان مہتمم عدالت فوجداری بھوپال نے آخر سنہ ۱۲۸۹ ہجری مردم شماری کی [illegible] نفری شمار مین آئی الحمد للہ میرے عہد حکومت و ریاست مین آٹھ ہزار چار سو اٹھاون آدمی پہلی گنتی سے جو والدہ صاحبہ مرحومہ کے عہد مین ہوئی تھی زیادہ نکلے اور ایسا ہی مجکو یقین ہی کہ ازدیاد امن و رحمت کے سبب سے تمام ہمارے ملک مین پہلے سے زیادہ آدمی اب آباد ہین خاص بھوپال مین آدھے ہندو اور آدھے مسلمان رہتے ہین ہندؤنکی شریف قومون سے کایتھ و بقال اور تھوڑے برہمن و راجپوت ہین اور مسلمانون کی شریف قومون سے بیشتر اس شہر مین پٹھان ہین اور کچھ شیخ مثل خاندان قاضی احمد علی مرحوم و مفتی فضل اللہ اور چند خانہ سادات کے ہین جیسے خاندان سید معصوم بن سید حسن مرحوم کا جو بنام پیرزادون کے مشہور ہی اور تجارت پیشہ سوداگرون سے زیادہ قوم بوہرہ آباد ہین اور اہل حرفہ و پیشہ اور ہر قسم کے ہندو و مسلمان ہین

فصل ششم ذکر مساحت ملک بھوپال و شرح پرگنات و حال قصبات و قلاع و پیدایش غلہ و میوجات وغیرہ مین

پیمایش انگریزی کی روسے کل زمین ریاست بھوپال کی چھہ ہزار سات سو چونسٹھہ میل مربع بلکسر ثابت ہی اور اس سنہ ۱۲۹۸ ہجری مین حکام دولت انگلیسیہ نے پھر پیمایش کمپاس از سر نو شروع کی ہی جب ختم ہو جاویگی انشاء اللہ حال اوسکا تاریخ کے ضمیمے مین لکھا جاویگا والدہ ماجدہ خلد نشین نے اس ملک کو تین حصونمین تقسیم کیا تھا حصہ اول مین آٹھہ گنے ہو موسوم بنظامت جنوب

۱	۲	۳	۴
چھیپانیر	بھرونده	فرزان پور	بارڑی کہ تحصیلدار اوسکا قصبہ چھچلی مین رہتا ہی

۵ اودیپورہ	۶ چوکی گڈھ کہ تحصیلدار اوسکا قصبہ جنیدپورہ مین رہتا ہی	۷ تال کہ تحصیلدار اوسکا ناظم جنوب قصبہ کلیا کھیڑی مین رہتے ہین	۸ بریلی

حصۂ دوم مین بارہ پرگنے موسوم بنظامت مشرق

۱ جیتھاری	۲ دیوری	۳ سلوانی	۴ بمھوری
۵ چکلپور	۶ رائسین	۷ دیوانگنج یعنی پرگنہ گاگانوہ	۸ امراؤگنج یعنی پرگنہ امراگڈہ
۹ سیوانس	۱۰ غیرت گنج	۱۱ انباپانی	۱۲ بیکہاون

حصۂ سوم مین دس پرگنے موسوم بنظامت مغرب

۱ دلود کہ تحصیلدار اوسکا قصبہ گنگا مین رہتا ہی	۲ دیبی پورہ	۳ نظیرآباد	۴ بیرسیہ
۵ شمس گڈھ	۶ سیہور	۷ دوراہہ	۸ آشٹہ
۹ جاور	۱۰ اچھاور		

ان پرگنون مین اکثر پرگنے چھوٹے تھے اور تنخواہ اونکے تحصیلدارون کی کم تھی اس سبب سے ہمنے غرۂ محرم سنہ ۱۲۸۹ ہجری سے بھرونده کو شامل مع انپورا اور چوکی گڈھ معروف بہ پرگنہ جنیدپورہ کو شامل پرگنہ تال نامزد بمحال کلیا کھیڑی اور جیتھاری کو شامل دیوری اور سلوانی کو شامل بمھوری اور چکلپور کو شامل رائسین اور دیوان گنج کو شامل امراؤگنج اور دلود کو شامل دیبی پورہ اور نظیرآباد کو شامل بیرسیہ اور شمس گڈھ کو شامل سیہور کر دیا اور تنخواہ تحصیلدارون کی بڑھا دی جملہ اکیس پرگنے ہر سہ نظامت مذکور مین مقرر رکھے ضلع جنوب مین آٹھ قصبے آٹھون پرگنے قدیم کے اور دو قلعے اور چھہ سو چودہ گانون ہین اور چنا چانول گیہون مسور تور مونگ ماش تلی رمیلی السی تماکو کودون کنگی مٹر جوار چنی روغن زرد روئی موہ اور اقسام چوب قابل عمارت جیسے ساج ساگون ہرول شیشم آبنوس کیم بیجا سار اس ضلع مین پیدا ہوتی ہین چھیپانیر بھوپال سے بتیس کوس کے

فاصلے پر لب دریاے نربدا آباد ہی دریا کے گھاٹ بعضے گہرے اور بعضے پایاب ہین پانی
اس دریا کا گران وزن و دیر ہضم ہی اگرچہ یہ دریا کلانی مین برابر گنگا و جمنا کے سمجھا جاتا ہی اور
مشرق سے جانب مغرب بہتا ہی ہنود اسکو معبود جانتے ہین اور نہایت تعظیم کرتے ہین
اور اوسکے پانی سے غسل کرنا موجب نجات سمجھتے ہین مچھلیان اس دریا مین بہت ہین
گرد قصبہ جنگل و پہاڑ ہی اوسمین شیر بارہ سنگے نیل سامر ہرن چیتل ریچھ وغیرہ کثرت سے ہین
اور چیرونجی آبنوس ڈھاک کے درخت جنگل مین زیادہ ہین شمار مکانات قصبہ دو سو چھتیس
گھر خام سفالہ پوش اور دہات پرگنہ اڑتالیس اس قصبے مین سنگتراش کھرل اچھے بناتے
ہین اور پتھر نربدا کے کنارون ہی سے لاتے ہین **بھرونده** یہ قصبہ میدان مین آباد ہی
مگر زمین بلند و پست ہی اور بھوپال سے ستائیس کوس پر ہی کرسان جو وہان کنوان کھودتے
ہین چند سال مین خراب ہو جاتا ہی کیونکہ زمین ریتلی ہی اور شروع سنہ ۱۲۸۸ ہجری سے یہ محال
شامل محال مردان پور کیا گیا تین سو تینتیس گھر اس قصبے مین آباد ہین سواد اوسکا نہ دلچسپ ہی نہ
وحشت انگیز گرد اوسکے جھاڑی ہی چھپن گانون اس پرگنے سے متعلق ہین کھیتی ہر طرح کی
ہوتی ہی مگر جوار وہان کے کرسان نہین بوتے اور اس قصبے مین جولاہے رہتے ہین وہ اکثر
ڈوریہ جو ایک قسم شطرنجی سے ہی بنتے ہین بھوپال وغیرہ گرد نواح کے سوداگر اوسکو خرید
کر لیجاتے ہین **مردان پور** اس قصبے مین ایک سو پچاسی گھر ہین سواد اوسکا وحشت افزا
ہی اور یہ قصبہ بھی متصل دریاے نربدا واقع ہی گھاٹ گہرا ہی پایاب نہین جنگل و پہاڑ قریب
ہین ستر گانون اس پرگنے مین ہین افیون و نیشکر کے سوا سب قسم کا غلہ بویا جاتا ہی کھیر کے
درخت جنگل مین بہت ہین نربدا کی ریت مین تربوز اچھا پیدا ہوتا ہی **قلعہ گنور** ضلع جنوب
مین ایک سو پینسٹھ فٹ بلند پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہی طول اسکا ۳۶۹۶ فٹ اور عرض
۳۷۰ فٹ بلند دیوار ۲۰ فٹ عرض دیوار بیس فٹ ہی سواد اوسکا بسبب دڑہاے کوہ و کثرت
جھاڑی اور پیچ پیچ راہ ہولناک و دشوار گذار ہی آب و ہوا کو فاسد کہتے ہین مگر بہت فاسد نہین

یہ قلعہ جائے محفوظ و قلب لائق جنگ ہی اوسکی پرانی عمارت مین کو سر بوٹی بہت پیدا ہوتی ہی
جو مرض القوہ اور ام الصبیان کے لیے مفید ہی اور وہان کے لوگ کہتے ہین کہ حیر اول کا
درخت کہ اوسکے عرق سے سونا بنتا ہی اس پہاڑ مین ہی بیشتر پتھر اس پہاڑ کا نرم مائل بسبزی
اور بعضے پر سیاہ جوہر پائے گئے ہین اور اسی پتھر سے تمام قلعہ بنا ہوا ہی اوسمین پچیس ٹانکہ
اور چار تالاب ہین اور ایک قبر برگد کے درخت کے نیچے ہی پانچ گز چودہ گرہ کی لنبی چار گز کی
چوڑی وہان کے لوگ کہتے ہین کہ یہ عیسی موسی ولی کی قبر ہی اس قلعے مین ایک بڑا محل
اگلے راجون کا بنایا ہوا ٹوٹا پڑا ہی اور ایک مسجد بہت عمدہ اور سنگین کسی بادشاہ کی تعمیر کی
ہوئی ہی اور نزدیک اوسکے ایک لداؤ کا مکان بہت خوش قطع تھا وہ بھی شکستہ و فتادہ ہی
اور قلعہ کے نیچے ایک غار ہی کہ موہنہ اوسکا چونے و پتھر سے بنا ہوا ہی اور اندر اوسکے سیڑھیان
ہین اوسمین پانی بہت سرد و شیرین ہی اور وہان کے لوگ اوسکو محمد جھر کہتے ہین اس قلعہ کی
تین فصیلین ہین ایک کا نام مورچہ وہ اصل قلعہ سے ڈیڑھ کوس کے فاصلے پر ہی دوسری فصیل
جو اصل قلعہ سے تخمیناً کوس بھر کے فاصلے پر ہی اوسمین رعایا رہتی ہی اور تالاب بھی اسی جا
ہین اور حصار سوم جو اصل قلعہ ہی اوسکے دروازے و فصیل بہت مضبوط ہین اور برج بڑے
مستحکم اور محل مذکور اور ٹانکے اسی حصار کے اندر ہین اس قلعے کے جنگل مین چیتا اچھا
ہوتا ہی جنگل بہت گنجان ہی اوسمین چار جگہہ مشہور ہین کہ وہان سے چوب عمارت بہت عمدہ
دستیاب ہوتی ہی آم کھوہ چمیلی کھوہ پارنگر ڈیلا واڑی اور گرد اس قلعے کے پہاڑ بلند اور
بڑے بڑے غار اور جنگل ہین اوسمین قوم گونڈ کی رہتی ہی اور قلعے کے نیچے ایک ٹیکرا ہی کہ
اوسکے اوپر سے گولے کی زد قلعے پر پڑتی ہی وہان کے لوگ اوسکو اشرفی ٹیکری کہتے ہین
اور بیان کرتے ہین کہ ایک بادشاہ نے اس قلعے کو گھیرا تھا اور ایک اشرفی ٹوکرہ خاک و
پتھر دیکر یہ دمدمہ بنوا کر اوسپر سے توپ قلعے پر لگائی تھی اور فتح کر لیا اس قلعے سے بھوپال
اونتیس کوس ہی اور طوطا سبز خوش رنگ سرخ گردن بلند آواز و کلان پیدا ہوتا ہی اور نیچے

بہاڑ کے دو باغ ہین ایک کا نام بیر باغ دوسرے کا نام فیض باغ چھپلی یہ قصبہ ساحل دریاے
نربدا پر ہو قریب دریا کے زمین بلند و پست ہے جانب شمال ہموار ہے ربیع و خریف کی فصل
اچھی پیدا ہوتی ہو پہلے یہ موضع قصبہ باڑی کا تھا جو کہ قصبہ مذکور نواب بیگم صاحبہ قدسیہ
کی جاگیر مین ہو اسلیے والدہ ماجدہ نے چھپلی کو پرگنہ قرار دیا اور تپہ رام گڈھ پرگنہ چوکی گڈھ
اور تپہ ڈونڈی پرگنہ باڑی سے نکالکر اسمین شامل کر دیا ایک سو ایک موضع اس
پرگنے مین آباد ہین اور یہ قصبہ بھوپال سے چھبیس کوس کے فاصلے پر ہو اسمین تین سو
گیارہ گھر کی آبادی ہو جوانب قصبہ آم کے باغ بہت ہین اور مشرق و مغرب و شمال کی جانب
زراعت کثرت سے ہوتی ہو یہان کے موچی جامدانی خوب بناتے ہین اور دھیرہ بھوپال
سے بیالیس کوس کے فاصلے پر بقدر چھ سو گھر کے آبادی ہو یہان کے نیلگر کپڑا خوب رنگتے ہین
اور سوت کی باگڈور خوب بنتے ہین قصبے کے گرد آم کے باغ ہین اور بعض باغچون مین شہتوت
کچنار مولسری کیلا جامن وغیرہ بھی ہو جانب مغرب و شمال کی زمین ہموار اور جانب جنوب کی
زمین پست و بلند بقدر زراعت ایک مناسب اور جانب مشرق کی بھی کچھ زمین آباد ہو اس قصبے
مین تھوڑی افیون بھی بوئی جاتی ہو ستاسی موضع اس پرگنے مین ہین قلعہ چوکی گڈھ
ضلع جنوب مین ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہو زمین سے ۲۴۷ فٹ پہاڑ مرتفع ہو اور دیوار
بیست فٹ چوڑی ۱۶۵ فٹ بلند ہو جملہ ارتفاع ۱۳۱۴ فٹ کا ہو طول قلعہ ۲۰۱۳ فٹ عرض ۱۵۶۸ فٹ
ہو گرد اوسکے جنگل ہو اوسمین جانور وحشی و درندے کثرت سے پائے جاتے ہین آب و ہوا اچھی خوب ہو
اس قلعے مین دو محل کہنہ و سنگین خوش وضع اور پانچ ٹانکہ اور ایک تالاب کہ اوسکو بھوج تلائی کہتے ہین
واقع ہو اور ایک ٹانکہ ٹانکہ ہای مذکور سے بہت خوشنما زینہ دار عمیق بنا ہوا ہو اس ٹانکے کے نیچے
تہ خانہ ہو اوسمین بھی پانی بہت سرد و شیرین و خوشگوار بے کدورت ہو اور چارون طرف اندر سے
ٹانکے مین جانے کیواسطے باریک باریک زینے بنے ہوے ہین اور زیر قلعہ چار کنوئین اور ایک باولی
ہو اور گانون آباد ہو اور فاصلہ اس قلعہ کا بھوپال سے پچیس کوس ہو چند پورہ بھوپال سے

بیس کوس کے فاصلے پر میدان مین آباد ہے وہان فصل ربیع کی جنس اچھی پیدا ہوتی ہے سرکاری مکان
تحصیلدار تھانہ دار کے رہنے کا اچھا بنا ہوا ہے ایک باغ سرکاری اور تین باغ رعایا کے سرسبز
و پر فضا ہین اور قریب قصبے کے جنگل ہے مشرق کیطرف کی زمین ماہی پشت قابل زراعت اور
شمال کیطرف کی زمین جنگل الذراعت بہت ہے اور جنوب کیطرف کی زمین زراعت کے لائق
نہین ہے اور مغرب کی جانب زمین کم ہے اور اوسمین زراعت ہوتی ہے اٹھتر گانون اس پرگنے
مین شمار کیے جاتے ہین اور یہ پرگنہ شروع سنہ ۱۲۸۹ ہجری سے شامل محال تال یعنی کلیا کھیڑی ہے
کلیا کھیڑی بھوپال سے گیارہ کوس ہے ناظم جنوب اسی قصبے مین رہتا ہے نظامت و تھانہ
و تحصیل کا مکان وسیع و بہت اچھا بنا ہوا ہے قریب قریب جنگل و پہاڑ ہے شمال کیطرف ایک پختہ
تالاب اور دو آم کے باغ ہین اور جانب مشرق بھی دو تالاب ہین وہان گیہون کی کھیتی خوب
ہوتی ہے ایک قسم کا چانول وہان پیدا ہوتا ہے اوسکے کھانے سے درد سر دور ہو جاتا ہے اوسکا
نام ناتھا سول ہے اور اس قصبے مین تین سو چار گھر کی آبادی ہے اور چھیانوے گانون اس پرگنے
کے خالصے مین ہین اور باقی نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کی جاگیر مین اس علاقے کو تال کا پرگنہ
کہتے ہین وجہ تسمیہ یہ ہے کہ زمانہ سابق مین راجہ بھوج حاکم مالوہ و اوجین نے دو پہاڑون کے درمیان
جو بھوپال سے آٹھ کوس کے فاصلے پر ہے ایک بڑا بند لنبا چوڑا اونچا سنگین بنایا تھا کہ ٹوٹا پھوٹا
اب بھی موجود ہے اوس بند کے سبب سے پہاڑون کا پانی جمع ہو کر ایک بڑا تالاب کئی کوس کا لنبا
چوڑا ہو گیا تھا ہوشنگ شاہ فرمانروای مالوہ نے کہ شہر ہوشنگ آباد شاہ مذکور کا آباد کیا ہوا ہے
اور سنہ ۸۰۸ ہجری مین اس بادشاہ نے قریب شہر ویران دھار ہے اوسکا تختگاہ تھا مانڈو کے پہاڑ
کو پر فضا خوش آب ہوا دشوار گذار پاکر تین سال کے عرصے مین ایک بڑا قلعہ مضبوط اور
ایک شہر آباد کیا تھا اور نام اوسکا شادی آباد مندو رکھا تھا کہ فی زماننا وہ عملداری دھار
قوم پوار مین ویران و خراب موجود ہے اور شہر مذکور کی جامع مسجد اور مقبرہ ہوشنگ اور نیل کنٹھ کا
محل اور جہاز محل اور چنپا باولی وغیرہ عمارت عالی کے ملاحظے سے جو قدرے شکستہ

ابھی تک موجود ہین ثابت ہوتا ہی کہ زمانہ آبادی مین بیشک یہ شہر دیکھنے کے قابل ہوگا سند مذکور
کو توڑ کر پانی بہادیا اور اون مین مین دیہات آباد کیے جواب پرگنہ تال معروف ہین اس پرگنے
مین گیہون قسم اول بہت کثرت سے پیدا ہوتا ہی اور بارش مین اس مرتبہ کیچڑ ہوتی اور پانو
سے مٹی چپکتی ہی کہ بعض نالون و پست زمین سے سوار و پیادہ نکل نہین سکتا اور اس بند کے قریب
بھوج پور نام ایک گانون ہی وہان ایک بڑا بتخانہ پرانا و قدرے شکستہ موجود ہی چہار ستون آدہ
فی ستون بارہ گز بلند اور ساڑھے پانچ گز کے موٹے مدور بایک ایک پتھر کے قائم ہین اور ان
ستونون کے درمیان مین ایک پتھر گول صاف و شفاف تین گز تیرہ گرہ کا اونچا دو گز
سات تسو کا مدور یہین قائم ہی اور اس مندر کے دروازے کے پہلو کے پتھر پر بخط سنسکرت لکھا ہی کہ سمت ۲۲
بکرماجیت مین اس مندر کی بنا پڑی اور سمت اکیسو اونسٹھ بیساکھ بدی نومین سنیچر کے دن
تعمیر ختم ہوئی اور مہاراجہ سری سنبپال قوم مہتانی نے مہادیو اچنت دہج کو استھاپن کیا
اور اس کتابے سے خیال کیا جاتا ہی کہ سند مذکور کا بنانے والا یہی راجہ ہوگا واللہ اعلم
بیریلی محال ڈیوڑھی خاص یہ قصبہ میدانی ہی اور اوسکی زمین مین اجناس ہر فصل کی بہتر
پیدا ہوتی ہی اور بھوپال سے ساڑھے تینتیس کوس ہی اسکی آبادی تین سو اکیس گھر کی ہی اس قصبے
مین قوم چھیپا چھینٹ پکے رنگ کی بناتے ہین اور پارچہ کھاروہ بھی بہت بنا جاتا ہی اور آس پاس
قصبہ مذکور کے چند باغ انبہ واقع ہین اس وجہ سے سواد اوسکا دلچسپ اور ساری زمین قصبے کی
بارانی زیادہ ہموار ہی اور موضع بگلواڑہ پرگنہ قصبہ مسطور مین بالائی گھاٹ دریاے نربدا
ماہ کاتک و ماگھ و بیساکھ مین ہندون کے میلے ہوتے ہین اور ہزارہا مرد و عورت اطراف سے
میلون مین آتے ہین اور سوداگر ہر قسم کا سامان لاکر فروخت کرتے ہین اور اٹھارہ موضع
اس پرگنے کے ہین یہان ایک قسم کا شیرین خربزہ ہوتا ہی اوسکا نام سنولہ ہی اور ضلع مشرق
مین بارہ قصبے بارہ پرگنے قدیم کے ہین اور ایک قلعہ نامی اور نو سو تینتالیس گانون
ہین اور جنس تجارت اقسام غلہ وغیرہ بموجب ضلع جنوب کے میسر ہی مگر تماکو ضلع جنوب سے

اس علاقے مین بہتر و بکثرت پیدا ہوتی ہی اور جنگل مین سوا ے تنکا چارپایان وحشی
وجانوران درندہ جنگلی مرغ مرغی تیتر بٹیر لوا فاختہ بہت ہین چھتیہاری بھوپال سے چالیس
کوس کے فاصلے پر بقدر ایک سو گھر کے بستی پہاڑ پر آباد ہی اور گرد نواح اوسکے چند آم کے
باغ ہین مشرق کیطرف زمین زیادہ اور شمال کیطرف کم اور مغرب کی جانب کی زمین اچھی
وہموار اور جنوب کیطرف پہاڑ ہی پیدایش جنس خریف کی کمتر اور ربیع کی بیشتر ہوتی ہی
ایک کنوان و ایک تالاب قصبے مین ہی اور سر حد قصبہ پر ایک ندی نکلی ہی اوسکا نام سرکہ ہی
اس قصبے مین کنبل اچھا بنا جاتا ہی پرگنے مین اڑتالیس موضع ہین شروع سنہ ۱۲۸۹ ہجری سے
یہ محال شامل محال دیوری کر دیا گیا دیوری بھوپال سے پینتالیس کوس کے فاصلہ پر
درمیان اونگدھ کے پہاڑ اور رونیا ندی کے بقدر سات سو چھتیس گھر کے آباد ہی کچہری کا
مکان اور چودھری کی حویلی اچھی بنی ہی اور قصبے کے گرد آم کے باغ اور پانچ تالاب ہین
تین تالابون مین ہمیشہ پانی رہتا ہی اور گرمی مین دو خشک ہو جاتے ہین مشرق و جنوب کی طرف کی
زمین برابر و شمال و مغرب کیطرف کی زمین مرتفع و بیشتر محال المزرعات ہی ربیع کی فصل خریف سے اچھی
ہوتی ہی نیشکر بھی بویا جاتا ہی اور شمال کی جانب تالاب کے کنارے پان کے بریجے کثرت سے ہین اور پہاڑ
مذکور پر پرانی عمارت کے نشان موجود ہین اور اٹھاون موضع اس پرگنے مین ہین اور یہان لوہار سروتہ اچھا
بناتے ہین سلوانی بھوپال سے اٹھتیس کوس پر ہی اور اوسکی آبادی نو سو گھر کی ہی اور
ایک سو پچیس گانون پرگنے مین شمار کیے گئے ہین تمام قصبہ کی عمارت سے مکان کچہری
تھانہ و تحصیل اور بتخانہ بنیون کا اچھا بنا ہوا ہی ہر چند زمین اونچی نیچی ہی اور ایک طرف سے
جھاڑی جنگل ملحق ہی مگر بسبب وسعت آبادی کے سواد اوسکا دلچسپ ہی اور شروع سنہ ۱۲۸۵ھ
سے یہ محال شامل محال دیوری کیا گیا اور اس قصبے مین اہل حرفہ اقوام چھیپا زیادہ رہتے ہین
اور جاجم و توشک و لحاف اچھا چھاپتے ہین اور دیہات علاقہ سلوانی مین ٹیپھا می
ٹاٹ و نواڑ خوب بنتے ہین بھوری بھوپال سے ساڑھے اکتیس کوس پر ہی آب وہوا

خوب ہی سواد اوسکا مرغوب ہی دو سو پچاس گھر کی بستی ہی اور ایک پختہ مکان سرکاری اور
ایک باغ فرحت بخش نام و نیا بازار و سرا و جامع مسجد اور معمولی کنوان پختہ بنے ہوے ہین
اور باقی مکان رعایا کے خام سفالہ پوش ہین اور گرد قصبے کے چند آم کے باغ ہین اور
بعضون مین امرود کیلا نارنگی لیمو چکوترہ انار سیوتی گلاب کے درخت بھی ہین اور چھوارہ
بہت ہوتا ہی اور نیشکر و افیون و جوار و رمی تلی کودون کی کھیتی بھی ہوتی ہی اور بسبب
عمدگی زمین کے سب اجناس کی فصلین اچھی ہوتی ہین اور اونچاس گانون اس پرگنے مین
آباد ہین **محلپور** بھوپال سے ساڑھے تئیس کوس ہی اور ستر گانون اس پرگنے مین ہین اور قصبے
مین ایک سو پانچ گھر کی بستی ہی اور قلعہ اوسکا ٹوٹا پڑا ہی اوسمین ایک کنوان و ایک مکان بود و باش
تحصیلدار کا ہی اس قصبے کے تالاب مین جونک بھی پیدا ہوتی ہی سواد اوسکا وحشت انگیز ہی اور
آس پاس جنگل و پہاڑ ہی اور زمین ناقص ہی اور ۱۲۸۰ہجری سے یہ محال شامل محال رائسین کیا گیا
رائسین یہ قصبہ بھوپال سے تیرہ کوس ہی اور بقدر آٹھ سو گھر کے بستی ہی کچہری نظامت
و تھانہ و تحصیل کا مکان اور پیرزادون کے مکان اور اگلے نوابون کے چیلون کے مکان
اور بعض کالیست متصدیون کے مکان پختہ و وسیع باقی سفالہ پوش و خام ہین اکثر اشراف
مسلمان و کچھ کالیست و مہاجن اس قصبے مین رہتے ہین سواد اوسکا دلچسپ ہی اور نواح مین
آم کے باغات و کنوئین ہین اور قریب آبادی ایک ندی اوسکا نام ریچھن ہی گرمیون مین خشک
ہوجاتی ہی ربیع کی فصل خریف سے بہتر ہوتی ہی اور زمین بارانی اس قصبہ کی کم طاقت ہی اور
چاہی زمین مین ترکاریان و افیون ہوتی ہی اور یہ قصبہ ایک بڑے پہاڑ کے دامن مین ہی کہ
اوسپر قلعہ بنا ہوا ہی اور ایک سو سات گانون اس پرگنے مین گنے جاتے ہین اور قصبے کے باہر
پیر فتح اللہ صاحب کا مقبرہ ہی وہ ایک درویش صاحب کمال تھے اور کہتے ہین کہ پیر فتح اللہ صاحب
خواجہ معین الدین چشتی پیر اجمیر کے رشتہ دارون سے ہین **قلعہ رائسین** بلند پہاڑ کی چوٹی پر
مالوہ کے نامی قلعون کی گنتی مین ہی اور تاریخ فرشتہ وغیرہ مین یہ قلعہ مذکور ہی مگر یہ نہین لکھا ہی

اگر کس شخص نے اسکو تعمیر کیا مین قیاس کرتی ہون کہ اس قلعے کے بانی کا نام رایسین ہوگا کیسلیے
کہ ہندوون مین رتن سین بھیم سین وغیرہ اس قسم کے نام پائے جاتے ہین اور زیادہ چار سو برس سے
یہ قلعہ مسلمانون کے قبضے مین آیا ہی کیسلیے کہ جو کتابہ قلعے کے اندر غازی الملک کے مدرسے کے
اوپر موجود ہی اوسمین سنہ ہشتصد و نود ہجری کندہ ہین جسکو اب تک قریب کم چار سو برس ہوچکے
اور معلوم ہوتا ہی کہ یہ قلعہ پھر مسلمانون سے ہندوون نے لیا تھا اور پھر بار دیگر مسلمانون کے
قبضے مین آیا کہ بقول محمد قاسم فرشتہ اوسکو اب تک تین سو پچاس برس ہوے اور تاریخ فرشتہ
کے مضمون کا خلاصہ یہ ہی کہ سنہ ۹۳۸ ہجری مین سلطان بہادر گجراتی نے سنا کہ چتور کے رانا کا
داماد مسمی سلہدی پوربیہ رئیس رایسین نے بہت مسلمان عورتون کو جبراً اپنی خدمت مین رکھا ہی
بادشاہ نے کہا مجھپر فرض ہوا کہ مسلمان عورتون کو کافر کی غلامی سے چھوڑا اون اور اوسکو
سزا دون بست و پنجم جمادی الاولی سال مذکور شاہ مسطور قریب قلعہ مانڈو ظفر آباد نعلچہ مین
فروکش ہوا سلہدی کا بیٹا مسمی بھوپت شاہ گجرات کے ساتھ تھا اوسنے عرض کیا کہ میرا
باپ اوجین مین ہی اگر مجکو رخصت ملے تو مین جاکر اپنے باپ کو آپ کی ملازمت کیواسطے
لاؤن بادشاہ نے رخصت دی سلہدی نے اپنے بیٹے بھوپت کو اوجین مین چھوڑکر خود
بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا بادشاہ نے اوسکو پیران دھار کے قلعے مین قید کردیا اور
عماد الملک اپنے ایک سردار کو بھوپت کے اوپر اوجین روانہ کیا اور خود کوچ کرکے شہر بھیلسہ
مین نزول فرمایا اور یہ خبر سنی کہ بھوپت اپنے باپ کی گرفتاری کی خبر اور عماد الملک کی
روانگی کا حال دریافت کرکر کمک لانے کیواسطے چتور گڈھ کو چلا گیا اور لکھمن سلہدی کا
بھائی قلعہ رایسین مین مستعد جنگ بیٹھا ہی بادشاہ نے بھیلسہ سے رایسین کوچ کیا ہنوز لشکر
داخل نہین ہوا تھا صرف تھوڑے آدمیون کے ساتھ بادشاہ کی سواری داخل فرودگاہ
رایسین ہوئی تھی کہ راجپوت قلعے سے باہر نکلے اور بادشاہ پر حملہ آور ہوے سلطان بہادر
نے بڑی شجاعت سے مقابلہ کیا اور دو تین راجپوتون کو بذات خود ایک ایک ضرب تلوار سے

دو ٹکڑے کر ڈالا اس اثنا مین گجرات کی فوج ٹوٹ پڑی اور اونکے ہاتھ سے بہت راجپوت
مارے گئے باقی بھاگ کر قلعے کے اندر ہو گئے پادشاہ نے قلعے کو گھیر لیا اور فدوی
رومی خان توپخانے کے افسر نے توپون سے دو برج قلعے کے اوڑا دیے اور کچھ فصیل گر پڑی
گرادی سلہڈی نے یہ حال سنکر دھار سے کہلا بھیجا کہ مین مسلمان ہوتا ہون اور رایسین کے قلعے کو
آپ کی نذر کرتا ہون پادشاہ نے اوسکو جلد بلا لیا وہ حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا پھر پادشاہ
کے ساتھ قلعے کی دیوار کے پاس جاکر اپنے بھائی کو بلا کر بولا کہ مین مسلمان ہو گیا پادشاہ ہمکو
اپنی عالی ہمتی سے عالی رتبہ عنایت کرینگے چاہیے کہ یہ قلعہ پادشاہ کو دیکر پادشاہ کی خدمت
مین رہیں لکھمن نے خفیہ اپنے بھائی سے کہا کہ بھوپت چتور سے چالیس ہزار فوج رانا کی کمک کو
لیکر آتا ہے ایسی تدبیر کرو کہ کچھ توقف ہو سلہڈی نے پادشاہ سے عرض کیا کہ کل دوپہر کے
بعد قلعہ خالی ہو جاویگا پادشاہ نے قبول فرمایا اور دوسرے دن بعد انقضای ساعت
موعود سلہڈی کو معتبر آدمیون کے ساتھ قلعہ کے پاس بھیجا سلہڈی ٹوٹے برج کے پاس جاکر
چلایا کہ ای غافل راجپوتو ڈرو کہ سلطان بہادر اس راہ سے آکر تمکو مار ڈالیگا اور اس کہنے سے
اوسکی غرض یہ تھی کہ برج و فصیل جو توپون سے گر گئی ہے اسکو درست کر لو لکھمن یہ آواز سنکر
مطلب سمجھ گیا و کچھ بنوالا سلہڈی لشکر کو پھر گیا اور لکھمن نے قلعے کے مضبوط کرنے مین
کوشش کی اور سلہڈی کے چھوٹے بیٹے کو دو ہزار راجپوت کے ساتھ بھوپت کے جلد
لانے کیواسطے رات کو قلعے سے رخصت کیا فوج شاہی نے خبردار ہو کر مقابلہ کیا اور بڑی
جرأت کے ساتھ بہت راجپوتون کو مار ڈالا اور سلہڈی کے بیٹے کا سر کاٹکر پادشاہ کے سامنے
رکھدیا پادشاہ نے سلہڈی کو اور سید حسن برہان الملک اپنے سردار کے سپرد کیا کہ قلعہ مانڈو
مین قید رکھو اور خبر دار نے خبر دی کہ رانا و بھوپت چتور سے کوچ بکوچ برابر چلے آتے ہین پادشاہ
نے میران محمد شاہ فاروقی فرمانروای برہانپور اور عماد الملک کو رانا کیطرف رخصت کیا
دونون سردارون نے چند منزل جاکر لکھ بھیجا کہ پورن مل کہ وہ بھی سلہڈی کا بیٹا ہے رانا کی

فوج مین داخل ہوگیا ہی اور رانا بڑی فوج کے ساتھہ ہمارے قریب آگیا ہی سلطان بہادر یہ خبر سنتے ہی رایسین سے سوارون کی فوج کے ساتھہ روانہ ہوا اور ایک رات و دن مین تیس کوس مالوہ کے ملک کے طی کرکے اپنے سردارون سے جا ملا رانا یہ خبر سنکر اپنی فوج کے ساتھہ چتوڑ پھر گیا اور بادشاہ رایسین پھر آئے اور سخت محاصرہ کیا آخر رمضان سال مذکور لکھمن مذکور رانا کی ناامید ہوگیا اور عرضی لکھی کہ حضور اپنے روبرو سلہدی کو بلاکر اوسکے قصور کو بخش دین تو مین سرکار کو قلعہ خالی کردیتا ہون بادشاہ نے مانڈو سے بلایا لکھمن نے راجپوتون کو اونکے اہل و عیال کے ساتھہ قلعے سے اوتار دیا اور بادشاہ کو عرضی لکھی کہ کئی سو عورتین سلہدی کی کے محل مین ہین اور رانی درگاوتی بھوپت کی والدہ عرض کرتی ہی کہ سلہدی کو پروانگی ہو تا وہ قلعے مین آکر اپنی عورتون کو قلعے سے نیچے اوتار لیجاوے بادشاہ نے سلہدی کو ملک علی شیر کے ساتھہ قلعے کو روانہ کیا رانی نے سلہدی سے کہا کہ ایک عمر ہمنے یہان بادشاہی کی اب تمکو چاہیے کہ اپنی سب عورتون کو مار ڈالو اور جلادو اور تم لڑکے مرجاؤ سلہدی اوسکے کہنے مین آگیا اور رانی کو مع سات سو عورتون خوبصورت پری پیکر جو اوسکے محل مین تھین مار کر آگ لگادی اور خود اور لکھمن دوسرے اوسکے بھائی مع جملہ سو آدمی تھے عورتون کو مار کر محل سے باہر نکلے اور چند مسلمان جو علی شیر کے ہمراہ تھے اونکے قتل پر آمادہ ہوے علی شیر نے مقابلہ کیا اور خبردارون نے لشکر بادشاہی مین خبر دی گجرات کی فوج فوراً دوڑکر قلعے کے اندر گھس پڑی اور اون سب راجپوتون کو مار ڈالا فقط بہرحال جو اس زمانے مین قلعہ رایسین کی صورت ہی اور مینے اپنی آنکھہ سے ملاحظہ کیا ہی اوسکو لکھتی ہون قلعے کے نو دروازے ہین آٹھہ بڑے ایک چھوٹا تین شمال کیطرف تین مغرب کی طرف اور دو جنوب کی طرف اور چھوٹا دروازہ بھی مغرب ہی میں ہی فصیل قلعے کی مستحکم و سنگین اوسمین تیرہ برج ہین تین مشرق کیطرف اور پانچ شمال کی جانب اور تین سمت مغرب اور پینسٹھہ مکان پچیس ٹوٹے ہوے اور چالیس ثابت ہین اوسمین ایک مسجد عمدہ و عالیشان ہی اور اوسکے بیچ کی محراب مین بخط عربی نظم فارسی

ایک کتابہ کندہ ہی اور ایک مدرسہ ہی پختہ و مضبوط و کلان خانم الملک کا بنایا ہوا اوسپر بھی
کتابہ لکھا ہوا ہی اور تین بڑے محل ہین اونکا نام رایسین کے باشندے عطروان و بادل محل اور
راجہ روہنی کا محل کہتے ہین اور چار تالاب ہین اونکا نام ڈورا دوری مداگن ساگر ہی اور
اڑتالیس ٹانکے ہین اور دو تین جا بخط ہندی و دو تین جا بخط فارسی پتھرون پر عبارت کندہ ہی ازانجملہ
ایک دروازہ جانب مشرق پر یہ لکھا ہی در مرمت عمارت و کنگرہای قلعہ رایسین در عمل اورنگ زیب
عالمگیر بادشاہ غازی باہتمام خواجہ یاقوت حارس و شیخ بہاوالدین محمد امین و حاجی محمد اشرف
و الوپ رای تحویلدار در حکومت منصور و منزلی محمد عابد خان دورانی از تاریخ یکم شہر ربیع الآخر
سنہ ۳۵ جلوس لغایت نوزدہم شعبان سنہ ۳۶ مرتب شد اور اس پہاڑ کے جنگل مین سیتاپھل یعنی شریفہ
بہت عمدہ و شیرین و کلان و خوش ذائقہ افراط سے ہی اور تالابون مین سنگھاڑہ بہ افراط پیدا ہوتا ہی
اور شہد یہان کا کثرت ارزان آٹھ سیر سے چار سیر تک فی روپیہ میسر ہوتا ہی دیوان گنج بھوپال
سے چھ کوس پر ہی ایک سو چودہ گھر کی آبادی اوسمین بستی ہی اور ۱۴ موضع اس سے لگتے ہین شمار کیے گئے
اس علاقے کا نام پرگنہ گلگانو بھی ہی بعض دیہات اسکے جاگیر نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مین تھے
اب گنج مذکور مین تھانہ و تحصیل خالصہ ریاست کا ہی جانب جنوب و شمال پہاڑ اور مغرب کی طرف
زمین مزروع ہی پیدایش ربیع و خریف کی دونون برابر ہی ابتدا سے سنہ ۱۲۹۳ ہجری سے یہ محال امراو گنج
مین شامل کیا گیا امراو گنج نام اصلی سکارام گڈھ ہی پہلے یہ پرگنہ جاگیر نواب منیر محمد خان
مرحوم مین تھا بعد انتقال اونکے ریاست مین ضبط ہوا پھر خلد نشین نے نواب امراو دولہ صاحب بہادر
مرحوم کی جاگیر مین دیا اونھون نے اسکا نام امراو گنج رکھا بھوپال سے سات کوس پر ہی آبادی
تھوڑی ہی تہتر گھر کی ہی قریب اوسکے ندی اجنال نکلی ہی مشرق و جنوب کیطرف اکثر زمین سیراب
و مزروع ہی لیکن غلہ خریف کم اور اجناس ربیع زیادہ پیدا ہوتی ہی اور اس پرگنے مین سیہا
گانون شمار مین آئے ہین سیوانس شمال کیطرف زمین بہت اکثر ہموار ہی جنوب و مشرق
کیطرف باغات ہین اور کچھ زراعت بھی ہوتی ہی غرب کیطرف بینا ندی نکلی ہی پیدایش و فصلون

ربیع وخریف کی برابر ہی بھوپال سے بتیس کوس پر ہی ایک ہزار دو سو گھر کی وہان آبادی ہی
پونے دو سو گانون اس تمام پرگنے مین ہین اور عمارت کہنہ سے قلعہ اس قصبے کا اس شکل پر ہی
کہ دو فصیل ہین سے ایک فصیل اوسکی پکی چونہ اینٹ کی بنی ہوئی ہی اور چار گوشے پر چار برج ہین
اور دروازہ پختہ سہ منزلہ ہی اندر اسکے دو کنوئین پکے اور باقی مکانات کہنہ گرے ہوے
پڑے ہین مکان نوتعمیر جسمین قلعدار تھانہ دار تحصیلدار رہتے ہین وہ بہمہ جہت درست ہی اور
دوسری فصیل کچی اور کئی جگہ سے گری ہوئی ہی خندق اوسکا دو طرف سے پکا اور دو طرف سے
کچا ہی اوسمین دو دروازے ہین ایک شمال کیطرف گوشہ مشرق مین پختہ وگرا ہوا ہی دوسرا
جانب جنوب کے مائل بگوشہ مغرب پختہ و درست ہی اور قلعہ پختہ کے دروازے پر بخط عربی کتبہ
لکھا ہی لیکن اچھی طرح پڑھا نہین جاتا کیونکہ اکثر حروف اوسکے بسبب کہنگی کے مٹ گئے ہین
اور اس قصبے مین آٹھ کنوئین پختہ اور سولہ باغ ہین غیرت گنج بھوپال سے تیس کوس پر ہی
جنوب و مشرق و شمال کیطرف زراعت ہوتی ہی مغرب کیطرف بسبب بہنا ندی کے زراعت نہین ہوتی
پیدایش ربیع زیادہ و خریف کم ہی اس پرگنے مین چھپاسٹھ موضع ہین ازانجملہ موضع ملرپٹیا
مین لوہے کی کھدان ہی دو سو چھیانوے گھر کی اس قصبے مین بستی ہی اور اطراف مین
چھ کنوئین و ہفت باغ ہین انبا پانی بھوپال سے بیس کوس اور آبادی بتوسط دو سو
چھیانوے گھر کی ہی ستاسی موضع اس پرگنے مین شمار کیے گئے منجملہ ان کے موضع بھار
مین آہن کی کان ہی گردا گرد اس قصبے کے جنگل ہی قلعہ یہانکا بہت مضبوط تھا جب سنہ ١٢٧٣ھ
زمانہ غدر مین فاضل محمد خان و عادل محمد خان پسران احمد محمد خان بن سرفراز محمد خان وہان کے
جاگیردار باغی ہوگئے خلد نشین نے اوس قلعے کو کھدوا کر برابر کر دیا پیکھلون یہ قصبہ میدان مین
ہی ایک سو ستانوے گھر کی یہان آبادی ہی صرف دس گانون اس محال مین ہین سواد
دلچسپ ہی گرد اوسکے چھ باغ آم کے ہین زمین مشرقی و مغربی و شمالی پست و بلند اور
مزروع ہی زمین جنوبی ہموار اور پیدایش فصل ربیع کی زیادہ اور خریف کی کمتر ہی ضلع مغربی

دس پرگنے اور دس قصبے قدیم اور نوسو ستر گانون ہین اور جنس تجارت جو زیادہ دونون
ضلع مذکور سے یہان ہوتی ہی وہ افیون نیشکر مونگ پھلی جوار سرسون باجرہ زردہ ہی اس
علاقے کے جنگل مین چوب عمارت کم ہی اور جھاڑی و درخت کھجور خودرو جنگلی اور آم کے درخت
ہین گنگہ بھوپال سے بفاصلہ چھہ کوس آباد اور آبادی اوسکی ایک سو سترہ گھر کی ہی اس علاقے
مین کہ بنام پرگنہ دلود دفتر ریاست مین لکھا جاتا ہی چوالیس موضع ہین اب بوجہ خوردی کے
آغاز سنہ ۱۲۸۹ ہجری سے شامل پرگنہ دیپی پورہ کیا گیا مغرب و شمال کی جانب زراعت بہت
اور مشرق کی جانب کم ہی اور اکثر زمین کھیتون کی ہموار ہی دیپی پورہ بھوپال سے گیارہ
کوس ہی آبادی اوسکی متوسط ایک سو بائیس گھر کی ہی مکان سرکاری تحصیل و تھانہ کا اور
تین گھر رعایا کے اوسمین اچھے ہین اوسکے نواح مین تین باغ انبہ کے ہین سواد دلچسپ ہی اور
باسٹھہ گانون کل پرگنے مین ہین نظیر آباد و بیرسیہ جب پرگنہ بیرسیہ ریاست بھوپال مین
شامل ہوا خلد نشین نے دو سو چون موضع اس پرگنے مین پاکر دو حصہ کیا ایک کا نام بدستور
سابق پرگنہ بیرسیہ رکھا دوسرے کو بنام پرگنہ نظیر آباد موسوم کیا نظیر آباد ایک چھوٹی سی
بستی بقدر اٹھائیس گھر کے ہی مینے یہ تفریق بیکار جانکر وہی ایک پرگنہ جو پہلے تھا قائم رکھا
قصبہ اہل حرفہ و زمینداران ہندو و مسلمان سے بقدر سات سو ستائیس گھر کے آباد ہی قاضی
یہان کا بادشاہی عہد سے جاگیر پاتا ہی باہر قصبے کے صحن مسجد مین قبر ہمارے جد امجد اعلی
نور محمد خان مرحوم کی ہی اور محراب پر یہ عبارت منقوش ہی کہ بعہد فرخ سیر بادشاہ سنہ ۱۱۲۷ ہجری
دوست محمد خان این مسجد بنا کرد شمس گڈھ اس قصبہ ویران مین بقدر اونچاس گھر کے
بستی اور بھوپال سے پانچ کوس پر واقع ہی متصل اوسکے ندی کیروان ہی جو اوسکے کنارے پر
وہان ہوتی ہی اور اوسکے سواد مین ایک آم کا باغ ہی جانب شمال و مغرب مین ہموار و بزراعت
و طرف جنوب و مشرق قدرے آراضی ممکن الزراعت ہی مگر اوسکے جنگل ہی وہان جنوب
کی طرف ایک تالاب ہی کہ موسم گرما مین پانی اوسکا خشک ہوجاتا ہی اور چند مندر پر اسنے

قوم چینی کی منہدم و مسمار پڑے ہین اس پرگنے مین بہتر موضع ہین اور اب یہ پرگنہ شامل پرگنہ سیہور کیا گیا سیہور بھوپال سے دس کوس ہے آبادی اوسکی ایک ہزار پانسو بیالیس گھر کی ہے ایک سو سولہ گانون اس پرگنے مین محسوب ہوے چند مکان وہان کے باشندون کے بہتر و دوکانین مہاجنون کی خوش منظر ہین گرد اوسکے بہت سے باغ معافیدارون کے ہین اور متصل اوسکے ایک ندی ہے کہ اوسمین تمام سال پانی رہتا ہے ایک حصار کہنہ مثل قلعہ کے ہے اوسمین بعضے اچھے مکانات سرکاری بنے ہوے ہین وکیل ریاست و تحصیلدار و تھانہ دار وہان رہتے ہین غرب کیطرف زیر دیوار اس حصار کے ایک پرانی مسجد منہدم تھی اوسکے دروازے پر بخط ثلث

ایک تختہ سنگ پر یہ ابیات کندہ تھے **ابیات**

سپہر مجد و معالی و شمس دولت و دین	الغ سپہ کش دوران ملک مغیث الدین
وزیر عرصہ گیتی پناہ ملک و ملک	بہ بزم خسرو و رستم بگاہ جستن کین
بعلم و عقل بمانند آصف ست و خضر	بخیر طاعت توفیق حق یقین و معین
بوقت سعد نہادہ بنای این مسجد	کہ ہست رونق او رونق سپہر برین
بسال ہفتصد و سی و دو گشت از ہجرت	تمام از کرم خالق زمان و زمین

والدہ ماجدہ کے عہد مین باہتمام مدار المہام محمد جمال الدین خان صاحب بہادر اوسی بنا پر از سر نو مسجد سنگین تعمیر ہوئی لوح مرمر پر یہ تاریخ بخط نستعلیق و حروف سنگ موسی کھدا کر

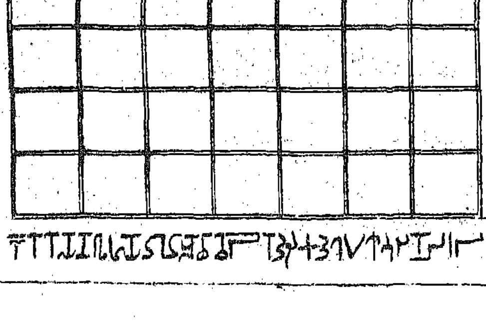
اوسکے دروازے پر نصب کی گئی **قطعہ تاریخ**

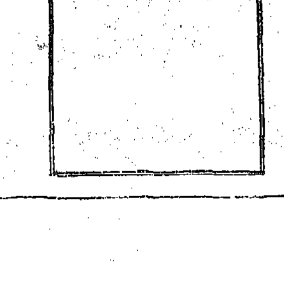
مسجدے بود درینجا کہن و افتادہ	کرد معبود زنو بہر سجود آبادش
بانی اول او بود مغیث الدین شاہ	ہفتصد و سی و دوم بود سن بنیادش
شدہ تجدید ز نواب سکندر بیگم	صدر آرائی بھوپال چو ایزد دادش
بانی ثانی او چون شدہ فارغ ازوی	سال تاریخ فراغ آمدہ از ایجادش

ملحق اس قصبے کے چھاونی ہے کہ وہ قصبے سے زیادہ آباد ہے اوسکی رونق و تازگی

واقع پریشانی خواطر ناشاد ہی کوٹھی صاحب کلان بہادر وہ گرجا گھر تعمیر کرنیل جان ولیم ولبی
اسبرن صاحب بہادر سی بی پولٹکل اجنٹ بھوپال اور مدرسہ کلان لنٹ ہی تعمیر
کننگھم صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ سابق یہان کی عمارات عالیہ سے خوش وضع سنگین ہی
نہایت دلکشا و نزہت آگین ہی اس قصبے مین ایک کوٹھی واسطے فروکشی رئیس بھوپال
کے بنائی گئی ہی اور اس جگہ جولاہے بہت رہتے ہین پگڑیان باریک قیمتی ایک روپیہ سے
بیس روپیہ تک کی اور دوپٹے کلابتونی حاشیے سمیت عمدہ بنتے ہین **دوراہہ** بھوپال
سے نو کوس ہی چار سو چار گھر اوسمین آباد ہین اطراف مین باغات انبہ بہت ہین سواد
اوسکی نہ چندان وحشت انگیز ہی اور نہ چندان دلاویز مکان نظامت و حویلی چودھری
کلان و بہتر ہو مغرب و مشرق جنوب کیطرف زراعت ہوتی ہی شمال کیطرف نہین ہوتی
اس قصبے مین سینتیس کنوئین چار باولی ہین **آشٹہ** یہ قصبہ و اس قصبے کا قلعہ ٹیلے پر
کنارے پاربتی ندی کے واقع ہی آراضی مغربی و جنوبی کچھہ نشیب و فراز رکھتی ہی باقی
ہموار ہی گرد و نواح مین باغات معافیدارون کے بہت ہین یہان کے مہاجن آسودہ حال
ہین اکثر تجارت افیون کرتے ہین دوہزار پانسو تیرہ مکان شمار مین آئے ستائیس کنوئین
اور تین مندر ہین ایک مسجد پختہ متصل محلہ نظر گنج ہی قلعہ متوسط الحال ایک سو سینتیس موضع
اس پرگنے مین محسوب ہی بعض گانون اس پرگنے کے بڑے اور بہت آباد ہین مثل موضع مینا
کہ وہان آم و جامن کے درخت بہت ہین زراعت ربیع و خریف اچھی ہوتی ہی زمین اس
گانون کی انتقالی ہی یعنی دس برس تک اوسمین زمیندار زراعت کرتے ہین بعد ازان اوسکو
پڑی رکھتے ہین جب چار برس گذر جاتے ہین پھر اوسکو جوتتے ہین اسی پرگنے مین قصبہ
جامنیر ہی یہ قصبہ بہت آباد ہی اسمین اکثر جولاہے رہتے ہین پگڑیان باریک و دوپٹے اور کئی
قسم کے کپڑے خوش قماش بنتے ہین مشرق و مغرب و شمال کیطرف افیون نیشکر روئی
جوار گندم بکثرت ہوتی ہین جنوب کیطرف گیہون و جوار پیدا ہوتی ہی اسکے قریب ایک بڑا

تالاب ہی اوسمین دھان عمدہ پیدا ہوتی ہی اِس پرگنے مین کئی قسم کا چانول ہوتا ہی
لیکن قسم اعلی رانی کاجل اور راے بھوگ ہی کہ بہت خوش ذائقہ ہوتا ہی چاوڑ بھوپال سے
تیس کوس اور پانسو چورانوے گھر کی بستی ہی ایک سو باٹھ گانون اس پرگنے مین شمار
ہوے اچھاور بھوپال سے ساڑھے پندرہ کوس پر واقع ہی سارا قصبہ آباد خوش سواد ہی
اندر گڑھی کے مکانات سرکاری پختہ بنے ہوے ہین قصبے مین مکان رعایا خوش قطع ہین
دو باغ سرکاری و چند باغ رعایا کے ہین گل و میوے اوسمین پیدا ہوتے ہین چارون
طرف سے آبرو مزروع ہی مگر جنس خریف زیادہ ہی ربیع کم اس قصبے مین آٹھ سو چورانوے گھر اور
اڑتیس گانون اس پرگنے کے ہین علاوہ تین قصبے اور دو ہزار پانسو چونتیس موضع کہ تینون ضلع
مین ہین اور بھی دو قصبے ایک چین پور باڑی دوسرا اسلام نگر اور آٹھ سو ساڑھے سولہ موضع
نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کی جاگیر مین اونکی حین حیات تک ریاست سے علیحدہ شمار مین ہی
اور غرائب عمارت کہنہ ملک بھوپال سے سانچی کاناکھیڑا ایک چھوٹا موضع چھوٹے
پہاڑ کے نیچے بھوپال سے دس کوس اوتر پورب کے گوشے مین واقع ہی اور وہان سے تھوڑے
فاصلے پر سرحد ریاست بھوپال تمام اور سرحد ریاست گوالیار شروع ہوتی ہی اور شہر بھیلسہ
اس موضع سے تین کوس کے فاصلے پر آباد ہی اور اس پہاڑ پر بشکل نیم کرہ مثل دوسرے نیم دائرہ ایک بڑا
ایک چھوٹا دو گنبد سنگین ٹھوس بناء قدیم کے ایک دوسرے سے قدرے فاصلے پر بنے ہوے
ہین اور چند گنبد چھوٹے چھوٹے شکستہ ریختہ اور بھی اس پہاڑ پر ہین بڑے برج کے گرد
چار دیوار کٹہرے کی صورت شکستہ اور چار دروازے اس طرح کے ہین





اس کٹھرے کے تمام پتھرون پر عبارات کندہ ہین اور اون کتبون کے خط کی صورت یہ ہے جو کٹھرے کی شبیہ کے نیچے تحریر ہین اور دروازون کی چوکھٹ کے اوپر جو خانے واقع ہین اُنمین تصاویر مجسم بنی ہوئی ہین اور دروازون کے دونون پہلو مین شیرون اور آدمیونکی تصویرین ہین اور ستونون وشہتیرون پر چھوٹی چھوٹی تصاویر کندہ ہین لیکن ٹوٹی پڑی ہین اور اسکے پاس کی عمارت بھی تمام منہدم ہے اور بعض مکانون کا فقط آثار باقی ہے اور اسی شکل کے قریب قریب اور بہت سے گنبد افتادہ وخراب موضع سناری مین جو سانچی سے شش میل ہے اور موضع ست دھارہ مین جو سناری سے تین میل کے فاصلے پر ہے اور سوا موضع بھوج پور مین جو بھوپال سے سمت جنوب واقع ہے اور موضع اندھیرہ مین جو پانچ میل بھوج پور سے ہے موجود ہین اس مکان کہنہ و افتادہ کو اکثر صاحبان عالیشان بہادر بہت غور و شوق سے ملاحظہ کیا کرتے ہین اور میجر الکزنڈر صاحب برادر حقیقی جوزف ڈیوی کننگم صاحب متوفی سابق پولٹکل اجنٹ بھوپال نے چند ہفتہ وہان قیام فرما کر بڑے غور و خوض سے دیکھا اور تمام اوس مکان کا نقشہ کھینچا اور کتبون کو پڑھکر گنبدون مین سوراخ کر کر اوسکے حال سے آگاہی پا کر ایک کتاب زبان انگریزی مین تالیف کی سانچی کے معنی ہندی لغت مین راحت آرام کے ہین گنبد کا نام ٹوپ ہے قطر گنبد کلان کا ۱۰۶ فٹ ہے بلندی ۴۲ فٹ ارتفاع دیوار جسپر گنبد قائم ہے ۱۴ فٹ کرسی پنج نیم فٹ چبوترہ دو نیم فٹ ہے پہاڑ کی چوٹی پر ۱۵۰ گز لنبا اور ۱۰۰ گز چوڑا صحن ہے بیچ مین یہ گنبد بنا ہوا ہے کٹھرے اور دروازے کے پتھرون کے جوڑ مثل کار نجاری بہم وصل ہین اور ایسے صحیح و عمدہ اوسکے سال ملے ہوئے ہین کہ جدا نہین ہوتے یہ عمارت قریب چھ سو برس قبل زمانہ حضرت عیسی کے ہے اوس زمانے مین بدھا کا مذہب جو اب ملک چین و نیپال اور تبت اور ملک آوا اور اہل جزیرہ سیلان یعنی لنکا اور ملک سیام و جزیرہ جاپان مین باقی ہے ہندمین بہت شائع تھا یہ ٹوپ چھتریان مذہب بدھا کے پیشواؤن کے ہین نقب لگا کر میجر صاحب نے کورنے سانچی وغیرہ کے برجون سے صندوق پتھر کے نکالے اور اونمین

ہڈیان وخاکستر مُردون کی اونکو ملین اور اونکے نام صندوقون وڈبیون پر جو صندوقون کے اندر تھین کندہ پائے اور یہ بھی معلوم کیا کہ اوس زمانے مین زیر کوہ مذکور ایک بڑا شہر آباد تھا جسکا نشان بھیلسے سے دو میل کے فاصلے پر پایا جاتا ہی اور ویسا نگری اوسکا نام معلوم ہوتا ہی صاحب بہادر کا قول ہی کہ جو مطابقت اصلی ورعایت وضع اور درستی ہئیت اور تناسب اعضا کی عمارت سانچی کی مورتون مین موجود ہی ہندی کاریگرون مین اب محال ہی شیرون کی تصاویر کے جو اعضا و پنجے ثابت ہین وہ اس خوبی وصفائی سے بنے ہوے ہین کہ صناعت دستکاران نامی یونان سے مقابلہ کرتے ہین مثلاً ہونا چار بڑے ناخون کا پنجے کے سامنے اور چھوٹا ناخن اوٹھا ہوا پنجے کے پیچھے اور شکل مہیب ہو بہو شیر کے مانند اور میری دانست مین یہ عمارت آسوکا والی اوجین کے زمانے مین بنی ہی اور تصویرات نقشہ نشست فقرائے صحرانشین اور نقشہ پرستش کنندگان اور صورت دربار وسواری راجگان وغیرہ جو صاحب مذکور نے بہت تفصیل سے اپنی کتاب مین لکھا ہی اوسکے بیان کی گنجایش اس مختصر مین نہین ہی الغرض یہ ایک پرانی ایسی عمارت ہی کہ جسکا نقشہ صاحبان عالیشان بہادر تحریر کر کر لندن لیگئے ہین اور ایک دوسرے محقق نے اسکے سوا لکھا ہی کہ زمانہ سالف مین جسکو قریب تین ہزار برس کے عرصہ ہوا زیر کوہ سانچی جو شہر آباد تھا اوسکا نام سنکا نگر تھا اور گنبد کلان سانچی مسمی آریاپرشن کی چھتری ہی جو ایک پیشوا اہل ملت بدھا کا تھا

فصل ساتوین بھوپال کے احوال مین

یہ شہر اقلیم دوم صوبہ مالوہ ملک ہند مین خط استوا سے ایک سو گیارہ درجہ طولاً اور تیئیس درجہ عرضاً جیسا غیاث اللغات کی جدول مین بھی لکھا ہی ایک چھوٹے سے پہاڑ پر آباد ہی کہتے ہین راجہ بھوج والی دھارانگری نے جو اب شہر ویران دھار مشہور ہی دو پہاڑ کے درمیان جو ایک دوسرے سے قریب تر واقع ہی پتھرون سے ایک پشتہ بلند و مستحکم

لمبا چوڑا باندھکر تالاب تیار کیا اوس پشتے پر قلعہ بنایا بھوج پال اوسکا نام رکھا پال بمعنی
ہندی مین پل کو کہتے ہین جیم بھوج کثرت تلفظ سے جو زبان پر بھاری تھا ساقط ہوکر
بھوج پال بھوپال مشہور ہوا بعدہ رانی ساکل ملی زوجۂ راجہ اودیادت نے قریب قلعہ
ایک بڑا مندر سنگین بنام سبھا منڈل بنایا جسکی تعمیر سمت ۱۲۰۸ بارہ سو آٹھ مین شروع ہوئی تھی
اور سمت ۱۲۴۱ بارہ سو اکتالیس کاتک بدی تیج روز دو شنبہ تمام ہوئی تھی یہ تاریخ بنا و اختتام
اوس مندر پر لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ رانی و راجہ نے پانسو برہمن اس جا مقرر کیے تھے
تا وہ عبادت و ریاضت کرین اور چار بید چھہ شاستر اٹھارہ پران اور علم پنگل وغیرہ علوم کو
بزبان سنسکرت طالب علمون کو پڑھاوین اور جاننا چاہیے کہ چار بید چار کتاب تصنیف حکیم بیاس
سے مراد ہی جو بنام سام بید اتھرون بید رگ بید یجر بید موسوم ہین اور چھہ شاستر
مراد چھہ علم سے ہی بیاکرن یعنی نحو و صرف دھرم شاستر یعنی فقہ نیایے شاستر منطق جوتش
علم نجوم ویدانت تصوف بیدک علم طب اور اٹھارہ پران بھاگوت و شیو پران وغیرہ
اٹھارہ کتاب سے مراد ہی جو ہندوون کے نزدیک بہت متبرک ہین اور پنگل علم عروض و قافیہ
کا نام ہی المختصر انقلاب زمانہ سے مدت دراز کے بعد سبھا منڈل ویران ہو گیا اور بستی بھوپال
کی ایک چھوٹے گانون کے برابر رہگئی تھی اسے جد اعلی سردار دوست محمد خان بہادر اسلام نگر
سے اکثر بط و مرغابی و قاز و کلنگ و سرخاب و حواصل و ماہی وغیرہ جانوران دریا کے شکار
کھیلنے کو تالاب مین آیا کرتے اونکو تالاب و پہاڑ و جنگل کی فضا پسند آئی نہم ذیحجہ روز جمعہ
سنہ یکہزار و یکصد و چہل ہجری اونھون نے راجہ بھوج کے قلعہ سے جو اب بقلعہ کہنہ معروف
ہی بفاصلۂ زد گولۂ توپ کلان ایک قلعہ مضبوط بنایا اور نام اوسکا فتحگڈھ رکھا اور قلعۂ نو
سے تا قلعۂ کہنہ اور کسیقدر اوس سے بھی آگے بڑھا کے فصیل سنگین شہر کی تعمیر کرکر شہر
بسایا اور خاص اپنی جا ہی سکونت مقرر کرکر آبادی مین بہت کوشش کی تھوڑے عرصے
مین شہر آباد ہو گیا اور بعد اونکے نواب یار محمد خان نے اسلام نگر مین رہنا اختیار کیا مگر

نواب فیض محمد خان جب رئیس ہوے تو اونھون نے قلعہ کہنہ بھوپال مین سکونت اختیار کی
بعد اونکے نواب حیات محمد خان کا زمانہ ہوا اونکے نائب دیوان چھوٹے خان نے قلعہ
فتحگڈھ کو جابجا سے مضبوط بنایا شہر خوب آباد ہوگیا اور دیوان چھوٹے خان نے ایک
پل تین سو چھہ گز لنبا تینتیس گز چوڑا بہت مضبوط پختہ تعمیر کرواکر دوسرا تالاب دوسری
طرف قلعہ کہنہ کے بنایا بعد ازان ۱۲۲۹ سنہ ہجری مین ناگپور و گوالیار کی فوج نے دس مہینے تک
محاصرہ کیا رعایاے بھوپال جلاوطن ہوگئی اور گولون کے صدمے سے شہر مسمار و ویران
ہوگیا کہ مفصل قصہ دفتر اول مین لکھا ہی اس واقعے کے بعد نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان
بہادر کے زمانہ ریاست مین از سر نو آبادی ہوئی لوگون نے چھپر و کھپریل کے مکانات اکثر
بہ قطع بنائے نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کے زمانہ مختاری تک بیشتر قوم افغان ساکنان بھوپال
سپاہگری کیطرف مائل تھی ہتیار و گھوڑا اچھا رکھتی تھی زینت ظاہری و سامان عشرت
کیطرف امیر و غریب کسیکو توجہ نتھی جب میرے والد نواب جہانگیر محمد خان بہادر شمشیر جنگ
والی ریاست ہوے اونکے عہد مین فراغت معاش و اطمینان خاطر کا غلبہ ہوا نواب صاحب
نے بیرون شہر مثل چھاونی انگریزی ایک چھاونی جہانگیر آباد نام بسائی اور وہان کنارے
تالاب دیوان چھوٹے خان کے باغ و کوٹھی بنواکر اپنا مسکن مقرر کیا اور ہزارہا روپیہ
رعایا و سپاہ کو عنایت فرمایا تا مکانات تعمیر کرین اہل سلیقہ و تمیز و ارباب علم و فضل کا مجمع
ہوا ہر طرح کی انسانیت طبائع مین پیدا ہوئی اہل بھوپال نے اچھی پوشاک پہننا اور اچھا
کھانا اور اچھے مکانات مین رہنا اختیار کیا عمائد شہر نے اسباب تجمل و آرایش کی افزایش
مین کوشش کی اونکے بعد میری والدہ نواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین کی جب
حکومت ہوئی سڑکین تمام شہر مین تعمیر ہوئین فانوسین روشنی کی دو رویہ ستونون پر
نصب ہوئین صدہا مکانات پختہ بنگلے پیشہ ور ہر شہر سے آکر آباد ہوے اور میرے
عہد ریاست مین فضل الٰہی سے اوس سب آبادی و آرایش شہر کی خوب تکمیل ہوئی

اور رہوتی جاتی ہے اور سڑکون کو زیادہ چوڑا کیا جاتا ہے اور ہر دو رخ بازارون پر حکم تعمیر پختہ اور ممانعت تعمیر خام کا ہے اور طول و عرض و عمق ہر دو تالاب مذکور سال حال مین جو مینے کمیاس سے پیمایش کرایا بموجب تفصیل ذیل معلوم ہوا **تالاب کلان**

طول شمالی	طول جنوبی	عرض شرقی	عرض غربی
۴۳۳۴ فٹ	۱۲۷۳۰ فٹ	۸۲ و نیم فٹ	۳۱۱۸ و نیم فٹ

عمق اعلے	عمق اوسط	عمق ادنے	حلقہ کل	اراضی غرق آب تالاب
۱۸ فٹ	۱۲ فٹ ۶ انچ	۶ فٹ	۲۹۲۷۹ فٹ	۱۷ بیگہ ۱۲ بسوہ

تالاب خورد

طول شرقی	طول غربی	عرض شمالی	عرض جنوبی
۶۳۲۸ فٹ	۴۸۸۴ فٹ	۱۲۷۰ و نیم فٹ	۹۵۷ فٹ

عمق اعلے	عمق اوسط	عمق ادنے	حلقہ کل	اراضی غرق آب تالاب
۲۴ فٹ	۱۳ فٹ ۹ انچ	۲ فٹ	۱۶۲۲۷ فٹ	۱۲ بیگہ

درمیان ان ہر دو تالاب کے جو راجہ بھوج کا بند ہے اور اوسپر قلعہ بنا ہوا ہے اوسکی زمین کی پیمایش اٹھارہ بیگہ بارہ بسوہ ہے اور اس شہر کے آس پاس بہتر باغ از انجملہ بارہ نامی باغ یہہ ہین **عیش باغ** نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کا ورلئے چاردیوار پختہ و چند چاہ پختہ و اشجار میوہ و گلہاے خوشبو گرد باولی کے ایک مکان سنگین و گچکاری وسیع و خوش قطع اور ایک مسجد مختصر اور چند بنگلے اسمین ہین **فرحت افزا** نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ کا باغ ہے اسمین سواے اشجار اثمار و ازہار و روش بندی چاہہاے پختہ و حصار ایک مسجد عالیشان اور باولی کے گرد ایک بڑا وسیع مکان ہے اور سر چبوترہ سنگین مجحرہ سنگ مرمر جناب ممدوحہ کے مزار پر بہت خوشنما بنا ہوا ہے **دلگشا** مدار المہام صاحب بہادر کا باغ ہے ورا سے چاہہاے پختہ و حصار و روش بندی و کثرت اشجار ایک بارہ دری نہایت تکلف سے بنی ہوئی ہے اور تحفہ و نفیس آم کے درخت اور انگور کے منڈھے اس باغ مین بہت ہین **نور افشان** معتمد المہام راجہ کشن رام متوفی کا باغ اشجار میوجات و ریاحین سے سر سبز ہے حصار و کنوین اس باغ کے بھی پختہ ہین **نور باغ** نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر مرحوم کا باغ ہے اسمین سواے اقسام اشجار پر میوہ و گلہاے رنگ رنگ چاردیوار پختہ و روشہاے خوش ترکیب قبر

نواب صاحب مغفور کا حجرہ سنگ خام اور میان امیر محمد خان صاحب مرحوم کا مقبرہ اور
سلیمان جہان بیگم کا حجرہ سنگ مرمر کا اور مسجد عمارات عالی و عمدہ سے ہین اس باغ کی
جانب مغرب تالاب کی فضا بہت اچھی ہی اور جانب شمال جنگی فوج کی لینہا سے پختہ اور
طرف جنوب کو بھی نواب صاحب مغفور اور سمت مشرق میدان وسیع قواعد فوج کا صاف
ہموار ہی اس جہت سے یہ باغ بہت دلچسپ ہی راحت افزا میان فوجدار محمد خان صاحب کا
باغ جو حقیقی چھوٹے ماموں نواب سکندر بیگم صاحبہ کے تھے اور اونکا انتقال شانزدہم ماہ
ذیحجہ ۱۲۸۱ ہجری مین ہوا یہ باغ بھی مثل باغات مذکور دلچسپ و آراستہ ہی نشاط افزا
ہمارا باغ بہت وسیع و فسیح اور آراستہ و پیراستہ ہی اور اسکے چار دیوار پختہ و ابواب عالی
و کثرت انواع و اقسام اشجار اسمین چند مکان خوش طرز بہت تکلف ہین باغ نواب امراؤ دولہ
صاحب اسکی فصیل پختہ اور دروازہ بلند اوسپر ایک خوشنما مختصر بنگلہ ہی اور دو مکان پختہ
و حوض و چند چاہ آب شیرین موقع سے ہین اور نواب صاحب کا مزار بھی اسی باغ مین ہی نواب
منیر محمد خان کا باغ یہ باغ بیرون دروازہ گنوری متصل شہر لب تالاب ہی بہت خوشنما چار دیواری
کے اندر واقع ہی قبر نواب منیر محمد خان مرحوم بھی اسی باغ مین ہی جانب مشرق اس باغ کے
ایک قطعہ مختصر زمین مین نواب [illegible] بہادر نے طرح باغ کی مع چاہ و مسجد کے ڈالی ہی قطعہ بھی
بغایت خوشنما طرحدار طیار ہوا ہی راجہ خوشوقت راے کا باغ اسمین راجہ مذکور کی چھتری سنگین
بنی ہوئی ہی اور باغ کی وضع بھی اچھی ہی نواب معز محمد خان صاحب کا باغ جو حقیقی بڑے ماموں نواب
سکندر بیگم صاحبہ کے تھے اور اونکا انتقال بست و ہفتم ماہ جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۸۱ ہجری مین ہوا
اس باغ مین ایک باولی کہنہ ہی گرد اوسکے ایک پختہ مکان الداد کا بنا ہوا ہی اور مقبرہ نواب
غوث محمد خان مرحوم کا اور مزار نواب معز محمد خان و میان فوجدار محمد خان کا ہی باغ وزیر
میان وزیر محمد خان مرحوم کا باغ اسمین ایک مسجد ہی اور مقبرہ میان وزیر محمد خان صاحب
و نواب نظر محمد خان صاحب مرحوم کا اور ایک باولی ہی گرد باولی کے ایک مکان سنگین

منقش نہایت دلکش ہی اور بھی چند کنوئین سنگین جوالی باغ مین ہین اور اس شہر مین عمارات
عالی سے چند مکان مستثنی لائق توصیف ہین ازانجملہ ایک میر امحل دوسرا موتی محل خلد نشین
کی عمارت تیسرا نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کا محل چوتھا نواب معز محمد خان کا محل پانچوین میان
فوجدار محمد خان کی کوٹھی چھٹے نواب امراؤ دولہ صاحب مرحوم کا محل ساتوین باؤلی محل
آٹھوین ہوا محل نوین نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر مرحوم کی کوٹھی دسوین مدرسہ سلیمانیہ
گیارھوین مدرسہ وکٹوریہ بارھوین مدرسہ پرنس آف ولس میری تعمیر اور اس شہر مین ایکسو چند
مسجد پختہ ہین ازانجملہ جامع مسجد جو نواب بیگم صاحبہ قدسیہ نے بصرف پانچ لاکھ
سات ہزار پانسو اکیس روپیہ دو آنہ سہ پایہ بالا تعمیر کی ہی اور اس مسجد کی بنیاد سنہ ۱۲۵۳ ہجری
مین اور سنہ ۱۲۷۳ ہجری مین پوری ہوئی اور موتی مسجد جو خلد نشین نے سنگ مرمر و سنگ سرخ
سے بموجب نقشہ جامع مسجد دہلی تعمیر کی ہی اور اوسکی تعمیر ہنوز جاری ہی ابھی تمام نہین
ہوئی عمدہ و عالیشان ہین بڑے بڑے شہرون مین ان دونون مسجدون کے مثل مسجدین نہین ہین
اور چھ لاکھ روپیہ سے زیادہ صرف کرکر نواب بیگم صاحبہ نے نہر تمام شہر مین معہ فصیلہای
عالیشان بہادر بنوائی ہی سوا اسکے اور بھی بہت مکانات ذی مقدور رعایا کے
پختہ اور چوبی منقش و سادہ کار خوش طرح وسیع اور بلند ہین کہ ذکر اونکا موجب طول کلام کا
ہی اور قلعہ فتح گڑھ مین مکان توپخانہ و میگزین و غلہ خانہ و محل بالا قلعہ کا اور قلعہ کہنہ مین
مقبرہ نواب فیض محمد خان کا اور مکان قیدخانہ و کہنہ محل راجہ کیسری سنگہ بہت اچھا ہی
اور چند گھاٹ سنگین لب تالاب ہندون کے بنائے ہوئے بھی مضبوط و نفیس سنگین ہین

فصل آٹھوین کارپردازان خیرخواہ ملازمان فضیلت دستگاہ کے ذکر اور خاتمہ کتاب مین

ہمارے جد امجد سردار دوست محمد خان مرحوم کے عہد سے تا اوائل زمانہ مختاری خلد نشین
متصدی و منشی بھوپال کے فارسی لکھتے تھے اور سیاق و سباق کا دفتر کل فارسی تھا حساب

سرکار انگریزی مین اردو کی نوشت عامۃً جاری ہوگئی خلد نشین نے بھی تحریر فارسی کو
موقوف کردیا اور اردو کی تحریر جاری کی پہلے نوابون کے عہد مین بھی یہ ریاست قابل
آدمیون سے خالی نہ تھی قاضی مفتی اور بعض علما و فقرا مثل مولوی ضیاء الدین و نظام الدین
وحکیم واصل علی و حکیم سیف الدین و شیخ قادر بخش اور چند کایتھہ ذی علم تھے مگر بیشتر توجہ خاص و
عام کی سپاہگری کیطرف تھی نواب قدسیہ بیگم کی مختاری مین اہل قلم کی کچھہ ترقی ہوئی حکیم
شہزاد مسیح اور راجہ خوشوقت رائے اور چند کایتھہ متصدی فن حساب و نوشت و خواند روزمرہ
کے ماہر تھے اور مولوی عبد القادر مولوی شہاب الدین مولوی رؤف احمد مولوی امداد علی
حکیم خادم حسین خان پسر منشی بقاء اللہ خان خیرآبادی حکیم کاظم علیخان حکیم بہار علی خان
اہل علم کے شمار مین تھے بعد ازان ہمارے والد مغفور کے زمانے مین قدر و منزلت اس
گروہ کی بہت زیادہ ہوئی کیونکہ وہ خود صاحب فہم اور استعداد تھے قاضی شریف حسین
حکیم محمد اعظم خان مؤلف نیر اعظم و اکسیر اعظم و عبد الواحد مسکین و عبد اللہ شاہ صوفی
و منشی گنج بہاری لال خلت و سید واصل علی و منشی محمد علی و بخشی بہادر محمد خان وغیرہ
اچھے آدمی ذی علم جمع ہوے تھے اور اسیطرح میری والدہ خلد نشین کے زمانے مین
اہل علم و ہنر و شعرائے ہندوستان و مردم کارگزار کی کثرت ہوئی منشی مولوی حکیم شاعر
سب طرح کی لیاقت کے آدمی جمع ہوے اور بیشتر اونکی قدر ہوئی جو معاملہ فہم انتظام مالی
و ملکی کو اچھا جانتے تھے خصوصاً مدار المہام صاحب بہادر کی جہت سے رسوم جاہلیت
بہت رفع ہوکر احکام شریعت بکثرت جاری ہوے چرچا علم و اتباع دین کا ہوا شرک و
بدعت دور ہوا اور میرے عہد مین اللہ کے فضل سے قدر و منزلت علما و مردم کارگزار
سلیقہ شعار اہل امانت و دیانت و ذی علم آدمیون کی جیسی چاہیے ویسی ہے الحمد للہ در ریاست
مین بہت علما نوکر ہین اونمین قاضی زین العابدین عرب انصاری قاضی بھوپال اور مفتی سید
عبد اللہ و مجمع العلوم مولوی عبد القیوم بن مولوی عبد الحی مرحوم علمائے نامی سے ہین اور

طبیب مثل حکیم اصغر حسین وحکیم فرزند علی اور حکیم محمد احسن اچھے اچھے ملازم ہین اور متصدی ومنشی اپنے اپنے فن کے کامل موجود ہین اہلکار اعلی خیرخواہ ذی علم مستعد ہین مثل مدار المہام منشی جمال الدین خان بہادر نائب ریاست او سیف الدولہ علی حسین خان نائب مدار المہام اور دیوان ٹھاکر پرشاد مہتمم دفتر حضور یہ فن سیاق وحساب مین بڑی دستگاہ رکھتے ہین اور زمرۂ اخوان ریاست مین نواب والاجاہ اپنے زمانے کے جوہر فرد ہین علما مین بے نظیر ہین کارگزارون مین سرخیل اہل زمانہ ہین نا ثر ناظم عالم دانشمند خصوصًا علم تفسیر وحدیث مین آج انکا جوڑ سرزمین عجم وعرب مین دیکھا سنا نہین گیا انکی کتب انکے علم وعمل پر شاہد عدل ہین سنی کامل محقق ومجتہد عادل ہین اسیطرح اور اہلکار کہ نام انکے بخیال طول کلام نہین لکھے بہت کارگزار وفہمیدہ جمع ہین

خاتمہ کلام اس تاریخ کے تین حصے ہین حصۂ اول مین ہمنے اپنے والد تک حکام بھوپال کا حال واقعی بہت اختصار کے ساتھ لکھا ہی اور حصۂ دوم مین والدہ صاحبہ مرحومہ کا احوال رقم کیا گیا ہی اور حصۂ سوم مین تین برس اپنے عہد حکومت کا حال غرۂ شعبان سنہ ۱۲۸۵ ہجری سے لغایت سلخ ذیحجہ سنہ ۱۲۸۸ ہجری اور قدرے حالات اوائل سنہ ۱۲۸۹ ہجری کے لکھکر کتاب کو تمام کر دیا اور آیندہ کے واسطے ایک حصہ چوتھا ضمیمہ اس تاریخ کا سال بسال لکھنا ہمنے ذہن نشین کیا ہی جسمین حالات ریاست قابل درج تاریخ جب تک خدا کو منظور ہی بقید سال ہجری تحریر کیا کرینگے

خاتمہ کتاب از نتائج فکر عالیجناب نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہادر سلمہ اللہ تعالی

تاج الاقبال تاریخ بھوپال ریختۂ خامۂ وقائع نگار سوانح گزار جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ گرینڈ کمانڈر اشتار آف انڈیا ورئیسۂ بھوپال بعونہ تعالی تمام ہوئی تمام سرگذشت اس ریاست کی مع شرح انتظامات ملکی ومالی قدیم وجدید کے باحسن اسلوب سرانجام ہوئی سلاطین پیشین کی تواریخ احوال جو انکے وقت کے منشیان باکمال نے ہر زمانے مین لکھی ہی وہ افراط وتفریط سے خالی نہین یہ تاریخ خود رئیسۂ معظمہ نے اردو فارسی مین نہایت راست بیانی وشیرین زبانی سے

تالیف فرمائی ہے وہ کون مضمون اسکا ہی جو ذہن ہر واقف کار مین حالی نہین اپنے خاندان کے سچے حال و ریاست کی واقعی کارروائی کو تحریر کیا ہے مدعا کو جون کا تون تقریر کیا آس و آخر مین کہ کارخانۂ دولت و حکومت آخر ہی تباہی رہا تھا لے قدیمہ بیان سے باہر ہے جتنے رئیس مسلمان و ہندو سرزمین کشور ہند مین موجود ہین ایسے اسباب ریاست داری و بیدار مغزی و ہوشیاری سے رئیسہ معظمہ بھوپال کے یکقلم مفقود ہین اگر کسیکو اس بات مین تامل و نظر ہے تو یہ کتاب تاریخ بھوپال حاضر ہے اسمین غور و فکر سے دیکھے اور دوسری ریاستون کے انتظامات حال کو موقع نے خود ظاہر ہو جاویگا کہ اور رئیس باوجود مرد ہونے کے اپنی ریاستون مین کیا کام کرتے ہین مفت مین بوجہ غفلت شعاری اور راحت طلبی اپنا نام بدنام کرتے ہین اور رئیسہ بھوپال باوجود عورت ہونے کے کس لطف و خوبی سے انتظام دینی و دنیاوی اس ریاست کا کرتی ہین بڑے بڑے منتظمونکو باب تنظیم امور ملکی و تنسیق مہمات مالی مین سبق دانشمندی دیتی ہین یہ تاریخ اس لائق ہے کہ رؤسا حال اسکو اپنے لیے دستور العمل کارروائی سمجھین اور حکام زمانہ اسکو کارنامہ آگاہی جانین اور رئیسہ عالیہ بھوپال کی خوبی بندوبست سے عبرت پکڑین اور اپنے بگڑے کام کی تدبیر اس کتاب سے سیکھین دیکھو کیسی چھوٹی کتاب مین کیسے کیسے بڑے مطالب حکومت رانی ادا کیے ہین اور کتنے وقائع ماضی و حال گنتی کی لفظون مین بھر دیے ہین قطع نظر کلیات کے جزئیات امور کو ضبط کیا ہے سوانح ماضی کو زمانہ حال تک تین دفتر مختصر مین ربط دیا ہے لڑکے اگر اس کتاب کو پڑھین اونکو عقل ملکداری آ جاے بوڑھے اگر اسکو سمجھین تو اونکو ہوشیاری بڑھ جاے اگلے قصے پچھلون کے لیے موجب نصیحت و عبرت ہین حال کے ماجرے استقبال والون کے واسطے سرمایۂ حجت و خبرت ہین خاص اولاد ریاست کے لیے یہ کتاب تعلیم نامہ و یادگار ہے جام جہان نما آئینۂ سکندر آئین جہانبانی ہے الحمد للہ کہ جسطرح جناب رئیسہ بھوپال جرگۂ رؤسا مین مقدمۂ تنظیمات دینی و دنیاوی مین فرد ہین اسیطرح ترویج شریعت و پابندی احکام دین اور دور کرنے اسباب فسق و بدعت مین کمال بلند حوصلگی اور علو ہمت سے باوجود عورت ہونے کے مردون

جسنے کثرت مساجد و مدارس قدردانی اہل اسلام کو اس خطۂ بھوپال مین دیکھا ہی اور ترویج علوم دین اور آبادی مساجد و سلام و کلام و ہئیت اسلامیہ اہل بھوپال کو مشاہدہ فرمایا ہی اوسکو معلوم ہی کہ یہ بلدہ بقاے آثار دین اور امن و امان متبعین مین آج فائق بلاد ہندوروکش ولایت افغانستان و سند ہی جو صفات حسنہ حق تعالی نے والیۂ عالیہ اس ریاست مین جمع فرمائے ہین قبل اسکے کسی رئیس بھوپال مین فراہم نہوے ماشاء اللہ حامی دین مبین اور متقن آئین قویم ہین تحمل و متانت و ہنرمندی مین طاق بعفو تقصیر جود و فتوت و مروت و سخا مین شہرۂ آفاق نہایت حلیم و سلیم بغایت رحیم و کریم قریب نواز غریب پرور مہر ورز کریم گستر انصاف دوست داد گر مجھکو اس لکھنے اور کہنے سے بیان واقع مقصود ہی مین شوہر ہون مجھہ نوکر نہین کہ ستائشگری سے کچھہ حاصل کرون خدا کے فضل سے میرے پاس سب کچھہ موجود ہی یہ کتاب صاحبۂ موصوفہ نے میری گزارش بکر رسے تالیف فرمائی ہی رونق ملک و ملت بڑھائی ہی اسلیے مینے سچا حال اوسکا بیان کیا ماجراے واقعی عیان کیا کہ ہمین شکر خدا اور شکر محسن ہی واجب تحریر دفتر چہارم بتدریج حسب وقوع وقائع زمان و ماجراے دوران مضمر ضمیر انور ہی جب کبھی وہ لکھا جاویگا انشاء اللہ تعالی اسیکے آخر مین شامل ہوکر شہرت و قبول پاویگا سمجھہ دار کو ایک حرف کافی ہی عقل حاصل کرنے کو اسقدر وافی ہی فقط

خاتمۃ الطبع

لاکھون من و احسان اوس شاہ جہان و سلطان زمان کو سزاوار ہین کہ مملکت دائمہ و سلطنت مستمرہ اوسکی قدیم و بیزوال ہی اور نہایت عاجزی سے سر جھکانا اوسکی بارگاہ عظمت و جلال مین سر افتخار پادشاہان سربلند کو تاج الاقبال ہی اور ہزارون جواہر صلوات و سلام اوس سردار خیر الانام و قافلہ سالار عالیمقام پر نثار ہون کہ جسنے اپنے انتظام شریعت غرا سے رواج کفر و بت پرستی کو بیکقلم دور کیا + اور گرد سیاست ملت بیضا سے شرک و جہالت کا سر بالکل چکنا چور کیا + صلوات اللہ علیہ علی آلہ العظام و اصحابہ الکرام کہ انکی توفیقات ازلی ناظرین وقائع روزگار کو شامل ہی + اور تائیدات لم یزلی سامعین حوادث

آفاق کو حاصل ہی + دوربینون کو آئینہ جام جہان نما نے چہرہ دکھایا + خوشہ چینون کو خرمن مدعا
ہاتھ آیا + یعنی خسروِ ملکِ شیرین کلامی + شاہِ جہانِ فصاحت بیانی + شعشعۂ خورشیدِ کشور کشائی +
پیرایۂ عرائسِ فرمانروائی + مہرِ سپہرِ دولت و اجلال + پردہ کشای چہرۂ شاہدِ اقبال + والیۂ کامگارِ
اقلیمِ سخنوری + وارثۂ نامدارِ دیہیمِ سکندری + مورخۂ بے بدیل + وقائع نگارِ فقید المثیل + شاعرۂ
نازک خیال + ناثرۂ شیرین مقال + مریم مثال + بلقیس شیم + نوشابہ خصال + رورشک حشم + جناب عالیہ
نواب شاہجہان بیگم + صدر آرائے ریاست بلدۂ بھوپال + لازالت بدور اقبالہا طالع الشمس
وطلع الہلال + نے اپنی سلطنت کے وقائع ماضی و سوانح پیشین کو زمانۂ حال تک بتحقیق سرتاپا
و تدقیق علی ما یلیق تین دفترون مین بقلم شیرین رقم تالیف فرمایا + اور جواہر حالات اراکین سلطنت
اور واقعات داخلین قلمرو حکومت کو صیقل بیان سے آئینے کیطرح چمکایا چنانچہ بعد طبع دفتر اول
و دوم کے یہ اوسکا تیسرا دفتر ہی + حلاوت مضامین شیرین + و عذوبت معانی نوشین سے غیرت افزائے
ذائقۂ قند مکرر ہی + گلدستہ ہی نازک خیالی کا مجموعہ ہی شیرین مقالی کا + ہر سخن مصری کی ڈلی ہی +
ہر بات مین نبات مصری گھلی ہی + ناظرین فرہاد منش سخن شیرین پر جان شیرین دیتے ہین + کلمات
شکر آمیز سے شہد نوشین کے مزے لیتے ہین + ہر حرف کوزہ ہی قند و نبات کا + ہر لفظ چشمہ ہی
آبِ حیات کا + شیرینی کلام سے زبان دل حلاوت پاتی ہی + ملاحت بیان سے روح ناتوان مین
تقویت آتی ہی + کیون نہو کہ مصنفہ خود طوطی عذب البیان شکرستان شیرین مقالی ہین + اور عندلیب
شیرین زبان شاخسار نازک خیالی ہین + جو مضمون ہی عالی ہی + مبالغہ اور تکلف سے خالی ہی + ہر ورق
غیرت نگارخانۂ چین و نقش ارژنگ ہی + اور ہر صفحہ دستور العمل دانش و کارنامۂ فرہنگ ہی + اس
چھوٹی سی کتاب مین اسقدر بڑے بڑے مطالب کی گنجایش گویا دریا کوزے مین بند ہی +
صرف نمونۂ ذہن وقاد خداداد اور نتیجۂ فکر بلند ہی + حسب فرمان واجب الاذعان مربع نشین چار بالش
علم و کمال صدر آرائے محفل عز و اقبال + عالم باعمل + فاضل بے بدل جناب نواب والا جاہ امیر الملک
سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر + زید اقبالہ بالتوالی والتواتر + کے عاجز راجی رحمت

خداوند قادر محمد عبدالرحمن شاکر نے عرائس نفائس ہر سہ دفتر کو گلگونہ طبع سے آراستہ و غازۂ ارتسام سے پیراستہ کرکے اپنے مطبع نظامی واقع کانپور بلند نامی سے مشہور بنزدیک و دور کی رونق دوبالا بڑھائی شائقین کو زیب و زینت کی صورت آئینہ ظہور مین دکھائی

قطعہ تاریخ اختتام طبع از منشی گوبند پرشاد فضا

نواب والا مرتبت شاہجہان بیگم لقب
چمکایا اختر حق نے جنکے دولت و اقبال کا

فضل و ہنر شان ریاست انتظام ملک مین
ہی وہ سراسر وارکب اس حشمت و اجلال کا

ہین شاعر شیرین زبان اور ناثر نادر بیان
شاگرد ہی سحبان یہان انداز قیل و قال کا

جیسی کہ اونکے عہد مین ہی قدر علم و فضل کی
پرسان کوئی اتنا کہان اہل سخن کے حال کا

ہی سایہ گستر ذات پاک اونکی جو فرق دہر پر
بیشک یہ سایہ ہی خدا کی رحمت و افضال کا

خالق اونکے حق مین یہ دعا کرتا ہی ہر شام و سحر
ایزد اونہین جاہ و حشم بخشے ہزاران سال کا

جو فارسی اردو زبان مین یہ چھ دفتر ہین لکھے
ہر اک ہی دستور العمل تنظیم ملک و مال کا

دونی جلا پائی جو اس نسخے نے سنگ طبع سے
ہی صاف آئینہ یہ گویا ملک کے احوال کا

تاریخ سال طبع تو بھی ای فضا مصرع یہ لکھ
اردو زبان مین کیا ہی دفتر ہی سوم بھوپال کا

۱۲۸۹ھ





وجہ مہر و دستخط کی خاتمے پر

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب مطبع نظامی مین چھپی ہی مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے فقط

نقشہ فرمان روایان ریاست بھوپال

نمبر	نام رئیس	سنہ پیدایش	سنہ جلوس	تاریخ وفات	کیفیت
۱	سردار دوست محمد خان	•	•	سنہ ۱۱۵۳ ہجری	سنہ ۱۱۲۰ ہجری مین تیراہ سے ہند مین آئے اور ملک مالوہ مین بزور شمشیر صاحب ملک ہوئے نہم ذی حجہ سنہ ۱۱۴۰ ہجری کو قلعہ اور شہر پناہ بھوپال بنایا اور پینسٹھ برس کی عمر مین انتقال کیا مدبر اور بہادر تھے قلعہ فتح گدھ بھوپال مین مدفون ہین
۲	نواب یار محمد خان	سنہ ۱۱۴۵ ہجری	سنہ ۱۱۵۳ ہجری	سنہ ۱۱۶۷ ہجری	قبل وفات دوست محمد خان والد اپنے کی ہمراہ نظام الملک آصف جاہ بہادر والی حیدر آباد دکن کے دکن کو گئے جسوقت خبر وفات دوست محمد خان کی نظام الملک نے سنی اونکو خطاب نوابی اور خلعت مع ماہی مراتب عطا فرماکر روانہ بھوپال کیا یہ بھوپال مین آکر بعمر ہجدہ سال مسند امارت پر بیٹھے اور پندرہ برس تک ملک رانی کرکے تینتیس ۳۳ برس کی عمر مین انتقال کر گئے انکا مقبرہ باہر قلعہ اسلام نگر کے ہے
۳	نواب فیض محمد خان	+	سنہ ۱۱۶۷ ہجری	سنہ ۱۱۹۱ ہجری	بعد وفات یار محمد خان اپنے والد کے گیارہ برس کی عمر مین رئیس ہوئے اور پچیس ۲۵ برس تک حکومت کرکے چھتیس ۳۶ برس کی عمر مین فوت ہوگئے قلعہ کہنہ بھوپال مین مقبرہ انکا بنا ہوا ہے مرد عابد پرہیزگار نے آزار تھے چھوٹے خان چیلہ نواب کے پانزدہم ذیقعدہ سنہ ۱۱۹۴ ہجری کو دیوان ریاست ہوا اور چھبیسوین جمادی الآخر سنہ ۱۲۰۹ ہجری کو چہل سالہ مرگیا اور قلعہ فتح گدہ مین اوسکا مدفن ہے آدمی مدبر و منتظم تھا اور اس دیوان کی کاوش سے سولھوین جمادی الاولی سنہ ۱۲۰۱ ہجری کو شریف محمد خان اپنے بھائیون سمیت مارے گئے
۴	نواب حیات محمد خان	+	سنہ ۱۱۹۲ ہجری	شانزدہم رمضان سنہ ۱۲۲۳ ہجری	بعد وفات فیض محمد خان اپنے بھائی کے نواب بھوپال ہوئے اور بتیس ۳۲ برس تک حکمرانی کرکے رحلت کر گئے اور باغ اپنے مین مدفون ہوئے ان کے عہد مین ریاست مین بہت خلل واقع ہوا تھی کہ وزیر محمد خان بہادر مختار ریاست ہوئے

نمبر	نام رئیس	سنہ پیدائش	سنہ جلوس	تاریخ وفات	کیفیت
۵	نواب غوث محمد خان	+	چہارم شوال سنہ ۱۲۲۳ ہجری	بست سوم محرم سنہ ۱۲۴۲ ہجری	بعد وفات حیات محمد خان والد اپنے کے برائے نام ستر برس تک مسند پر بیٹھکر راہی ملک بقا ہوئے انکے عہد مین وزیر محمد خان بہادر جو سنہ ۱۲[illegible] ہجری مین مختار ریاست ہوئے تھے تمام کاروبار ملکی و مالی کو اپنی راے سے سرانجام کرتے تھے
۶	وزیر محمد خان بہادر	+	+	شانزدہم ربیع الآخر سنہ ۱۲۳۱ ہجری	بہادر بڑے بل تھے سنہ ۱۲۲۹ ہجری اور سنہ ۱۲۱۹ فصلی مین راجہ گوالیار و ناگپور کے اسی ہزار فوج سے جسنے بھوپال کا محاصرہ کیا تھا ساتھ لڑکر ہزیمت دی اور اونیس برس تک باختیار حکمرانی کی شہر کے باہر وزیر باغ مین اونکا مقبرہ واقع ہے
۷	نواب نظر محمد خان	+	سنہ ۱۲۳۱ ہجری	محرم سنہ ۱۲۳۵ ہجری	بعد وفات وزیر محمد خان اپنے والد کے رئیس بھوپال اور بائیسویں ربیع الآخر سنہ ۱۲۳۲ ہجری کو نواب بیگم صاحبہ قدسیہ دختر نواب غوث محمد خان کے ساتھ کتخدا ہوئے اونیسویں ربیع الآخر سنہ ۱۲۳۳ ہجری کو عہدنامہ سرکار کمپنی سے حاصل کیا اور تین برس نو مہینے چھ روز حکومت کرکے اٹھائیس برس کی عمر مین انتقال کیا انکا مقبرہ بھی وزیر باغ مین ہے
۸	نواب بیگم صاحبہ قدسیہ	نہم رجب سنہ ۱۲۱۶ ہجری	سنہ ۱۲۳۵ ہجری	موجود	بعد وفات نظر محمد خان کے مختار ریاست ہوئیں انکے عہد مین نواب منیر محمد خان پسر امیر محمد خان نبیرہ وزیر محمد خان تین چار دن بطور خانہ جنگی کے شہر بھوپال مین لڑے حکیم شہزاد مسیح نائب ریاست کہ آدم مدبر و نیکنام تھے چوبیسویں جمادی الآخر سنہ ۱۲۴۷ ہجری کو ان کے عہد مین مر گئے اور سنہ ۱۲۵۳ ہجری مین بمقام آشٹہ نواب جہانگیر محمد خان بہادر پر فوج کشی کرکے لڑے اور غرہ رمضان سنہ ۱۲۵۳ ہجری کو بواسطہ سرکار انگریزی جاگیر تاحیات مقدار مصارف اپنی ریاست سے لیکر گوشہ قناعت اختیار کیا

نمبر	نام رئیس	سنہ پیدائش	سنہ جلوس	تاریخ وفات	کیفیت
۹	نواب جہانگیر محمد خان	جمادی الاولی ۱۲۳۵ ہجری	غرۂ رمضان ۱۲۵۳ ہجری	بست و ہشتم ذی قعدہ ۱۲۶۰ ہجری	سخی بہادر شہسوار خوشرو با اخلاق اور نوشت و خواند مین ماہر تھے نور باغ مین اونکا مرقد ہے
۱۰	نواب سکندر بیگم صاحبہ	بست و ہشتم شوال ۱۲۳۳ ہجری	پانزدہم محرم ۱۲۶۳ ہجری مختار ریاست و نہم شوال ۱۲۷۶ ہجری والیہ بھوپال گشتت	سیزدہم رجب ۱۲۸۵ ہجری	منتظم و عاقل تحسین بجلدوی خیر خواہی ایام غدر سرکار انگریزی سے سوم رجب ۱۲۷۴ ہجری کو جبلپور جاکر دربار گورنری مین پرگنہ بیرسیہ پایا اور بست و چہارم ربیع الآخر ۱۲۷۸ ہجری کو الہ آباد جاکر دربار گورنری مین تمغا اور خطاب نیٹی حاصل کیا اور ۱۲۷۹ ہجری مین مکہ معظمہ کو گئین اور اوائل ۱۲۸۰ ہجری مین واپس آئین باغ فرحت افزا مین مدفون اور اونکی قبر پر حجرہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے
۱۱	نواب شاہجہان بیگم صاحبہ	ششم جمادی الاولی ۱۲۵۴ ہجری در قلعۂ اسلام نگر	غرۂ شعبان ۱۲۸۵ ہجری	عمر و اقبال در ترقی باد	پانزدہم محرم ۱۲۶۳ ہجری کو سرکار انگریزی سے خلعت ریاست بھوپال پایا یازدہم ذی قعدہ ۱۲۷۱ ہجری کو نواب باقی محمد خان بہادر کے ساتھ عقد ہوا اور نہم شوال ۱۲۷۶ ہجری کو اپنی خوشی سے منصب ولیعہدی کو قبول کیا بست و یکم صفر ۱۲۸۴ ہجری کو بیوہ ہوئی اور روز صدر نشینی سے انتظام ریاست مین ہمہ تن کوشش کی اور مورد ستایش سرکار انگریزی ہوئی اور ۱۲۸۸ ہجری مین نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر سے باستحسان گورمنٹ نکاح ثانی کیا اور چہاردہم رمضان ۱۲۸۹ ہجری کو بمقام بندر ممبئی دربار گورنری مین خطاب درجۂ اول نیٹی اور تمغای اشتار اور نشان شاہی پایا فقط

نمبر	نام رئیس	سنه پیدایش	سنه جلوس		کیفیت
۱۲	نواب سلطان جہان بیگم ولیعهد	بست و هفتم ماه ذی قعده [illegible] هجری	غره شعبان [illegible] هجری ولیعهد هوئین	[illegible]	

صحت نامہ دفتر سوم تاریخ بھوپال زبان اردو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۰	دلپی	دلہی
۱۷	۴	بخشی	[illegible]
۱۹	۱۵	روسن کیتیولک	رومن کیتھولک
۲۸	۱۲	دلپی	دلہی
۲۹	۲	دلپی	دلہی
[illegible]	۱۳	دلپی	دلہی
	۹	دلپی	دلہی
	۱۰	اسپرن صاحب	اسبرن صاحب
	۱۶	اسپرن صاحب	اسبرن صاحب
۵۲	۹	اسپرن ہوس	آس برن ہوس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۲	۴	رانی قول کنور	رانی نول کنور
ایضاً	ایضاً	زوجہ مردان شاہ گونڈ	زوجہ مردان شاہ وگونڈ
ایضاً	ایضاً	[illegible]	[illegible]
۸۰	۸	سمت ۳۶	سمت ۱۳۶
ایضاً	۱۰	راجہ سری سنیپ پاج	راجہ سری سنیپ
ایضاً	ایضاً	قوم متہالی	قوم متہالی
۸۱	۱۴	یہان لے لوہار	یہان کے لوہار
۹۰	۱	دلپی	دلہی
۹۸	۸	سات ہزار	ساٹھ ہزار

تمت